جانی ہنوز - پہچانی ہنوز

خیز - گلریز

درباز - نماز

جاوداں ہا ہم عید و ہم نوروز - عیاں ہم

عید و ہم نوروز

س

(۲ غزلیں - ۱۶ اشعار)

پاس - الیاس

کہنا ہوس - سننا ہوس

ش

(۱ غزل - ۱۹ اشعار)

سرکش - ترکش

ص

(۱ غزل - ۷ شعر)

خاص - اخلاص

غ

(۱ غزل - ۹ شعر)

داغ - باغ

م

(۶ غزلیں وغیرہ - ۵۱ شعر)

بھگادو تم - مگادو تم

نام - کام

کام - جام

کرم - علم

نام - صیام

دام - نام

ن

(۲۷ غزلیں وغیرہ - ۲۱۴ شعر)

دورتوں - فغفورتوں

آب سوں - شاب سوں

بستاں - دستاں

غمخور کوں - انور کوں

جاں سو کرتے ہیں - فرماں سو کرتے ہیں

ہندوستاں کوں - ناداں کوں

شکرستاں سوں - راساں سوں

روں روں - گرووں

بے دیں - آبیں

ارغواں - جواں

چمن - یوَن

رتن - جتن

کماں - دستاں

نہالاں سوں - جاناں سوں

نین - سمن

خاراچھیں - سرشاراچھیں

نوراں ستیں - حوراں ستیں

لیایا بسنت بکریدسوں ۔ بھایا بسنت بکریدسوں
خوشیاں ستیں ۔ نوراں ستیں
بھوماں سوں ۔ پرماں سوں
خوشیاں سبھی اس عید میں
نھاٹیاں سبھی اس عید میں
پلاتی منبج کوں ۔ سہاتی منبج کوں
ناداں سوں ۔ ناتناں سوں
گاویں ۔ بجادیں
عشرت کیتے ہیں ۔ صحبت کیتے ہیں
ادھار سوں ۔ نادار سوں
اپنے میں ۔ چپنے میں

و

(۹ غزلیں وغیرہ ۔ ۱۶۷ اشعار)
پیری عجائب سوں ۔ تیری عجائب سوں
نوجواں کرو ۔ جاں کرو

محبوب دکھو ۔ خوب دکھو
بو ۔ مو
کو ۔ تو
مناؤ ۔ پلاؤ
خوشیاں کرو ۔ ہماں کرو
کجاؤ ۔ بجاؤ
گاؤ ۔ بجاؤ

ہ

(۱۰ غزلیں وغیرہ ۔ ۷۰ اشعار)
چروہ ۔ ہروہ
ناہ ۔ گاہ
اللہ ۔ پناہ
آگاہ ۔ گمراہ
دلخواہ ۔ سحرگاہ
آشیانہ ۔ خانہ

نگاہ ۔ درگاہ
آیا برس گانٹھ ۔ لیایا برس گانٹھ
آیا برس گانٹھ ۔ پایا برس گانٹھ
آیا برس گانٹھ ۔ سہایا برس گانٹھ

ی

(۶۰ غزلیں وغیرہ ۔ ۳۴۴ اشعار)
نکلے ۔ ہکلے
بہاری ہے ۔ ساری ہے
کنعاں تھے ۔ بستاں تھے
رہانی ۔ بھانی
میزبانی ۔ شہانی
ہٹکتی گھڑی ۔ ہٹکتی گھڑی
بھرانی ۔ پھرانی
آئی ۔ پلائی
کھلائی ۔ جھلائی

ملے ۔ کھلے	بھایا دسے ۔ سہایا دسے	جام پی ئے ۔ مدام پی ئے
لے ۔ رے	کنگھری ۔ گلسری	ناشاد کرتہ ہے ۔ بیداد کرتہ ہے
گاتی ہے ۔ سہاتی ہے	ساری ۔ سنگاری	سنگاون جو نا اچھے ۔ انگاون جو نا اچھے
کھڑی ۔ زرزری	باندے ۔ باندے	یار خوش ندیسے ۔ جھار خوش ندیسے
آئیا سر نھے ۔ جمکائیا سر نھے	موہناں کا عید ہے ۔ دوستاں کا عید ہے	نیکا دسے ۔ نیکا دسے
نین پتلی ۔ یون پتلی	آوے ۔ دکھاوے	گلالی ۔ لالی
گری تھے ۔ کری تھے	لیایا ہے ۔ آیا ہے	جھلتے ۔ کھلتے
پری ۔ استری	ہمارے ۔ تمارے	دوری ہے ۔ صبوری ہے
بھیری ۔ گوری	نماری ۔ واری	علم پکڑے ۔ حشم پکڑے
قطب شہ سوں مل رہی ہے اب کوئی	آتی اہے رے ۔ بھاتی آہے رہے	تیری ۔ دیری
بھید ہے ۔ خورشید ہے	دکھاتی جگاتی	بدمنے ۔ پدمنے
پلاتی ہے ۔ دکھاتی ہے	بناتی اہے ۔ لکھاتی اہے	زنگاری لگی دسے ۔ سنگاری لگی دسے
ساجے ۔ باجے	بھاوے ۔ جاوے	خاقانی مجھے ۔ سلطانی مجھے
کھول ساجے ۔ مدن کے باجے	شواتی ۔ نہاتی	مدعا ہے ۔ روا ہے
دپائے ۔ پلائے	بہانے جائے ۔ جانے جائے	قمر ہے ۔ ثمر ہے

کھلاتے ۔ پلاتے	دور کر ساقی ۔ پر نور کر ساقی	سات ہے ۔ دھات ہے
نور تھے ۔ پور تھے	دھن کے ۔ من کے	بہانے جائے ۔ جانے جائے

اس تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدیم ترین دیوان میں حروف ذ ۔ ض ۔ ط ظ ۔ ع ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ گ اور ل کی ردیفوں میں غزلیں موجود نہیں ہیں ۔ یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ ان ردیفوں میں بادشاہ نے اس وقت تک غزلیں لکھی ہی نہ تھیں یا یہ غزلیں درج تھیں اور بعد کو جلد سازی کے وقت تلف ہو گئیں ۔

کتب خانہ نواب سالار جنگ بہادر کا دوسرا نسخہ

نواب سالار جنگ بہادر کے کتب خانہ کا دوسرا نسخہ بھی شاہی ہے اور بادشاہ کی وفات کے بعد مرتب ہوا ہے اور بہت ممکن ہے کہ سلطان محمد قطب شاہ نے ۱۰۲۲ھ میں جو نسخے مرتب کرائے (اور جو ٹیپو سلطان کے اور دیگر کتب خانوں میں موجود تھے) ان کے ساتھ کا ہو ۔ یہ ناقص الاول ہے اس لئے مثنویاں طویل قصیدے اور ترجیع بند اس میں شامل نہیں ہیں البتہ رباعیات مکمل حالت میں موجود ہیں ۔ ہمارے مرتب کردہ کلیات میں جن جن نظموں کے آخر میں ج لکھا ہے وہ اسی دیوان سے ماخوذ ہیں اور جو غزلیں قدیم دیوان میں نہ مل سکیں وہ اسی سے حاصل ہوئی ہیں ۔ چونکہ اس میں قدیم دیوان کے مرتب ہونے کے بعد کا کلام بھی درج ہے اور مصنف کے جانشین نے اس کو مرتب کیا ہے اس لئے

ہم نے اس کو مقدمہ میں یا کلیات میں نسخہ جدید یا حرف ج سے یاد کیا ہے۔

نسخۂ قدیم اور نسخہ جدید کا نمایاں فرق یہ ہے کہ پہلے میں شاعر کا تخلص اکثر معانی درج ہے اور دوسرے میں اکثر قطب شاہ۔ اس وجہ سے ابتدا میں یہ خیال ہوا کہ شاید پہلا سلطان محمد قلی کا کلام ہے اور دوسرا سلطان محمد قطب شاہ کا لیکن بعد میں تحقیق سے پتہ چلا کہ دونوں کلام ایک ہی مصنف کے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف متعدد نظمیں اور غزلیں دونوں میں مشترک ملیں بلکہ جن مقطعوں میں پہلے دیوان میں معانی درج ہے انہی میں دوسرے دیوان میں قطب شاہ لکھا گیا ہے مثلاً صرف چند مقطعوں کے مصرعے نمونے کے طور پر لکھے جاتے ہیں۔

قدیم دیوان	جدید دیوان
معانی سب شہاں میں ہے شہنشاہی خدا کا	قطب شہ سب شہاں میں ہے شہنشاہی خدا کا
معانی شعر ترا تو لکھے ہیں دست بدست	قطب شہ شعر ترا تو لکھے ہیں دست بدست
پیا کا حسن معانی ہے جگ میں جیوں اوتار	پیا کا حسن قطب شہ ہے جگ میں جیوں اوتار
اے معانی توں چھپا کر کاہے پیتا ہے شراب	اے قطب شہ توں چھپا کر کاہے پیتا ہے شراب
معانی ترا زرگری کوئی نہ بوجھیں	قطب شہ ترا زرگری کوئی نہ بوجھیں
شکر ایزد کر معانی رات دن آنند سوں	شکر ایزد کر قطب شہ رات دن آنند سوں
معانی ریا ترک کر عیش سوں اچھ	قطب شہ ریا ترک کر خوش اچھیں جم

معلوم ہوتا ہے کہ خود سلطان محمد قلی نے آخر کو معانی کی جگہ قطب شہ تخلص کو ترجیح دی تھی اس لئے پہلا دیوان مرتب ہونے کے بعد جو کچھ لکھا وہ اسی تخلص سے لکھا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی وفات کے بعد سلطان محمد نے اس کا کلام مرتب کرتے وقت ہر جگہ سے معانی نکال کر قطب شہ ڈال دیا ہو۔

یہاں یہ امر بھی واضح ہو جانا چاہئے کہ سلطان محمد قلی بعض وقت دونوں تخلص استعمال کرتا تھا جس کی مثالیں گزشتہ نسخے کے تذکرے میں لکھی جا چکی ہیں ایسے اشعار جن میں دونوں تخلص استعمال کیے گئے ہیں اس نسخہ میں بعینہ موجود ہیں۔

معانی تخلص کے علاوہ سلطان محمد قلی ایک اور تخلص ترکمان بھی لکھا کرتا تھا اور سلطان محمد قطب شاہ نے ترتیب کلیات کے وقت جہاں لفظ معانی کو قطب شاہ سے بدل دیا ترکمان کے تخلص کو بھی متروک کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ قدیم دیوان میں ایک شعر ہے۔

جانتے دارو حکیماں درد کا   نیہ دوا ہوسے ترکماں ان کے دست

یہ شعر اس دیوان میں بھی موجود ہے لیکن اس میں لفظ ترکمان موجود نہیں ہے بلکہ مصرعہ ثانی کو یوں بدل دیا گیا ہے ع   نیہ دوا ہوسے نہ ہرگزان کے دست

دیوان کے ان دونوں نسخوں کے مشترک کلام میں اگرچہ زیادہ اختلاف نہیں ہے تاہم بعض جگہ کافی فرق پیدا ہو گیا ہے۔ ذیل میں ایک غزل درج کی جاتی ہے جس کے اختلاف بطور نمونہ کام دیکھتے ہیں

ہم نے کلیات کی ترتیب کے وقت ان اختلافات کو انضباط کے ساتھ حاشیوں پر یا الفاظ کے نیچے ہی ظاہر کر دیا ہے۔ اس لیئے یہاں صرف یہ ایک غزل کافی ہے :۔

قدیم دیوان	جدید دیوان
تج شہر کا سو کیا ہے پری بول منج کوں نام	بعینہ
احرام اس کا باندہوں گا ہور پکڑوں گا صیام	
جن نام و پنتھ نا بو مجھے دو گن دگیان کا	جن نام و پنتھ نا بو مجھے وو کاں وکیان کا
کن نا بو مجھے سو عقل انوں کا سبھی ہے خام	بجے نا بو مجھے سو عقل انوں کا سبھی ہے خام
ایسا پلا شراب کہ سب دل تھے جائے دھوئے	بعینہ
وو نقش کار قوم کریں میرے دل مدام	وہ نقش کا نگار کریں میرے دل مدام
انگارہ خاک یاد کیا تج تو جیو دیا	بعینہ
جب تجھے دیکھیا ہوں تو نیہہ کیا ہوں تجھے سلام	جیو دیکھ اس پہ بھیجیا ہوں توں آپنا سلام

(اس کے بعد دو شعر بعینہ دونوں نسخوں میں درج ہیں)

قدیم دیوان	جدید دیوان
دوڑا یا ہے عقل جتا اتنا دوڑیا	دوڑا یا ہے عقل جتا اتنا دوڑیا
نوڑائے نا تو بھی دیوے دشنام میرا کام	بعینہ
اے پند گو معانی کو کیا پند کہتے ہیں	اے پند گو قطب شہ کوں کیا پند کہتے ہیں
اس کام باج آپ پہ کیا ہے سبھی حرام	بعینہ

اس سلسلے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تبدیلی خود سلطان محمد قلی نے بعد کو اپنے کلام میں پیدا کی یا اس کے بعد اس کے جانشین اور مرتب دیوان سلطان محمد قطب شاہ نے اپنے چچا کے کلام پر نظر ثانی کی۔ چند مثالیں ایسی ہیں جن سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شائد سلطان محمد نے بعض لفظ بدل دیئے ہوں۔ چونکہ وہ چچا کے مقابلے میں زیادہ پابند مذہب اور متقی تھا اور عیش و عشرت

کی طرف مائل نہ تھا اس لئے ممکن ہے ذیل کے مصرعہ میں عیش کو خوشی سے بدل دیا ہے۔

ع معانی ریا ترک کر عیش سوں اچھ کا نسخہ جدید   ع قطب شہ ریا ترک کر خوش اچھیں جم

بعض اشعار میں تبدیلی کی وجہ سے شعر میں کسی نہ کسی طرح کی خوبی پیدا ہو گئی ہے اس قسم کی چند مثالیں درج ذیل ہیں :۔

قدیم دیوان	جدید دیوان
(۱) عاشقاں کے شعر تھے جگ مگ اٹھے	عاشقاں کے شعر جگ میں جگ جگے
میری آہ کا آگ جیوں ہے آفتاب	ان اساساں روشنی ہے آفتاب
(یعنی عاشقوں کے شعر سے چمک اٹھے کیونکہ میری آہ کی آگ آفتاب کی طرح ہے)	(یعنی عاشقوں کے شعر دنیا میں ہمیشہ رہتے ہیں اور ان کی آہوں سے آفتاب کو روشنی ملتی ہے)
(۲) نظر تج پہ ہے کیا تماشہ کا حاجت	نظر تج پہ ہے کیا تماشہ کا حاجت
نہیں سبز خط آگے چنبیا کا حاجت	نہیں سبز خط انگے خضرا کا حاجت
(۳) طبیباں کریں منج کوں بالی سوں دارو	طبیباں کریں تس کوں بالی سوں دارو
کہ بالی ہیں ہو من ہے بالا کا حاجت	کہ اس بالی کوں نہیں ہے بالا کا حاجت
(۴) ہمن مدعا مدعی نہ بوجھے کچ	ہمن مدعا مدعی نہ بوجھے کچ
نکو بحث کرنیں ہے اعدا کا حاجت	نکو بحث کرنیں ہے غوغا کا حاجت

یہ کہا جا چکا ہے کہ ابتدا میں خیال تھا کہ یہ دیوان محمد قطب شاہ کا ہوگا نہ کہ محمد قلی کا اور اسی خیال سے نمائش یوم ولی میں اس کو سلطان محمد کے دیوان کے نام سے پیش کیا گیا اور مطبوعہ فہرست مخطوطات نمائش ولی میں بھی وہ اسی نام سے درج ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں۔

مندرجہ بالا دلائل کے علاوہ ایک اور دلیل بھی ہے جس کی وجہ سے یہ دیوان محمد قلی ہی کا ثابت ہوتا ہے۔

قلی کے معنی غلام کے ہیں۔ اور محمد قلی سے مراد غلام محمد۔ چنانچہ سلطان محمد قلی نے اپنی اس غلامی پر ہر جگہ فخر کیا ہے۔ اور اپنے اشعار میں صاف صاف محمد قلی لکھنے کی جگہ "غلامِ محمد" یا محمد کا غلام لکھا ہے۔ اگر یہ دیوان سلطان محمد قطب شاہ کا ہوتا تو وہ اس لفظ غلام پر اتنا زور نہ دیتا کیونکہ اس کا نام محمد سلطان مرزا تھا اور لقب سلطان محمد قطب شاہ۔ اس طرح سے اس کے نام یا لقب کو قلی یا غلام کے لفظ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ خاندان قطب شاہیہ کا پہلا بادشاہ ہے جس نے اپنے نام کے آگے قلی کا استعمال نہیں کیا حالانکہ اس کے جملہ پیش روؤں نے اس کا التزام کیا تھا۔ مثلاً محمد قلی، ابراہیم قلی، سبحان قلی، جمشید قلی اور سلطان قلی، سلطان محمد قطب شاہ نے اپنے لقب کے ساتھ لفظ قلی اس لئے استعمال نہیں کیا ہوگا کہ

۱۔ اس کے باپ کا نام محمد امین (ابن ابراہیم قلی قطب شاہ) تھا نہ کہ امین قلی

۲۔ وہ تخت نشینی کے بعد بھی اپنے پیش روؤں کی طرح اپنے نام محمد یا سلطان کے آگے قلی کا لفظ نہیں بڑھا سکتا تھا کیونکہ خود اس کے پیش رو کا نام محمد قلی تھا اور سلطان قلی بانی سلطنت کا نام تھا۔ اور ممکن ہے کہ التباس سے بچنے اور اپنی انفرادیت قائم رکھنے کے لئے اس نے ان دونوں سے علٰحدہ لقب اختیار کیا ہو۔ یا چونکہ اس کی والدہ بیدہ نہیں اس لئے خود کو اپنے پیش روؤں سے ممیز کرنے اور اپنے سے ایک نیا سلسلہ شروع کرنے کی خاطر اس نے خود کو بغیر لفظ قلی کے

التزام کے مشہور کیا۔ اور واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد کے دونوں بادشاہوں (عبداللہ قطب شاہ اور ابوالحسن قطب شاہ) نے بھی قلی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔

غرض یہ دیوان محمد قلی ہی کا ہے کیونکہ اس میں جگہ جگہ لفظ قلی کی مناسبت سے محمدؐ کی غلامی پر زور دیا گیا ہے نیز ایک شعر میں شاعر نے اپنا پورا نام بھی لکھدیا ہے یعنے ؎

سدا ہے داس محمد قلی محمد کا　　　علیؑ کی مہر ستی سکھ انند پائے آج

۷۔ سالار جنگ بہادر کے کتب خانہ میں ایک قدیم نسخے کے مختلف اوراق

کلیات محمد قلی پر کام کرنے کے اثنا میں نواب سالار جنگ بہادر کے کتب خانے میں کلیات محمد قلی کے چند اوراق داخل ہوئے جو پہلے دو دیوانوں سے بالکل مختلف تقطیع کے کسی قدیم مطلا و مذہب نسخے کے منتشر اوراق معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے چند نئی غزلیں اور مرثیے دستیاب ہوئے اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ محمد قلی کے دیوان کی کئی نقلیں کی گئیں تھیں جو اب تک موجود ہیں۔

۸۔ کتب خانہ آغا حیدر حسن صاحب۔

یہ نسخہ حال کا نقل کیا ہوا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کتب خانہ نواب سالار جنگ بہادر ہی کے پہلے دیوان کی نقل ہے۔ میں آغا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اپنا نسخہ عرصے تک میرے استعمال کے لئے وقف کر دیا تھا۔

کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ

پہلا حصّہ

نظمیں

نظموں کی تفصیلی فہرست

(۲۲۰ نظمیں اور ۱۶۳۹ اشعار)

(۱) حمد (۵ نظمیں - ۱۳۵ اشعار)

(۲) نعت (۵ نظمیں - ۴۳ اشعار)

نوٹ - ج سے مراد دیوان جدید اور ق سے مراد دیوان قدیم ہے -

(۳) منقبت (۶ نظمیں - ۴۰ اشعار)

(۴) مدح حضرت بی بی فاطمہؓ (۲ نظمیں - ۱۴ اشعار)

(۵) شاعر کا مذہب (۲ نظمیں - ۱۰ اشعار)

(۶) عید میلادِ نبی (۶ نظمیں ۵۴ اشعار)

(۷) عید بعثت نبی (۵ نظمیں۔ ۳۷ اشعار)

(۸) شب معراج (ایک نظم۔ ۵ شعر)

(۹) عیدسوری (۵ نظمیں ۔ ۳۵ اشعار)

(۱۰) عیدمولودعلی (۹ نظمیں ۔ ۶۶ اشعار)

(۱۳) ہلال عید و عید رمضاں (۱۱ نظمیں - ۸۹ اشعار)

(۱۴) بقر عید (۹ نظمیں ۔ ۶۸ اشعار)

(۱۵) نوروز (۳ نظمیں ۔ ۲۱ شعر)

(۱۶) بسنت (۷ نظمیں ۔ ۵۲ اشعار)

(۱۷) دوسری عیدیں (۴ نظمیں ۔ ۲۸ اشعار)

(۱۸) سالگرہ (۱۰ نظمیں - ۱۸۶ اشعار)

(۱۹) جلوہ اور دیگر رسوم (۸ نظمیں - ۵۲ اشعار)

(۲۰) لوازمات شاہی (۶ نظمیں - ۵۲ اشعار)

(۲۲) کھیل (۳ نظمیں - ۱۸ اشعار)

(۲۲) برسات اور سرما (۱۶ نظمیں۔ ۱۱۴ اشعار)

(۲۳) محلات شاہی (۶ نظمیں ۵۸ اشعار)

(۲۴) بارہ پیاریاں (۳۰ نظمیں - ۲۶۱ اشعار)

(۲۵) دوسری پیاریاں (۱۰ نظمیں - ۴۷ اشعار)

(۲۶) ناز (۹ نظمیں ۶۶ اشعار)

(۲۷) نیاز (۶ نظمیں ۴۸ اشعار)

(۲۸) افسانہ محبت (۷ نظمیں ۵۱ اشعار)

(۲۹) متفرق۔ (۴ نظمیں۔ ۲۳ اشعار)

حمد

چندر سور تیرے نور تھے، نِس دن کوں نورانی کیا
چاند سورج سے رات

تیری صفت کِن کر سکے، توں آپی میں سراہے جیا
کون تو آپ ہی ہے روح

تج نام منج آرام ہے، منج جیو سو تج نام ہے
تیرا (تجھ) میرا (مجھ) میرا روح تیرا

سب جگ کوں تجہہ سوں کام ہے، تج نام جَپ مالا ہوا
دنیا سے تیرا

تج یاد میں جگ موہیا، ہے جگ اُپر تیرا میا
تیری دنیا فریفتہ ہے محبت

جو جگ منگے سو توں دیا، توں ہی جگت کا ہے دیا
دنیا مانگے تو

جیتا ہوں تیری آس تھے، آیا ہے رحم آکاس تھے
سے سے

جے کچ منگوں تج پاس تھے، سو ہے سو منج کوں توں دیا
جو کچھ مانگوں تجھ سے مجھے تو

بہوتک مِیا سیتے اپن، دیتا قطب کوں سب دکھن
بہت ہی محبت سے خود ہی

سیسوں نبیؐ کا نِت چرن، جب لگ ہے تن میانے جیا
سر پر ہمیشہ قدم تک جسم میں روح

(۲)

بندا ہوں گنہ گار خدا میرا گنہ بخش
بندہ

تج لطف کیرا فیض خدا منج کوں سدا بخش
تیرے کا مجھ کو

تج لطف تھے موجود ہوا جیو سیتی ہیں
تیرے سے روح سے

اَپ رحم کے نوراں سوں مرے دل کوں جلا بخش
اپنے سے

دھریا ہے دو جگ پرتوں میا عالم و لیکن
دھرا عالم محبت

اپ مہر کے آدھار سوں منج فیض خدا بخش
اپنے سے مجھے

منج جیو کے پھل بن کوں کر اپ شوق سوں تازہ
میرے دل پھولبن کو اپنے سے

منج نین کے درپن کوں اپس مکھ تھے صفا بخش
میری آنکھ آئینہ کو اپنے چہرہ سے

۱۰ یک جیب سوں کرتا ہوں تجے شکر ہزاراں
ایک زبان سے تیرے

بھی شکر کرن منج کوں تو توفیق نوا بخش
پھر کرنے کے لئے مجھے نئی

منج بخت کے تارے کوں سدا رکھ توں جھلکتا
میرے کو تو

منج عیش کے سورج کوں سو دن دن توں ضیا بخش
میرے روز بروز تو

صدقے نبیؐ کے قطب کوں اپ لطف میا تھے
اپنے محبت سے

دکھ درد سبھی دور کر ہور سکھ شفا بخش
اور آرام (ج)

(۳)

کیا موجود اپنے جود تھے منج جان غمخوار کوں
سے میری

دیا ہے جوت اپنے نور تھے موطبع الانور کوں
روشنی سے میری

نہ دکھلاؤں کسی جوہر فروشاں کوں مرا جوہر

دیا حق روشنی سب جوہراں میں میرے جوہر کوں

خضر ہور چشمۂ حیواں ہمیں ہور نینہہ سائیں کا
اور ہم اور عشق اور
سو مکھ تھے روشنی پایا خبر کر شاہ خاور کوں
رخ سے

اچھوں ..... اچھوں ہیں پاٹ تیرا لطف منج بس ہے
رہوں مجھے
لکھیا تج ناؤں منج تر پر ہزاراں شکر داور کوں
لکھا تیرا نام میرے

کیا تج نینہہ کا بارا منجے چوندھر سو سب حیراں
تیرے عشق کی ہوا مجھے چاروں طرف
ہمیں سجدہ کریں دایم ہمارے من کے منبر کوں
ہم دل

کھلیا ہے سب پھلاں میں آج سر تھے ایک پھل تازا
کھلا پھولوں پھر سے پھول
طرہ اس پھول کا گندکر رکھیں اب زیب افسر کوں
گوندھ

گیا سب پھول کا نوبت سو اب اس پھول نوبت ہے
سدا رکھ آپ ..... یارب توں اس سرو صنوبر کوں

صرافاں بیٹھے ہیں صرافی سوں اب نینہہ کی دوکاں ۲۰
عشق
ہوئے ہیں حال کے پیکیے سو دھن تج حسن کے زر کوں
پیسے حسین تیرے سونے

معانی کے سو میلے کپڑے نا دیکھو کہ عاشق ہے
نہ
سو کپڑے کاڑ کر دیکھو کہ پکڑیا ہے تمن در کوں
نکال پکڑا تمہارے (ق)

(۴)

تُہیں جگ کا سامیا یا حفیظ
تو ہی دنیا
تُہیں جگ کوں سرجایا یا حفیظ
تو ہی نے دنیا کو پیدا کیا

جو کوئی ہیں درماندے اُن کوں سدا
کو
تُہیں کرنے ھارا دیا یا حفیظ
تو ہی والا کرم

ترے دوست کے باٹ کی گرد تھے
راہ سے
دے منج نین کوں توتیا یا حفیظ
میری آنکھ کو سرمہ

جدہاں لگ اہے جیو منج تن منے — جلا منج کوں با حیا یا حفیظ
جب تک ہے روح میرے جسم میں — مجھے

بہوتیک دردمند ہوں منج کھلا — ترے لطف کا مومیا یا حفیظ
بہت ہی مجھے

جکچ حال تھا سو کھیا ہوں تجے — کھیا مان میرا کھیا یا حفیظ
جو کچھ تجھے — کہا کہا

نبیؐ علیؑ قطب بندے پہ جم — لیا دھر میا ہر میا یا حفیظ
ہمیشہ — لا محبت (ج)

(۵)

مناجات میرا تو سن یا سمیع — منجے خوش توں رکھ رات دن یا سمیع
مجھے تو

بھلا کر بھلا منج سوں جو ہوے گا — ۳۰ — برا کر برا منج سوں جن یا سمیع
مجھ سے — مجھ سے

مرے دوستاں کوں توں نت دے جنت — مرے دشمناں کوں اگن یا سمیع
تو ہمیشہ — کو آگ

اباد ان کر ملک میرا سو توں — بسا سو توں دے میرا سن یا سمیع

سکل تخت پر میرا یوں تخت کر — انگوٹی پہ جوں ہے نگین یا سمیع
سب کے اسطرح — انگوٹھی جسطرح

مرا شہر لوگاں سوں معمور کر — رکھیا جوں توں دریا میں من یا سمیع
لوگوں سے — رکھا جسطرح تو نے

مرادات کا جم ترنگ سار قطب — او سے سار ہت دے عنین یا سمیع
مرادوں ہمیشہ گھوڑا کی طرح — ہاتھ باگ (ج)

نَعْت

تج مکھ اَجت کے جوت تھے عالم دنپھارا ہوا
تیرے مُکھ   جوت (روشنی سے) روشن

تج دین تھے اسلام لے مومن جگت سارا ہوا
تیرے سے عالم

یک لک اسنی پیغمبراں اُپجے جگت میانے ولے
ایک لاکھ   پیدا ہوئے دنیا میں لیکن

تج پر نبوت ہے خَتَم سب تھی توں ہی پیارا ہوا
تجھ سے

انبر ترنگ، زین چند نوا چابک سرنگ تس بیجلی
آسمان گھوڑا   چاند نیا   اسکی بجلی

سورج کرن پرچم دسے غاشا بدل کلا راہوا
نظر آئے   بادل

توں ڈر کھلا ہے نرملا پاکھر ستارے جھمکنے

محور سُہی فتراک جوں توں سوں بھراں ہارا ہوا

دھرتی سُرنگیں فرش کی چوندھر سمد جو حوض ہے
زمین   چاروں طرف سمندر مثل

۴۰   چھپّر پلنگ سات آسماں پنکھا سو تج یارا ہوا
تیرا ہوا

جنت کتے تر جگ جس سو یک چمن تج باغ کا
کہتے ہیں عالم   تیرے

کُرسی عَرَش تج گھر انگن ہور لامکاں ٹھارا ہوا
تیرا صحن اور مقام

بہوتیک نبی کے چاؤ سوں کیتی کندوری بھاؤ سوں
بہت ہی   سے   کرتی   سے

سو تس کندوری لون تیں سمد ورسب کھارا ہوا
اس   نمک تیئیں سمندر

باتاں گہر یاں نرملیاں واریا جو تیرے ناؤں پر
سی پاک وصاف نچھاور کیا   نام

سو جائے کر اسمان پر ہر یک بچن تارا ہوا
جا کر

صدقے نبی جم راج کر قطب زماں آنند سوں
ہمیشہ   امن چین سے

قدرت تھے کہکش آئے کر دندیاں کیے سو آرا ہوا
کیطرف سے کہکشاں آکر دشمنوں کیلئے

(۲)

اسمِ محمد تجھ تے اہے، جگ میں سو خاقانی مجھے
سے ہے دنیا
بندہ نبی کا جسم رہے، سُہنتی ہے سلطانی مجھے
ہمیشہ ہے زیب دیتی
شاہاں غروری ٹھاؤں تھے، کرتے ہیں اپنی دھاؤں تے
جگہ سے سے
منتی مری تج ناؤں تھے، کہنتی ہیں دیوانی مجھے
تیرے نام سے کرتی
سب جگ بھُلے ہیں گیان میں، میں نا بھلوں لاہان میں
عالم بھول گئے عقل
لکھیئے ازل بھو مان میں، ہے رازِ پنہانی مجھے

اس ناؤں کی بڑپن جھلک، جُج سربلندی تا فلک
نام
مجھے
آ کہیں سدا سارے مَلک، تو یوسفِ ثانی مجھے
اسلئے تب
کیا ڈر مجھے فرعون کا، ہور سامری افسون کا
اور
موسیٰ عصا زیتون کا، ہے تیغِ ربّانی مجھے

بارا جو ہے شیطان میں، سنچرنے قطبا کان میں
۵۰
امید کے گلدان میں، بارا ہے رحمانی مجھے

شاہاں منے بھومان تھے، کرتا بڑائی جان تھے
ہیں بہت　سے　سے

انپڑیا علیؑ کے دان تھے، تشریف شاہانی مجھے
حاصل ہوا　عنایت سے　خلعت　(ق)

(۳)

چاند سورج روشنی پایا تمارے نور تھے
تمہارے　سے

آبِ کوثر کوں شرف ٹھڈی کے پانی پور تھے
آبِ ذقن　سے

دل پرم جیپے تھے دیتا گل صبا کو وصال
محبت کی یاد سے

کیا رضا ہے منج کوں آون یا نہ آؤں دور تھے
مجھ کو

نج نین کی شاب تھے کہہ طورجل سرمہ ہوا
تیری آنکھ　سے　کوہ

کیوں کمر باندھے بچارا دل تمارے گھور تھے
گھورنا

مکھ تجلی دیکھیا بیداری یا سہنے منے
رخ کی　دیکھا　سوتے　میں

نیر نہہ کا منج پلا تیرے ادھر سمدور تھے
آبِ عشق　مجھے　ہونٹ کے سمندر سے

کن طرے کا باس اب باد صبا ہت بھیج منج
کان کے　خوشبو　کے ہاتھ سے　میرے پاس

اس دماغ باورے کوں باس دے مسرور تھے
دیوانے

جم مراداں جام ساقی بھرا چھو نت بزم ہیں
ہمیشہ　ہے

نامراداں کوں مراد جام دے اُس جور تھے
سے

دل دریا میں غم کی موجاں آوتی ہیں فوج فوج
کے آتی
عشق کے تختے اوپر کیا ڈر ہی طوفاں زور تھے
کے سے

کب کھلے گا مدعا کا پھول دل گلزار میں
ناز جیقے سوں مرے دل کوں ڈگاتی دور تھے
کی کلغی سے سے

۶۰ عاشقاں تج باٹ میں بسمل ہوئے ہیں بے شمار
تیری راہ
عاشق بیچارہ کوں رکھ پیار کے دستور تھے
سے

اے صبا توں قول لیا تب ہو ویگا دلکوں قرار
حق پرستی منج رقیباں نا بوجھیں اب زور تھے
میری نہ سمجھیں مکر سے

دور ہوں فرسنگ در فرسنگ تیرے وصل تھے
سے
میرے دل کا خیال تیرے شیوے بن نا دور تھے
سے

توں سلیماں ثانی ہے تج برج فیروزی و فتح
مشتری پایا شرف تیری نظر منظور تھے
سے

اے معانی رات دن نام محمد ورد کر
تج دعا با مدعا ہے رتبۂ منصور تھے
تیری سے
(ق)

(۴)

دیا بندہ کوں حق نبی کا خطاب
حکم دے، دیا نور جوں ماہتاب
مثل

نبی نانو لے کر کسی تھے نہ ڈر
نام سے
توں رسڑی نمن دندیاں کوں سٹ تاب
تو رسی کی طرح دشمنوں کو

حقیقی پیا سوں مجازی سینتیں
سے کے ساتھ
جو نسبت کرے گا تو پاوے عطاب
عتاب

نہ بھاوے منجے پیو بن ہور کچ　　میں تیری ہوں چیری منجے آپ راب
پسند آئے　مجھے پیا کے بغیر اور کچھ　　غلام مجھ سے خود کام لے

نہیں پیم میں کوئی شہنشہ مثال　　صحی مالنے یہ بات کوں شیخ و شاب
محبت　　صحیح　اس

پھرے پیم میداں میں وو شہسوار　۷۰　سہیلیاں سبھی چو ہیں اُس کا رکاب
محبت کے　وہ

نبیؐ صدقے ہے ترکماں و اس امام　　ہوا دو جگت تب سوال و جواب
غلام　　عالم　(ج)

(۵)

خدا منج مہر سوں آپی نبیؐ صدقے کیا رافع
مجھے　سے　خود ہی　کے

منجے تخت سلیماںؑ جوں وہی آپی دیا رافع
مجھے　کی طرح　خود ہی

یقیں کر دل میں مانیا ہوں خدا جکوں اپے ہیتا
مانا　خود

وو ہرگز زیر ہو سے نا کیا جس کوں خدا رافع
سکے نہ

وہ
جو کوئی دل میں محبت دھر کر رہیا ہے ایماں کا

سو اُس کا ہت پکڑ کر آپ کرتے مصطفےٰ رافع
ہاتھ　خود

جو کوئی اُن کی محبت سوں غلام اُن کے کوایاہے
کہلایا
مدد اُس مصطفےٰ ہے ہور رہے گا وو صدا رافع
مددگار (سب ؟) وہ

نبیؐ کا یک محبت تھا سو بس کر باٹ پڑتا تھا

بزاں کر آپی کینتے ہیں (سب ؟) اس کوں ہنما رافع
بعدازاں خود ہی کرتے
کیتنک لوگاں سو ہنستے تھے انو کی یک محبت پر
کتنے ایک ان
کیتنک دل کوں حضوراں کے سو نشہ دولت ہوا رافع
کتنے ایک
محب اُن کے جو کوئی ہیں اُن کوں کچ ڈر نئیں ہے اے قطبا
کچھ نہیں
اوسے ہم دین و دنیا میں کیا ہے مرتضیٰؑ رافع

(ج)

مَنْقَبَت

کہنتے ولیاں میں شاہ جس سو شہ ہمارے، ہیں علیؑ

ولیوں جنکو

پیارے نبیؐ کے جیو کے سوا و پیارے، ہیں علیؑ

دل وہ

سورج ولایت کھن کے ہور صاحب سو دنیا دین کے

آسمان اور

جگ کے سنگار ہور عرش کے اپ گو شوارے ہیں علیؑ

۸۰

آرائش اور خود

شیر خدا تم ہیں لگر بر حقؐ تمنا مان کر

کہکر سمجھ کر تمکو

سارے ملک تمنا اُپر جیواں سوں وارے ہیں علیؑ

تم پر دل سے

کرنے تمن مولود کی مہمانی سب رضوانیاں

تمہارے

سب لامکاں کیرے مکاں سر تھے سنوارے ہیں علیؑ

کے رے پھر سے

جب تھے ہوا جگ میں تمارا نور پرگٹ چو رُخت

سے دنیا تمہارا ظاہر چاروں طرف

تب تھے سپت گھن جوت پاکر جھلکن ہارے ہیں علیؑ

سے سات آسمان روشنی جھلکنے والے

دیپے من اُن کا جوں گگن دیپے سورج جگتاب سوں
چمکے دل سطح آسمان چمکے سے
جے کوئی تمارا روپ جو من میں چتارے ہیں علیؑ
جو تمہارا دل منقش کرلے
راکھو تماری چھانوں تل دایم خوشیاں سوں قطب کوں
رکھو تمہاری کے تلے سے
قطب ہور فرزند قطب کے بندے تمارے ہیں علیؑ
اور تمہارے

(ج)

(۲)

آدھار دے آدھار اب، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
سہارا تجھ
منجکوں سنبھالنہار اب، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
مجھ کوں سنبھالنے والا تیرے بغیر
سب جگ گدا سلطان توں، نوانبراں کا بھان توں
عالم آسمانوں سورج تو
ہیرا سو پشتیوان توں، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
پشتیبان تو تیرے بغیر
سورج ہے درپن ترا، انبر صحن انگن ترا
سورج آئینہ آسمان
گھر لامکاں مسکن ترا، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ
تیرے بغیر

رِس دن جیووں تج دھیاں کر، شاہاں ہیں منج سلطان کر

رات زندہ رہوں تیرا مجھے

مشکل مرا آسان کر، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ

تیرے بغیر

کھا نشتراں دل رگ منے، جلتے خوارج اگ منے

میں (دکی) میں

منج کوں سو دو نو جگ منے، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ

میرے لئے عالم میں

اپ پیار تھے اب جم مجے، غم تھے سو کر بے غم مجے

اپنے سے ہمیشہ مجھے سے مجھے

توں ہیں مدد ہر دم مجے، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ

تو ہی مجھے

بندا قطب شہ داس ہیں، بخشش منگوں تج پاس ہیں

غلام تیرے

پکڑیا ہوں تیری آس ہیں، تج بن نہیں کوئی یا علیؑ

پکڑا تیرے بغیر

(۳)

دو جگ کوں جیو دینے سکے حضرت علیؑ سلطان توں

عالم کو زندگی دے سکتا ہے

یک ہات برسے ذوالفقار، یک ہات برسے دان توں

کرم ہاتھ

۹۰

کہکش ڈنڈے سورج علم ، اسمان اُس کی چھانو سم
کہکشاں ڈنڈا کے برابر
چودہ بہون تج حکم تل حم کر کا پردھان توں
تیرے
جیو بات سمجن ہار توں ، اوتار نور توں ....
دل کی سمجھنے والا
یک ٹھار نہ ہر ٹھار توں ، ترلوک کا ایمان توں
جگہ جگہ تینوں عالم
توں سائیں گنونتا مرا ، برلیا سبھی چنتا مرا
خواہش لا
سُن سیو کا کنتھا مرا ، سُبحان تھے سُبحان توں
کہانی
حضرت نبیؐ دشٹی کرے ، دل قطب نت تج سوں دھرے
نظر ہمیشہ تجھ پر رکھتا ہے
نس دن ترا سیوا کرے ، حق گیان کا سو کھان توں
رات کی عقل کان (ج)

(۴)

جیو میانے سرو قد کھینچا تمارا یا امیر[۴]
دل میں تمہارا
ہات میرے سیس پر رکھ کر کرو سب میں گنبھیر
ہاتھ سر گہرا

تم ہمن میں قول کیاں باتاں ہویاں تھیاں رات سب

ہم　　کی　　ہوی تھیں

رات کیاں باتاں صبا نیں، ہیں تمیں روشن ضمیر

کی　　صبح نہیں　　تم

بیکس و ناکس ہوں ہیں، کس سے کروں پیرت کی بات

محبت

میرے روں روں خط کوں پڑتا ہے تمارا دلبیر　　۱۰۰

پڑھتا　　تمہارا

میں چرا کانیں بندا، بندہ ہوں تیرے نیہہ کا

نہیں　　عشق

طالباں میں تم کرو منجکوں حکومت کا وزیر

مجھے

چو کہ کیا دیکھے کہ بائے لعل ادھر پر دانت دنگ

ڈالے　　ہونٹ

نکلے ہیں یک کھان تھے یاقوت و نیلم بے نظیر

کان　　سے

تج دیا کرتار جگ میں گوہراں کا کھان سب

تجھے　　خالق

تو ہوئے ہیں سب شہاں روئے زمیں کے تو امیر

تیرے

تج تخلص ہے معانی معنی کے گنج سوں بھریا

تیرا　　سے　　بھرا ہوا

تو محمد میم تھے پایا ۲دو عالم کا سر بر

اسلئے　　کے　　ا　　سے　　(ق)

(۵)

دنیا و دین کا حق سنگار یا علیؑ توں
آرائش تو
سب اولیا کے من کا اسرار یا علیؑ توں
تو
سورج توں نو انبر کا دیوا سو دین گھر کا
تو آسمانوں چراغ (کے)
پیارا سو پیغمبر کا سچ یار یا علیؑ توں
سچا
سب جگ ہیں ناؤں تیرا ہے سب پہ چھیا نو تیرا
عالم نام
ہر ٹھانو ٹھانو تیرا اوتار یا علیؑ توں

غلماں بشر جمارے قربان تج پہ سارے
تجھ
سب مدعا ہمارے بر آر یا علیؑ توں
لا
آدھار سا تو کھن کا جیون توں تر بھون کا
سہارا اسمان زندگی تو تینوں عالم
جم پیار ذوالمنن کا لینہار یا علیؑ توں
ہمیشہ لینے والا

برحق ولی توں رب کا صاحب سچا ہے سب کا

۱۱۰

تو

معراج کی سو شب کا جھلکا یا علیؑ توں

قطبا گتا ئیا ہے مولود آج تیرا

گوایا

عشرت انند دے اُن ت آپا یا علیؑ توں

(ج)

ہمیشہ اوپر

(۶)

ہے امیراں کا شہنشہ دو جہاں میں یا الٰہ

ہور قبلہ میں نہ جانوں منج کوں ہے تیرا پناہ

مجھے

دوسرا

میرے دل میں بات نیں کچ بات تج بن اے پیا

نہیں کچھ تیرے بغیر

منج اوپر سٹ مہر سوں اپ روشنی کا ٹک نگاہ

مجھ پر ڈال سے اپنی ذرا

ہیں غلامِ حیدرِ کرّار کر سب جانتے

بادشاہاں کر غروری سو دیکھیں گے ہوں گے گاہ

غرور سے

دشمن ار منج پر کرے گا دشمنی کی جب نظر
(اگر؟) مجھ
مرتضیٰ کے کھرگ تھے گھر بار اُس ہوگا تباہ
تلوار سے (کا)
دھو گناہاں اپنے مصحف کے تلاوت سیتی تو
سے
نج خلاصی تیں کرے حضرت دعائے صبحگاہ
تیری کے لئے (کی)
چڑ ترنگ مغروری کا جولان وے میدان میں
چڑھ کر گھوڑا
دیکھو ٹک چو پھر کہ بیٹھے ہیں تمہارے ود اد خواہ
ذرا چاروں طرف
گر کریں گے عدل یک ساعت تمیں بر حکم شرع
تم
بے حساب ارزانی ہووے گا تمن کوں بخت و جاہ
تم
سب معانی کے گناہاں بخش اپنے لطف سوں
سے
تیرے در بن مدعا کا در نہیں اے بادشاد
کے بغیر
(ق)

مدح حضرت بی بی فاطمہؑ

(۱)

ازل تھے بی بی فاطمہ بھاگ ساجے ۱۲۰ کہ جلوے دمامے عرش میانے باجے
سے (ڈنکے) میں بجے

سُہاگاں کا گل سر ازل تھے بندے ہیں کہ داوُنی کا پھندنا او باہاں پہ ساجے
گلسر سے باندھے ان بازوؤں پر

بی بی فاطمہؓ نائیں اسمان منجے کہ ناداں گگن کے تو لکھ سال گاجے
کے لئے آواز لاکھ

اُچائے عرش جو کی بی بی کے نائیں کہ حضرت بی بیؓ ہیں بیبیاں سیس تاجے
اُٹھائے لئے بیبیوں کے سرتاج

بی بیؓ ناؤں پر سب ہی قربان ہیں جگت کے شہاں ہیں توں کر راج راجے
کے نام عالم بادشاہوں اے راجہ

بی بیؓ فاطمہؓ عرش کے تاج ہیں اُنن نور تھے حور جنت کی لاجے
اُن کے سے شرمائے

قطب شہ نبیؐ داس نن پن تھے ہے
کا غلام بچپن سے

نوا و ناؤں کے دھاک تھے وَیرے بھاجے
اس نام رعب سے دشمن بھاگے

(۲)

گرد گھر بند سب گھرے گھر کرتے انند میزبانی
فاطمہ بی بی دیئے تشریف مج جم جم تہانی

خلعت مجھے

بخت انوں کے ہیں بڑے الحمد للہ شکر کر
چاک نا ہوئے تیوں اسپند کرے ہند ثنانی

ان — نہ — اس لئے

قدرتی پھولاں کا سہرا باندے ہیں تج سیس پر
دیکھ بالیاں ہات جوڑے نیں ہیں اپھل بوثنانی

اوپر — باندھے تیرے سر پر — دیکھکر ہاتھ کہ نہیں یہ پھول

چاند سورج کے حمائل قرص ہتے ہیں نورانی
۱۳۰ مادے منڈپ جوت تاریاں سوں ہے سچلا آسمانی

تاروں سے سجا

عاشقاں مل عاشقی سوں سب نوے غمزے دکھاویں
ساقیاں پھراؤ تم مجلس منے مے ارغوانی

سے نئے — ہیں — میں

پاتراں نو ناؤ کے غمزے دکھاویں گھنگرو میں
تال دھماری گاؤ نا مندے دھکاری شادمانی

طوائف

بادشاہاں کرتے ہیں اپ مال اُبر جگ میں بڑائی

اپنے — پر

منج محمد[۴] نانوں تھے ہے تاج و دولت خسروانی

مجھے — کے نام سے

شاعر کا مذہب

دو جگ منے منج کوں اہے کرتار معاذ
میں مجھے ہے خالق

بندا ہوں اُسی کا وہی ہر ٹھار معاذ
جگہ

امت ہوں محمدؐ کا کروں شکر خدا

تو ہے منجے جسم احمد مختار معاذ
اسلئے مجھے ہمیشہ

پایا ہوں تلک کوٹ اُنن پیار تھے میں
قلعہ ان کے سے

منج کوں ہے سدا حیدرؑ کرار معاذ
میرے لیے

پنجتنؑ کا منجے داس کیا پیار تھے حق
مجھے غلام سے

پنجتنؑ ہیں ازل تھے منجے ہر بار معاذ
سے میرے لئے

اللہ محمدؐ علیؑ ہور بارہ امام
اور

یو سب آہیں قطبا کے سو آپار معاذ
یہ ہیں ادپر

(۲)

محمدؐ دین قایم ہے ہندو بھاراں بھگاوو تم
سیاہی کفر کی بھانو اُجالا جگ مگاؤو تم

اجالے دین ہیں فوجاں جو آویں داٹ کر غم کی
(حملہ کر کے)
تو حیلہ کی کٹاریاں سوں ہیا ان کا چراؤو تم
(چیر دو)

۱۴۰

پیئے جے ساقی کوثر کے ہت تھے جام کوثر کا
(جو — ہاتھ سے — دل — سے)
سدا حضرت کیسرا بر مال شاہاں میں گواؤو تم

کھلے ہیں بخت دروازے نبیؐ کے داس پن تھے منج
(غلامی سے میرے لئے)
محبّاں دوستاں سارے طبل نصرت بجاؤو تم

محمدؐ کی غلامی مج اہے سب دیس ارزانی
(مجھے ہے — دن)
گھرے گھر پاتراں نٹوے انندان سوں نچاوو تم
(طوائف — خوشی سے)

عید میلاد نبی

فرشتے سرگ ساتو کوں ستاریاں سوں سنوارے ہیں

جنت ساتوں ستاروں سے سنوارے

شہ دنیا و دیں کے تئیں عرش کرسی سنگارے ہیں

لئے

مگر مولود ہے شہ کا عرش اوپر طبل کاجے

شاید

مراداں پاؤنے سارے جگت ہاتاں پسارے ہیں

پانے کے لئے ہاتھ پھیلائے

خوشیاں تھے جگ سمانے نیں سو اپنے پیرہن ہیانے

سے نہیں میسا

ترہ جگ آپنا تن من شہنشہ پر نثارے ہیں

تین نثار کیے

محمد قطب شہ غازی کرے مولود بہو چھند سوں

سے بہت

تو اس کی عمر و دولت تیں دعا صف صف ٹھاڑے ہیں

کھڑے ہو

کے لئے

ملک ہور جن نسب کرتے دعا شہ کا صدق سیتے

اور سے

دنیا ہور دین میں ایسا سو شہ نیں کر پکارے ہیں

نہیں ہے اور

صدق .... کاری آپ اُچایا نانو دو جگ میں

بلند کیا نام

طبق نوراں کے لے حوراں سوشہ پر تھتے نثارے ہیں

ے

نبیؐ صدقے گنایا ہے تر کماں آج میزوانی

کرایا میزبانی

علیؑ صدقے سے دو جگ ہیں بلند اس کے تنارے ہیں ۱۵۰

(ج)

(۲)

دُرود لک اُس نبیؐ پر جو نرنجن رب کے پیارے ہیں

درود لاکھ

جو فیروزی مہاڑیاں نو جنن کے تیں سنگارے ہیں

(نو آسمان) جن کی خاطر

اُنن دن مولود آئے خوش خبر قدسی لیو پائے خوش

اُن کے

پھرا مولود گنائے خوش جنت آٹو سنوارے ہیں

گوائے آٹھوں

فلک سرمائی مخمل کے ملک درزیاں سوتاداں لے

شفق کی گوٹ لالہ سے منڈپ نوری .... ہیں

چندر غواص ہو آیا، گگن سمندر بھیتر دھایا
چاند آسمان سمندر میں

نبیؐ پر وارنے لیایا، ڈھلک موتیاں سو تارے ہیں
لایا

سُرج افشان گر ہو کر، نبیؐ مندہر دُواراں پر
سورج کے مکان کے دروازوں

زر افشانی کیا یکسر، سو جگ میں جھلکارے ہیں

جنت حوراں ہویاں یک دل، نبی مندہیر چوندھر مل
ہوئیں کے یہاں چاروں طرف سے جمع ہو کر

سُگند بالاں سوں اپنے کھل کہ جھاڑ آنگن نکارے ہیں
خوشبودار بالوں سے کھول کر جھاڑ کر صحن کو سنوارے ہیں

ہرے جھاڑاں جو ہارے ہو تیاں پاچے طبق لے بھر

سو بھر شبنم جواہر سو نبیؐ کے دار بھارے ہیں
دروازہ پر رکھے

جگت سب جگمگایا بھی، خوشیاں کا غل اُچایا بھی
عالم پھر اٹھایا پھر

اُجالا دین پایا بھی، تو بھاگے کفر اندھارے ہیں
پھر

سدا توں راج کر قطبا، انند کا ساج کر قطبا

نبیؐ کا کاج کر قطبا کہ تج بخشا نہارے ہیں
تقریب تجھے بخشانے والے

(ج)

(۳)

خلایق اس دنا خاطر کیا پیدا جگت سارا ۱۶۰ یقیں مانو سکل دن میں یہی دن ہے شرف دارا
دن کی عالم سب شرف رکھنے والا

اسی مولود کی خاطر سکل کا فرفتا کیتا ازل دن تھے نبیؐ کا نور کیتا عرش پر ٹھارا
سب کرتا سے کرتا مقام

تولد کی خبر سن کر طبل باجے عرش اوپر چلے نوری بہشتیاں تیں بنائے خوب جو سارا
لباس کو پہنائے چاروں طرف

صفت ونکی امت ہم تم زباں آ کہہ سکے نا جگ فلک بھیں کیے دو پار ہوئیں تو بھی ہے جو کہ دشوارا
ان کی کہہ سکے وہ عالم زمین ہوں

دیا میراں دو عالم کا اپن ہت میں حکمت سا ہیں کیا راز نہاں ظاہر ہوا حسن معمارا
اپنے ہاتھ

گنہگاراں چھڑاون ہار کا مولود اس دن ہے فقیر و شاہ سب ملکر کرو دکھ عرض یکبارا

محمد قطب تج مستک لکھے ہیں دا اس پیغمبر تو شاہاں کے ستاریاں میں تمن نور ہے سورج سارا
تیری پیشانی پر غلام تمہارا سورج کے مانند

(۴)

(ق)

حضرت نبیؐ مولودھی سر تھے نوی لیایا انند تو اس مبارک دیس تھے تر لوک سب پایا انند
پھر از سر نو نئی لایا دن سے عالم عیش

گھر گھر بدھاوا کاج ہے بھو ساج سوں دن آج کے سب جگ اپر بادل ہو کر چوندھیر تھے چھایا انند
بہت سجاوٹ سے عالم پر چاروں طرف سے عیش

خوش ہو خوشی منتی اہے ہور عیش متوالا ہوا
عشرت لگیا ات ناچنے آلاب جب گایا انند

جیسے انند منگتے انھے اس تھے آلے لاک لاک
کرتار اپنے پیار تھے ہمناں کوں دکھلایا انند ۱۷۰

جھاڑاں چمن کے آج مست جھولیاں سو جھلتے ہور
لالے کے پیالے بھر مگر مدبا و پیلایا انند

مقصود کے غنچے مرے مولود تھے پھل پھل ہوئے
امید کی برسانت کا جھڑ پر سو جھولایا انند

قسمت کرنہارا اپن جس دیس تھے قسمت کیا
اس دیس تھے اے قطب شہ تقسیم تج آیا انند

(۵)

نبیؐ مولود خوشیاں تھے ہوی دل کی بہاراں خوش
عشق خوشیاں و شادی تھے ہوے ہیں روزگاراں خوش

مبارک منج اچھو اے عید ہور مولودِ پیغمبرؐ
ملے ہیں قطب سوں بارہ اماماں ہور نگاراں خوش

کریں عیداں خوشیاں عشرت ولے اس عید سم ناویں
علیؑ مستی کے جولاں تھے ہوئے ہیں شہسواراں خوش

عشق کی سرفرازی اُس کے گیسوئیں تھے پنچا ہے

سے

تو اس کے ہاتھ تھے اُپجے محبت کے نگاراں خوش

سے نکلے

تجے .... چاند کہوں یا کیا کہوں تج کوں

تجھ

ہمن دل تخت پر بیٹھا ہے نت نت روزگاراں خوش

ہمارے کے

جو کوئی تج یاد عشقاں سوں رکھے سر سجدہ یک چت سوں

تیری دل سے

اُسے دو نوں جگت میانے سراہے افتخاراں خوش

میں

عشق کی آرسی اوپر غباراں کد نکو یارب

کبھی نہوں

۱۸۰

اوسی کی آرزو تھے دام میں ہیں گلعذاراں خوش

سے

عشق مولود میں پیالے دیو شرطاں سوں بھر بھر کر

سے

پلا منج یاد کی مستی نہیں ہے منج خماراں خوش

مجھے مجھے

ملے ہیں خوب عیدئ ہور خوب بازہ ہور خوب پیرت منج

اور محبت مجھ

ہمن میانے ان میانے پرت کی ہے لہاراں خوش

ہم میں ان میں محبت لہراں

خدا کا چھانوں ہے منج پر تو منج ہے فر یزدانی
سایہ مجھ مجھ
نبیؐ صدقے قطبؔ انگے رکھیں سر کامگاراں خوش
کے آگے (ج)

(۶)

گناۓ نبیؐ کے جو مولود انداں
گوائے خوشی سے
ہمسایوں محمد قطب شہ ترکماں

سنوارے جگت سب جنت جوں جرت سوں
جنت کی طرح سے
نگارے سو بازار قصراں محلاں

سنگار آویں حوراں نمن ہر طرف تھے
(سرکے) حوروں کی طرح سے
مرصع میں ڈب سر تھے پگ نوری ناراں
ڈوب سر سے پاؤں تک

منڈپ تل ہوا کے سو ہاوے تھے آویں
شامیانہ کے نیچے سے
پرم مدپی لک چھند سوں شاہ پریاں
محبت کی شراب لاکھ سے

سودھن جو بناں رت کپچن کراں جوں
نازنین کے (گڑھ) کی طرح
سو چک ویسی کچ دیکھ ہو دیں جگت کیے جیراں
ذرا پستان دیکھ کر

سو ہنس کوئلاں جیو کریں تحفہ اپنے
دل
سو ہنس مکھ ہنسلیاں کے دیکھ چھند بنداں
غمزہ و ناز

تخت پر جو شہ بیس رائے جگت سب ۱۹۰
بیٹھ کر
دیکھت چتر سر مائی شہ کا جوں آسماں
دیکھ کر مثل

دھریں سب نذکی وقت میں شہ کوں سر ہیں
زمین پر
ہرے لال برداں کے ہر یک ملوکاں

جب آشہ ملوکاں سوں مجلس بھرا دیں ۔۔۔ کھڑے ہوئیں ڈو رست جوڑ ہت ہندو راجا ل

بادشاہوں سے ۔۔۔ دونوں طرف ۔۔۔ ہاتھ

بدخشی لعل حوض خالے میں بھر مد ۔۔۔ اُجت جُوت جُوں جام و شیشے بھی رخشاں ل

عجب نہیں جو مے نا نوس کر دھلے کھم ۔۔۔ لے پیالے اوپی پیالے مے پیتے مستاں ل

کا نام ۔۔۔ بہت

دیکھن شہ بزم کی تماشا رواں ہو ۔۔۔ ملک لک لک افلاک تھے آویں شاداں ل

دیکھنے کیلئے ۔۔۔ لاکھ لاکھ

دیکھت شہ کی عشرت دعا گر کویں تب ۔۔۔ گمو رات دن قطب شہ نت انندا ل

دیکھکر ۔۔۔ کہویں ۔۔۔ بسر کرد ۔۔۔ ہمیشہ ۔۔۔ چین سے

نبیؐ کے دبا تھے قیامت تلگ تم ۔۔۔ گنا وو نبیؐ کے سو مولود لاکھاں ل

کرم سے ۔۔۔ گواؤ ۔۔۔ لاکھوں

(ج)

عید بعثت نبیؐ

(۱)

خوشیاں کرو موالیاں مبعث رسول آیا
بہو دھا انند سوراں عیشاں سنگات لیایا
بہت طرح سے خوشی کا آفتاب ساتھ لایا

ادل برات روزی روز یدا ہے ، فیروز
اس بعد عید قربان جس تھی دو جگ اکھایا
ی عید سے عالم

شاہاں ہیں رتبہ عالی قطبِ شہے ہو والی ... ۲۰۰
مبعث رسول اعالی چھند بند سوں گنایا
گوایا

اُس شاہ کی سو دراں دنیا و دیں کوں رجھا
خوانِ خلیلی احساں اپ عہد میں کھایا
اپنے

اللہ رضا سوں جگ میں سو ہیں تو انند اں
غم کا نشاں کہیں کوئی جیتا ڈھونڈیا نہ پایا
جیتنا ڈھونڈا

مبعوث کی خوشیاں تھے حوراں کئے جو خوشیاں
جنت کی خوشبویاں تھے دو جگ مگ مگایا
مبعث کی عیش سے مگمگایا دہک اٹھا

صدقے نبی نر کماں جم راج کر توں عیشاں
شاہ علی نبی تھے منگ تج شہی دلایا
سے ہمیشہ عیش کیا کر سے مانگ کر تجھے شاہی

(۲)

آیا ہے وقت سر تے مبعوثِ مصطفےٰ کا
پایا ہے نور ادک بھی عالم سکل خدا کا
پھر سے زیادہ سب

چھایا ہے حق کی رحمت کے چھاؤں دو جہاں میں
بھایا ہی دو جہاں کوں سو چھانو حق عطا کا
کی چھائی

لیائے ہی وحی جبرئیل حق کے حبیب کوں تب
کے پاس
اقرا کہ توں ہے خاتم سالم سو انبیا کا
جملہ

پیغمبری تخت پر بیسے ہیں جب پیمبر
بیٹھے
تب پگ لگے نو انبراس شمس و الضحیٰ کا
قدم آسمان

عالم ہوا ہے خرّم فردوس باغ کی سم
برابر
من جیو سدا ہے بے غم اب شاہ ہور گدا کا
دل روح اور

انبر ہوا منور درپن نمن ہوا دھر ۲۱۰
آسمان آئینہ کے مانند زمانہ
ہوے سور چند کے سر بر تار ہر اک سما کا
سورج چاند

قطبا بندا ہے تیرا دو جگ میں یا محمدؐ
بندہ
دایم نظر رکھ اُس پر اپنا ادک دیا کا
زیادہ کرم

(ج)

(۳)

مصطفےٰ امبعث خوشیاں کے عید کا ہے دیس آج
دن

صدقے حضرت شیعہ کرتے ہیں گھرے گھر عیش کاج
کے

حق رضا سیتی خبر لے آئیا ہے جبرئیل
کی سے آیا

سب نبیاں کے میانے دیئے ہیں تمن ہیں آج راج
درمیان تمہیں

عرش پایا ہے تمن پنج گوھراں تھے روشنی
تمہارے سے

نیں فرشتیاں کوں رضا صلوات بھیجیں تمنے باج
کو اجازت کہ تمہارے علاوہ

پیار سوں حضرت کہے "بیٹھو اخی" کر جبرئیل
سے کہہ کر

تب کہے "خدمت تمن کرنے تھے پاؤں گا رواج"
تمہاری سے

مسجداں کوں باند کر، بت خانہ کے سب بت تڑا
کو بنا کر توڑ کر

مصطفےٰ ہور مرتضےٰ کے بانگ تھے پایا دیں رواج
اور اذاں سے

جبرئیل لے آئے سو اپ دوستاں کو کئے خبر
کہے اپنے

جے قبولے نور پائے، نا قبولاں مکھ سو واج
جو

دن ازل تھے مرتضےٰ کو کیتے ہیں نائب تمن
روزِ ازل سے کرتے تمہارے

ذوالفقار اب کافراں کو مار کر لیو و خراج
سے

نا سکے جبرئیل کچ کہنے تمارے وصف کوں
نہ کچھ تمہارے کو

بندہ خدمت میں چوک گیا کر سب بندیاں میں پکڑیا لاج
چوک گیا (بھول گیا) بندوں شرمندہ ہوا

دو جہاں میں حق حبیب اپنا تمن تیں مانیا
تم کو مانا

قطب شہ مسکین کو دو ہست پکڑ شاہاں میں تاج
ہاتھ پکڑ کر

(ج)

(۴)

نبی مبعوث بھی آکر کیا ہے سب جہاں روشن

پھر

ہوا اس دن کے نوراں تھے مکاں ہور لامکاں روشن

سے اور

عجب دن ہور گھڑی ہے اے نہیں ہی کوئی دن اس سم

اور یہ کے برابر

کہ اس دن تھے گگن پر سور مکھ ہے ہر زماں روشن

کی وجہ سے آسمان سورج کا چہرہ

ہوا ہے آشکارا دین و ایماں آج کے دن تھے

سے

کیا ہے فیض اس دن کا سکل امت کا جاں روشن

سب

نبیؐ کے نور تھے روشن ہوئے ہیں عرش ہور کرسی

سے اور

انن نوراں تھے ہیں چند، سور، تارے آسماں روشن

ان کے سے چاند سورج

ہمارے ہیں نبیؐ سرتاج سارے انبیا کے تو

تب

نین اس نور تھے کیتے ہیں سب پیغمبراں روشن

آنکھیں سے کرتے

نبیؐ مبعث جو کوئی کیتا ہے یک چت ہور یک دل سوں

کرتا (مناتا) یکسوئی اور سے

سو اُس کے دل اوپر ہوتا ہے طٰہٰ کا بیاں روشن

نبیؐ صدقے کہیا ہے قطب مبعث کا غزل رنگیں

کہا

کہ اُس کی تازگی ہور روشنی تھے ہے جہاں روشن

اور سے (ج)

(۵)

کہے خوش خبر خوشی سوں اچھی کھول اَدھر خوشی کے

سے ہونٹ

کہ ہے مبعث آج دن کرنے کے دد اچھّر خوشی کے

حرف

سبھیں انبیاں میں تم سر اہے تاج سروری کر

سب ہی تمہاری تعریف کئے پہنا کر

خوشی سات آملایک تانے سر چھتر خوشی کے

کے ساتھ پکڑ

جو خبر خوشی کی پرگٹ ہوئی جب تھے وو جگت تو

سے ظاہر ۲۳۰

ملک، اچھریاں، بشر دل بسے دل نگر خوشی کے

پریاں

کریں شوق انند دو جگ خوشی عیش عشرتاں سوں
عیش عالم
نبیؐ کے محبت نگر میں بند کر سو گھر خوشی کے
بناکر
بلی جائے کر دیکھائیں عنبر میں بلا دھو ویں گے

چھند بند سوں بھید اچنبے کر سائت انبر خوشی کے
آسمان
جب یہ خوشی کنایا حضرت رسولؐ کی یں
کرایا
پھر تیاں سو واں سکیاں جو لہے لک قمر خوشی کے
پھرتی ہیں
بھو شوق سیتی آکر رٹ دشٹ تن یک اوپر
بہت سے ڈال نظر
روشن کئے خوشی سوں قطبا نصر خوشی کے
سے

(ج)

شبِ معراج

شاہ مرداں و محمدؐ ہیں ہمارے سرتاج

خدا یا تاں حبیب اپنے سوں کیا شب معراج

چاند ہور سور اُنن نور تھے پیدا ہوئے
اور سورج انکے سے

دین ہور دنیا انن اسلام تھے پایا رواج
اور انکے سے

قدرت حق دیکھو اُن ہیں و سبھی نپجو نگت
(۶)

خدا اُن دونوں کوں دیتا ہے دو عالم کا راج

یک کرامت اِنو کا نیں کسی پیغمبر میں
ان نہیں

سب نبیاں میانے ہمارے ہی نبی سہتے سراج
نبیوں میں زیب دیتے

سدا باراں اماماں میرے نگہ دارا ہیں
ہیں

ہوا ہوں اُن کی غلامی تھے قطب راج دھراج
سے شاہنشاہ (ج)

عہدِ سوری

سب ہی عیداں میں اُتم عید سوائے عید سوری ہے
بڑھکر
نبیؐ صحت جو پائے عید میں او عید پوری ہے ۲۴۰
وہ

ملایک دور فرماتے، حوراں غلماں منگل گاتے
خوشی کیتے ہیں ساتو آسما جب تے جو نوری ہے
کرتے ساتوں سے

اے دن کا بھید اُن بوجھے گا جس کا دل اہے روشن
اس وہ سمجھے ہے
کہ اس دن کی خوشی ہور عیش میں لذت حضوری ہے
اور

نبیؐ ہور مرتضیٰؑ کے نور تھے پایا چند اجھمکن
اور ہے روشنی
تو اُس کوں سب تاریاں میں کلا چودہ سنبوری ہے

بہوت آنند ہور عشرت خوشیاں تر لوک دو جگ کیاں
بہت چین اور مخلوق عالم کی
اہیں اس عید کے جوتی منے جھلکار طوری ہے
جھلک میں

سہیلیاں سب اپس سنگار کر ہو رہار سہنتیاں یو
خود یا آپس ہیں اور زیب دیتی اصطلاح

بہوت سرخاں ملے یک ٹھار اُن کا رنگ نوری ہے

محمد مصطفےٰ صدقے محمد قطب شہ ساجن
بہت

کہ گھر میں نت محمد کی سو جنتیاں کا سروری ہے
(ج)

(۳)

عید سوری سرس ہور دل سنگار آیاں سکیاں بھی

سنتوس اد ک اس عید تھے پھر پایاں سکیاں بھی
پھر سے

جوبن پوریاں سینے کے طبق اُنے میں بھر
کی سونے

موتیاں جالیاں سرپوش سوں ڈھانپ لیایاں سکیاں بھی
موتیوں کی جالی کے سرپوش ڈھانپ کر لائی ہیں پھر

رُت جوانی میں آپی کہ مدن پیالے مستاں ہو
موسم

چک پھند سوں جگت جیو کوں اُلجھایاں سکیاں بھی
عالم کے دل کو پھر

موتیاں نور تن ہار سوں پھل ساک کلی کھال

۲۵۰ سے

اپ روپ چندر سور تھے جھلکایاں سکیاں بھی
اپنے چاند سورج سے پھر

صدقے نبیؐ کے قطب کے چھنداں کے بچن سن

لک دھات سوں ہر تل میں سو پھل آیاں سکیاں بھی
لاکھ طرح سے لمحہ پھر

(۳)

نبیؐ کی عید سوری آ مندر مج سور سوراں کے
مکان میرے آفتاب آفتابال

دیکھائے عیش کے کھن پر سماں سورج تھے نوراں کے
آسمان سے

بھریں چھندوں سوں رَین دن نیلویں ہیر کنکالاں میں
عشوہ دل سے رات

سمو کر سور نینہ چند نہ حمالے من سروراں کے
عشق چاند

سو طاسک سور کا لیکر چلیاں چندر مکھیاں لٹکنت
سورج چلی مہ آفاق ناز سے

زمیں پر دیکھ حیراں ہو گئن جیو ملکے حوراں کے

محمدؐ مصطفےٰ بیٹھے شفا پا پنجتن سوں خوش

صفا کے تخت پر لیایا امیں خلعت حضوراں کے

لایا

سلاماں سات لکھ لیایا خضر ہینے محمدؐ تیں

لایا کیلئے

دنیا میں رو سلامت کر ذکر لایا شکوراں کے

رہو

محمدؐ کی جیتا نیکی کئے خوشیاں محمدؐ جب

قلی قطب شاہ

فلک سن دھرت پر تارے اتارے کاتے سوراں کے

زمین

طنبور کے مشتری جوزا کے ونڈے سنبلاں کوں لا

تو زہرہ چنگ لے ناچیں سو جھن جھن پر طنبوراں کے

ملک ہور مطبخی پوریاں تلیا چند سور کے چھند سوں

تلا

انندوں آشفق شعلے تلے دے کھن تنوراں کے

آسمان

محمدؐ صدقے قطبا کی غزل سوری کی پوری سن

سکیاں متاں ہویاں یوں جوں شراباں پی غیوراں کے

(۴)

عید سوری انند لیایا ہے — جگت اب نور سوں نہایا ہے

لایا — پہنایا

نیہہ پون سیتی عیش کی کلیاں — دل کے چمناں منے کھلایا ہے

ہوائے عشق سے — میں

مدبرت کا سکیاں رنگیلیاں کوں — عید ساقی ہو کر پلایا ہے

شراب عشق

شہ کی مجلس میں مطبخی ہو فلک — رنگ رنگ سینی خواں رچایا ہے

سے

نیر ہیو لے پیالے بھر بھر کر — شیعیاں کوں خضر پلایا ہے

پانی پینے کے لئے

زہرہ اُس عید کی امنگاں سوں — شہ کے گُن آسماں پہ گایا ہے

حق نبی صدقے قطب شہ کوں سدا — عید تھے عیش اُدگلایا ہے

سے — زیادہ

(۵)

خوشیاں سوں آج جاں تاں سب جہاں معمور دستا ہے

سے — جہاں تہاں — نظر آتا

نبی کی عید سوری کی کلا میں نور دِستا ہے

گھرے گھر آج دن کا جاں پہ کا جاں ہووتے ہیں خوش

کہ یو دن سب دناں میانے ادکہ منصور دستا ہے
ہیں زیادہ نظر آتا ہے

ہزاراں شکر ہے جو آج دن پنجتن کے صدقے تھے
سے

ہر یک مومن کے من کے میانے ہستا سور دستا ہے ۲۷۰
دل میں سورج

انبر سُنہرے ہیں قدسی جوڑ چند رسور کیاں پوریاں
آسمان

رچے نعمت تھے قدرت کے سو چوندھر نور دستا ہے
سے چاروں طرف

شرق تھے غرب تک حوراں ملک رضوان نوری سب
سے

صفاں کر مل کے بیٹھے سو اُجالا دُور دستا ہے

جدھر دیکھے تدھر ساتو انبر، ہور ساتو دھرتی
ساتوں آسمان اور ساتوں اقلیمیں

سبھی کا آج دل بھر پور جوں سمدور دستا ہے
سمند

نبیؐ صدقے قطب جم کاج کرتا ہے کہ پنجتن کے

سکل شاہاں کا سو سر تاج ہو مشہور دستا ہے
سب

عید مولود علی
علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومناں خوشیاں کرو ہے آج دن مولود کا　　مرتضیٰ بارہ اماماں عید ہے معبود کا

مصطفےٰ ہور مرتضیٰ اس دن میں کیتے ہیں ظہور　　جن کرے یہ عید ہے وو طالعِ مسعود کا

کرتے　اور　جو　وہ

جب وو ابر رحمت اس جگ پر ہوا ہے فیض بار　　شیعیاں کے تیں اتھا وہ دن مگر بہبود کا

عالم　وہ　تئیں　تھا

جب نبوت کا علم پیدا ہوا تب بت جھڑے　　طاقِ کسریٰ تب نشاں لیتا عدم مفقود کا

اپید ہوا

فارس کے آگن بجھا جب میگ رحمت برسیا　　سرگ بن کیتا جگت کے تیں اگن نمرود کا

آگ　میگھ　برسا　جنت کا بن کرتا　عالم کو　آگ

چار دہ معصوم کے ہیں داس جیتے تھے نبی　۲۸۰　پیشوا حضرت نبی کا تھا سو تن داؤد کا

غلام

جب نبی صدقے ہوا ہے و اس قنبر کا قطب　　دو جگت میں ہیں ترکماں عاقبت محمود کا

غلام　دو عالم　(ج)

(۲)

حضرت علیؑ مولود تھے سب مومناں کا عید ہے

ہے

یاراں خوشیاں گھر گھر کرو اے دوستاں کا عید ہے

یہ

حضرت علیؑ مولود کن عِلماں منگیں بھیکاں سبھی

عالماں مانگے

سَب عِلم ہور فضل اس تو فاضلاں کا عید ہے

سارے نبیاں مولود پر ہے عزت اس مولود کوں

شیعہ منگیں اس فیض کوں تو شیعیاں کا عید ہے

حضرت تولد تھے شرف پایا ہے کعبہ جگ منے

سے میں

سجدا کرو دل سیں سوں لے طاہراں کا عید ہے

اور سر سے یہ

منکر جو کوئی ہوتا ہے اس عید کے مولود تھے

سے

جنت میں نیں ہے ٹھاوں اُس آ طالباں کا عید ہے

نہیں جگہ یہ

نوروز ہور سورج شرف پادیں حمل کے برج میں

اور

گاین ہیں زُہرہ مشتری کی صالحاں کا عید ہے

صدقے مولود کے نیَن میں حب دیا ہے منج خدا

مجھے

حضرت محباں میں سدا قطب زماں کا عید ہے

کے

(۳)

موالیاں شیعیاں خوش ہو یہ دن سب جن ہے حیدر کا
پیدائش
کہ وہ حیدرؑ ہوا جس کوں خداؑ وارث پیمبر کا

علیؑ مولود دن جھلکار جگ میں جب ہوا پرگٹ
کے کا ظاہر
۲۹۰ تو اس جھلکار تھے چھپیا جھلک خورشید خاور کا
سے چھپ گیا

علیؑ جس دن تھے سرجے ہیں سو اس دن تھے طراوت پا
سے پیدا ہوئے سے
ہوا گلشن اِدک تازہ سراسر چرخ اخضر کا
زیادہ

چھڑاونہار دو جگ کے اہیں سچ مرتضیٰؑ میرے
چھڑانے والے ہیں
اُن کا ورد جس دل میں سو کیا ڈر اس کوں محشر کا
ان

علیؑ جس رات گئے معراج ملکر مصطفیٰؐ سیتے
کے ساتھ
تو اُن پگ تل کیا روح الامیں فرش آپ شہپر کا
ان کے زیرِ قدم اپنے

نبیؐ ہور آل کے صدقے علیؓ کا داس ہے قطبا
اور

تو جگ میں پائیا تنیا سو جم خاقاں سکندر کا
غلام
پایا ہوتی
(ج)

(۴)

سینی اماماں مولود آیا ——— دو جگ کے من کوں اے مولود بھایا
سے دل کو یہ

بدھاوے پر بدھاوے لائے خوشیاں ——— سرج چند شمع سوں مجلس سُہایا
سورج چاند کی شمع سے کو زیب دیا

سنوارے پھل نہالاں رنگ رنگاں ——— مگر ویکنٹھ بن پھل بار آیا
پھول رنگا رنگ جنت پھول

صدر مندر سنگارے جڑت سیتے ——— سو نرمل گوھراں سوں جگجگایا
جڑاو سے صاف

سہیلیاں سب سنگاریاں سات ہور نو ——— سجن کے من کو وہ سنگار بھایا
اور وہ

سبھا آئین بندی سوں سنوارِیا ۳۰۰ ——— (کرم خوردہ) ———
سنوارا

نبی کا داس ہے یک چت سوں قطبا

(ج)

(۵)

دمیا صبح صادق تمن روئے فرخ　　خوشی کے درودان بھیجو سوئے فرخ

چمکا　تمہارا

تولد ہوئے آج کے دن امام　　دیے جیوں نوا چند ابروئے فرخ

چمکے　مثل　نئے چاند کے

ہیں اپ دین چھوڑ پکڑیا اس دین کا مارگ　　پنیا تے اچھوں ہو کوں ہندوئے فرخ

اپنا　چھوڑ کر پکڑا　راستہ　　اب تک　مجھ

کھولے عنبریں بال جب کرنے کنگھی　　کہ صلوات بھیجو او گیسوئے فرخ

اس

ہوا سحر باطل سبھی ساحراں کا　　فسوں پڑتے ہیں نین جادوئے فرخ

پڑھتے　آنکھیں

نہ آوے اثر ہم کوں تج مے نے ساقی　　چڑی مست ہم سر میں او بوئے فرخ

تیری　سے　　چڑھی　ہمارے　وہ

ہمن میل باندھے تمن میل سیتی　　اسی تھے ہمن میل ہے سوئے فرخ

ہم　تمہارے　　اسی لیے　ہمارا میلان

نہیں لیتے ہیں مشک تاتار کوئی　　کہ آتا اہے باس اس موئے فرخ

رقیباں بڑائی تمن تم اچھونت

تمہاری تمھیں تک ہے ہمیشہ　　۳۱۰

دیا خوش معانی کے تئیں خوئے فرخ

(ق)

(۶)

مولود علیؑ آوے فلک پر تھے ملک سوں
سے
تو آکہ نورانی کرے جگ اپنے جھلک سوں
آکے عالم کو

پیالا ہے چندر پھولاں ستارے ہیں ازل کے
چاند
پھرتے ہیں ملک ہات لے طبقاں کے فلک سوں
ہاتھ میں

لے ناؤں علیؑ کا کرے مولود قطب شہ
نام
خشیاں و انداں کرے یک لک و دو لک سوں
خوشی عیش لاکھ دو لاکھ

جم جے توں قطب شہ کی تجھے شاہ مدد ہے
نت تجھے
لک ملک سکے لینے اشارت کے ملک سوں
لاکھ

تج دھاک کا پروا ہے یو دشمن کے انکھیاں کے
تیرے رعب دشمن
جو بھیری کوں جم راکھنے سرکاری فلک سوں
رکھے

مشرق تھے جو مغرب لگوں سلطانی ہے شہ کی
سے تک
کہتا ہے سگن سانچ جو سُن جو سے پیپک سوں
سچے

قطبا کی جو بخشش کا کریں سم گننے سن کر
برابر گننے
کاں ہو سکے سم ڈھنگری سو خارا و ملک سوں
کہاں مقابل (ج)

(۷)

مرتضیٰ مولود آیا ہے بہت نوراں سینی
کے ساتھ
جبرئیل نے وارنے طبقاں لیائے حوراں سینی
نثار کرنے لائے کے ساتھ

کعبہ میں ہوئے تولد مرتضیٰ شیرِ خدا
کوئی نبی ناپایا اے حرمت اپنے جاواں سینی
یہ اپنے

مصطفےٰ آئے علیؑ کوں دیکھنے کہے فاطمہ ۳۲۰ ہنجہ گستاخی سوں ٹھٹتے ہیں بہت ناداں سیتی
سے ڈالتے

تب کہے حضرت نکریں منج سوں ایسے کام کد گر کریں گے تو کریں گے کفر کے شاہاں سیتی
نہ کر سکیں مجھ سے کبھی

دین قوت پائیا ان کے تولد تھے نگٹ منج کوں کیا ڈر ہے کہو کفار کے کالاں سیتی
سے مجھے سے

ان کے نوراں تھے ہی میرے نین میانے روشنی شہ کے بندیاں میں رہیا ہوں بندہ ہوں قرباں سیتی
سے آنکھ میں بندوں رہا

کافراں کا سب غروری بھاگتا اس عہد میں مہربانی مل کنا و دوستاں خوشیاں سیتی
کرو

شاعراں بیچارے تیرا وصف کہنے کاں سکیں میں بندا عاجز ہوں تم دارو کرو درماں سیتی
کہاں

قطب شہ ہے تج غلاماں میں غلام کمترین دیو میرا ہت پکڑ جلو اسکل شاہاں سیتی
تیرے ہاتھ سب (ق)

(۸)

عرش حق کا لگیا جھلکن ادک مولود حیدرؑ تھے
لگا جھلکنے زیادہ

گگن ہور دھرت پائے ہیں جھلک ات سور چندر تھے
آسماں اور زمین زیادہ سورج چاند سے

جگت جنت تھے خوش آیا ہے نعمت آج قدرت سوں
دنیا سے

لگیا ہے نور کا برسن برسنے ساتوں انبر تھے
لگا بارش آسماں سے

ملک سا تو فلک تھے آج آئے طواف کرنے نبیں
سے کے لئے

جو حق کا نور اتر آیا ہے کعبے میں عرش پر تھے
سے

تجلی موماں کے سو دلاں اس دن تھے یوں پائے
سے

۳۲۰

کہ پاوے صبح صادق روشنی جوں سور انور تھے
جس طرح سورج سے

سکل نبیاں سوں باطن تھے علیؑ بن مصطفےٰ سوں حق
سب سے

کیا ظاہر جو دو جگ تائیں نپٹ ان دو نور رہبر تھے
کے لیے

علیؑ بن کن نبیؐ کا جانشیں ہے جو علے کوں حق

نبیؐ کا جانشیں کر پیار سوں بھیجا اپس گھر تھے
اپنے سے

ہزاراں رحمت ہے تج پر جو حیدر کا دھرا یا دامن
تجھ

قطب شہ دو نو جگ ہیں سروری ہے تج و سرور تھے
تجھے اس (ج)

(۹)

مولود خوشیاں آئیاں، مولود کی خوشیاں کرو
آئی ہیں

خوشیاں کے ناداں باجتے اس کوں منجے مہماں کرو
آواز بجتے میرے پاس

چوندھیر گرچے سب خوشیاں ہور باس ہے ملہار کا
چاروں طرف اور

رنگاں میں رنگ باکر کینے رنگاں ستی ناداں کرو

جھمکے گلالی گال میں او مسہ نویلا چھند کا
وہ

منج دل کے تئیں اس دل اپر سب مل کے اب قرباں کرو
میرے

اس نور کے او نار کو میں رات دن سیوا کروں

نبیؐ و علیؓ دولت ستی دم دم سبھی ایماں کرو
سے

ناگی نمازاں ناد اب سب نار کو بسرائیا

او ناد بھر یا کن منے دشمن اپر بھاراں کرو
وہ آواز کان میں

اب نال منڈل عیش سوں مولود کا گرجا و تم
سے

سا تو سُراں کے ناد سوں داؤد کا الحاں کرو
ساتوں

صدقے نبیؐ کے قطب شہ جم جم کرو مولود تم

۳۴۰ حیدرؑ کی برکت تھے سدا سب جگ ابر فرماں کرو
سے

(ق)

———— (؎) ————

غزل عید

مَوالیاں سب کرو خوشیاں کہ آیا دن خلافت کا

خلافت دے رسُولؐ آپی بیاں کیتے شرافت کا
آپ ہی کرتے

سنوارے سب ملایک اونٹ زیناں سوں منبر انبر
کی سیڑھی سے اسمان

دیئے ہیں داد پیغمبرؐ منبر پر چیڑ فصاحت کا
چڑھ کر

کہے من کُنت مولا مرتضیٰؑ کوں شاہ دوجگ کے

بیاں کیتے فصاحت سات رتبا سب بلاغت کا
کرتے کے ساتھ رتبہ

کنائے ہیں ملک منگل عرش پر کاچتے منڈل
کرائے یا گوائے

غدیرِ خُم ہے یہ دن، مگر شاہِ ولایت کا

جہاں لگ ہے جگت سب عید کرتے اس شہِ دیں کا
تک

کیا افضل سو شہ تب سب میں دے فیض عنایت کا

نبیؐ کوں حق کہیا یادِ علیؑ نادِ علیؑ سوں کر
کہیا سے

علیؑ مظہر امو لک ہے رتن میری سو قدرت کا

نبیؐ صدقے علیؑ کا منقبت قطبِ زماں کہیا
بے بہا کہا

کہ ہے دنیا و دیں میں اے نشاں منجکوں سعادت کا
یہ میرے لئے (ج)

(۲)

پیمیاں کا عید پھر کر آییا خم غدیر
آیا
دو جہاں سب روشنی پایا ہوا اس عید کبیر

ایہ قرآں نازل جیوں ہوا حضرت کے تئیں
جس طرح
مرتضیٰ ہیں پس دو جگ میں جیوں محمد بے نظیر
مثل

انبیا ہور اولیا میں حق کیا تمنا بڑا
اور تم کو
۲۵۰ سچ تمیں داماد پیغمبر ہیں غلام الخیر

مصطفیٰ کے امر پر سر بھیں دھرنا یہ آیا چندا
زمین پر دھرنے چاند
تم ہی
مرتضیٰ فرماں سو پھر کر آییا جہر منیر
آیا

دین و دنیا دونی ہیں حضرت تمے قایم تا ابد
سے
دو جہاں کی حکمتاں ہیں ہے تمی روشن ضمیر

کلِ عالم سب تمن خدمت کو باندھے ہیں کمر
تمہارے
تم ہی
منج بندے بیچارہ کوں باندھو کمر ہو دستگیر
مجھ

ازازل تجھے ہے غلام مصطفےٰ اقطب زماں   منج غلام کمترین کوں دست پکڑ دیا امیرؑ

(ق)

(۳)

عید آیا انند سوں یاراں مبارکی کا   خوشیاں سوں دوستاں کوں غم سب خوار جی کا

پھل بھاگ سب پھلے ہیں دند سو دیکھ جلے   کلیاں انند کھلے ہیں ہے رت یوں سکی کا

شادیاں سکل کلاؤ خوشبوی کدم کلاؤ   چودہیر عود جلاؤ دھد کار برمکی کا

پیالا ادھر چکا نا ساجن وقت پلانا   لالن کوں سیج لیانا ہے وقت خوشفکی کا

ٹیلا سو تج پیشانی ات بھاگ کی نشانی   کن موتی ہے نورانی زہرا و مشتری کا

بالی تو چھند بھری ہے یا حور یا پری ہے   بھو روپ سندری ہے دھرتی ہے حسن نیکا   ۲۶۰

صدقے نبی ملاوے تل تل قطب رجھاوے   ات چھند بندی سہاوے ساریاں میں اس پری کا

(ج)

(۴)

سب کرو مل کر مبارکبادئی عید غدیر

اس خوشی انگے سبھی خوشیاں دسیں دایم صغیر

مُومناں کوں شادی ہور خوشیاں کا آتا ہے خبر
تو خوشی کے بحر کوں پھر آئیا........ کبیر

میزبانی عید کا جگ میں کناو عیش سوں
سے
مطرباں لاکر گواؤ راگ ہور لاؤ عبیرؔ
اور
بھائی پن کے صیغے پڑتے موماناں اس عید میں
تو لکھے سُنّے کے پانی سوں عطارد خوش دبیر

ساری عیداں کا خوشی سنپور ہے اس عید تھے
سے
تو اسی عیداں میں دستا ہے بڑائی بے نظیر
نظر آتا
موماناں اس عید تھے پائے ہیں جنت کا پون
سے ہوا
جن شرف اس عید کا پایا سو او ہے جگ میں بیر
باجتے اس عید کے طبلاں سُرگ سا تو منے
جنت میں
چاند سورج تو ہوئے ہیں دو جگت میانے منیر
میں

تس دنا بن کوئی دن ناہیں دعا منگنے کیتیں
کے لئے
ان دنوں کے بغیر

مرتضیٰ تیں مصطفےٰ ہیں عید میں دیتے سریر
کو

مدح کیتے مرتضیٰ کے تائیں پیغمبر ابیں
کرتے لئے خود

۳۷۰

تو ہوا حضرت کی برکت دین و ایماں جگ منے ہیر

رکھ منجے حضرت کے صدقے یا الٰہی امن میں
مجھے

ہور رکھو ایماں درست دو جگ میں ہو منج نصیر
اور

مدح کیتا کون کہ آپ کی مدح کوں پایاں نہیں
کتنا رکھوں

گرد انو کی نعل کا سرما کریں شاہ و وزیر
ان

کر دعا توں بھیج صلواتاں محمد پر سدا
تو

اس صلوات تھے ہوگا تجھے فتح کبیر
سے

ہے محمد قطب شہ بارہ اماماں کا غلام

(ق) یں جو عاجز واس تیرا یا علی منج دستگیر

(۵)

خلافت دے نبیؐ کہے یوں کہ منج بعد از سو حیدرؑ ہے

میرے

سکل مومن مسلماناں کوں دو جگ میں سو رہبر ہے

سب

خلافت حق تھے آیا آج جھراں سوں علیؑ کے تئیں

سے لئے

سو سات اسمان عرش کرسی کہ نو کھن کا جو منبر ہے

آسمان

علیؑ سے کفر بھنجن تھے تو تھا بنیا دین کا پایا

سے اسلئے تھا

علےؑ سو دین رکھنہارا محمدؐ دین کا گھر ہے

ولیاں سب ایک چت ہو کر رہے سب معتقد ہو کر

دل

کہے سب سیس کے اوپر ولایت کا سو چھتر ہے

سر

ہوا پرگٹ جدھاں سیتے دنیا ہور دین قدرت سوں

ظاہر جب سے اور سے

سکل اپچت میں توں فاضل نہ کوئی تیرے برابر ہے

سب

عطارد مدح لکھیا ہے سو کہکش کلک سوں تیری

سے
لکھا

سوآسماں کے ورق اوپر بدل ریکھاں سو مسطر ہے ۳۸۰

بادل کی لکیروں سے

نبیؐ صدقے قطبؔ شہ نے علیؑ کا پکڑیا ہے دامن

کہ او منج کوں چھڑا و نہار ہور سب ٹھار رہبر ہے (ج)

وہ مجھے اور جگہ

(۶)

خُمِّ غدیر دن تھے دو جگ ہوا نورانی | عالم سکل ہوا ہے جوں بہشت جاودانی

سے اسب

سب دیس تھے بڑا ہے یو دیس کا مراتب | پنچا ہے آج کے دن تھے عیش کامرانی

دن سے یہ دن سے ذکلا

حق تھے نبیؐ علیؑ کوں اپ جانشیں کئے آج | تب مومناں خوشیاں سوں کسوت کئے شہانی

سے اپنا سے

بیٹھے علیؑ تخت پر دن آج حق حکم تھے | پلئے ہیں شیعیاں سب اس دن تھی زندگانی

کے اسے سے

ایتا بڑا مراتب تب عرش کوں دیا حق | رکھیا علیؑ کے پگ تل جب عرش اپ پشانی

اتنا قدم کے نیچے اپنی

جو کوئی کریگا اس دن وا جاں سو عیش عشرت | دو جگ میں عیش انند ہے کرنے کا اس نشانی

حق کی نظر تھے قطبا تیرا اڑا ہے ربا
سے

صدقے نبیؐ علیؑ ہے تج باعث ہو ربانی
تیرا
(ج)

(۷)

سب جگ کرے آنند کہ عیدِ غدیر ہے　　　عیداں منے یو عید بڑا ات گھنبیر ہے
میں　یہ　گہرا

روشن ہوا ہے دین دنیا آج کی دینا　۳۹۰　دو جگ اُپر امیر سو حضرت امیرؑ ہے
دن

تج سیو.... سماں سدا دھیان سوں پھرے　　　تج دھاک تھے زمین سو یک ٹھار تھیر ہے
تیری　سے　جگہ

سلطان دین ہور دنیا کا علیؑ سچا　　　ترلوک لوگ اُس کے سو گھر کا فقیر ہے
اور　تینوں عالم

تُلوا ہوا ہے سور بدل کا پکڑ سپر　　　کہکش نیزا لے ہات چند خوب اہیر ہے
سورج　بادل　کہکشاں　چاند

سب شیعیاں کوں آج خوشیاں پر خوشیاں اہیں　　　سب خارجیاں کوں آج دلاں میانے تیر ہے

صدقے نبیؐ کے دونو جہاں میانے یا علیؑ

قطبا بندے کمینے کا توں دستگیر ہے　(ج)
تو

(۸)

خوشیاں سوں آج کے دن مل ملک چوندہیر تھے سارے بھی
چاروں طرف سے پھر

کرن عیدِ غدیرات چپاؤ محلاں مل سنگارے بھی
سے

مقرب فرشتے چار ور بی کن تھے علیؑ کے تئیں
کرنے پھر

لے آئے دبدبے سیتی ولایت کے پھرارے بھی
کے پاس سے

کرن رشتت علیؑ شاہِ ولایت کا سو ہر ٹھارا
سے

کھڑے قطّار کر رضواں اشتت کر نہارے بھی
جگہ

جنت کے حور ہور غلمان کر سب کسوتاں نوری

علیؑ کے چرن دیکھے کر علیؑ کے دار ٹھارے بھی
اور

ٹپت گھن پھر نہارے سو دھرے چوندہیر تھے منہ ہمیں
دروازہ پر ٹھہرے
قدم

ہوئے مل سب علیؑ پر تھے فدا چند سورتارے بھی ۴۰۰
سات آسمان پھر نوائے چاروں طرف سے سر زمین پر

سے چاند سورج پھر

علیؑ شیرِ خدا کا چھانو اچھو کر جم اُپر سر پر

رہے ہمیشہ

ملک پیغمبراں پیراں دعا کر ہت پیارے بھی

ہاتھ پھر

نبیؐ صدقے قطب عید غدیر آنند سوں کرتا دیکھ

سکل ہاتف سو رحمت تجھ کو قطبا کر پکارے بھی

سب پھر

(ج)

شبِ برات

(۱)

خدا کے کرم سینتے شبرات آیا　　خوشیاں کا اجالا جگت میں دکھایا
سے　شب برات　　دنیا

براتاں لیکر آیا ساریاں ہیں خوش ہو　　خوشیاں عشرتاں سوں کہ جگ جگ جگایا
لے کر　سب　　کے ساتھ دنیا جگ جگ کرنا

اماماں میا ہے محمد قطب پر　　نبی ہور علی کے دیا سوں سہایا
محبت　　اور　کرم سے پھلا پھولا

خوشیاں عشرتاں ذوق دایم سو زینت　　شہا کے مندر ٹمٹمایاں بجایا
بارگاہ میں

خدا قطب شہ کوں شہنشاہ کر کر　　سو سارے جگت میں دُراہی پھرایا
دہائی ڈھنڈوری

محمد قطب شہ کے سارے دندیاں کوں　　سو نابود کر کر جگت تھے گنوایا
کو　دشمنوں　　سے　گم کیا

نبی صدقے امرت سر قطب شہ کوں　　سو ساقیٔ کوثر پیالے پلایا
کو　آب حیات کی شراب　　(ج)

(۲)

جو شبرات ات جھلک سوں جگ میں آیا　۱۰ھ　تو سب جگ اس جھلک تھے جگ جگایا
شب برات　سے　　سے

شرف شبرات تھے سب رات پائے　　شرف سب رات تے شبرات پایا
سے　　سے

گگن درپن نمن جھمکن لگیا ات
آسمان آئینہ کے مانند روشن ہوگیا

رین روشن سُرج بن دِن گنوایا
رات سورج بغیر

اَجت اس رین کے ات لاج بیتے
رات سے

کدھیں آپ مکھ رین ہیں نیں دکھایا
کبھی اپنا رخ رات نہیں

رین ظلمات ہیں جوں خضر کا نیر
رات کی مثل پانی

ہے مہتاباں کی تاباں کا سمایا

سُرج چند تارپھل بازیاں تھے رہی دھرت
سورج چاند پھولبازی سے زمین

انبر گلشن تھے روشن جھلک پایا
آسمان سے

تجلی یوں دیا حق قطب شہ کوں

(ج)

کہ لِس کوں دن تھے روشن کر دپایا
رات سے زیادہ کرکے چمکایا

(۳)

سُلکھن رات شب برات آبراتیاں لیائی ساریاں کی
مبارک لائی سب

لکھیا خوش عیش انند عشرت سو روزے کھاہاریاں کی
کھانے والوں

محمد فتح کیتے ہیں اُحد جھگڑا علیؑ سوں مل
کرتے کا کو ساتھ لے کر

توتن کے کھڑگ اُجالیاں تھے گئی بھگ فوج اندھاریاں کی
اُن تلوار کے سے بھاگ

دہن پستے، نین شکرا دھر بند گھر یکے نازک
آنکھ ہونٹ (گھڑی کے؟)
کہ جوں خشخش نمن باریک ہے خوئے مکھ پہ ناریاں کی
مثل کے مانند پسینہ کے بوند چہرہ پر عورتوں

کجل نیناں سہیلیاں کے سو پرل سیام باداماں
کاجل
تھوڑی ہے سیب، دسناں جوں کچھاروں لیا (ہیں) چار یاں کی
۴۲۰
دانت جس طرح

بران اسمانی پانیاں تس منے دالاں ہوایاں کے
جسم اس میں
ٹھسی کندن کی یوں دستی کہ جوں جھیلی ہے ناریاں کی
نظر آتی خوشہ

سورج مشعل، چندر جوناں، ستارے جونگہ گلریزاں
مثل
دیپائی تنکوں مکھ پیشانی خویاں آکنواریاں کی
چمکائی چہرہ کا عرق

یو حاجب ہور کھڑی بازی نلی پھل جگ میں پرگٹ سو
یہ اور ظاہر
جو ابرو ہور جوبن مکٹ تھے بیچ گلعذاریاں کی
سے

رنچھل پیالے جو ہیریاں کے کمل ہاتاں ہیں لے سکیاں
اور کنول ہاتھوں ہیروں
رکرن بھنجن اَدھرے سوں خماراں سب خماریاں کی
توڑنے ہونٹ کی سے

جو سر تھے پگ لگوں موتیاں ہیں وپ ہور جوہر یا ناریاں

سے پاؤں تک — جھمکتی — اور

سبھیں تو ہے نبی صدقے قطب صاحب جہاریاں کی

(ج)

(۴)

سُہاگن رات شبرات آ سجن گھر آئے بھی سر تھے

پھر از سر نو

جھلک جوتاں کے ابرن تن چڑا جھلکائے بھی سر تھے

پھر از سر نو

چند سورج اُتن دونوں بچاریاں کا وُھا دن اج

چاند — وہ

ادک جھلکار کے چند سور لاکھاں لیائے بھی سر تھے

زیادہ روشنی — چاند — سورج — لائے — پھر از سر نو

عجب کیا ہے جو دھرتی آج مارے لاف اسماں پر

زمین

کہ دھرتی کوں خجل اسمان کر جھلکائے بھی سر تھے

پھر از سر نو

سکیاں جی سکھ بدھاوا جو اپس ہوناں کہ منگتیاں تھیاں

خود کو — مانگتی — تھیں

اُتن کے من کے چنتے تیو پنج سکھ دُکھ لائے بھی سر تھے

اُن — دل — آرام

جگت سارا برس دن تھے جو تھا مشتاق درسن کا

دید

سو درسن دیکھلا میرے جگت ریجھائے بھی سر تھے

سے ۴۳۰

دکھلا

سجن کے پھول سے تن کوں لٹا پٹ ہوا نند ول سوں

عروسانی سو باساں ییں اوک مہکائے بھی سر تھے

نبیؐ صدقے قطب ہو کے سوں کر سنبھوگ بھاگوں ؓل

قطب کی داس ہوں سیج کر اپس کہوائے بھی سر تھے

غلام خود کو پھر از سرِ نو (ج)

(۵)

مبارک کا خبر شبرات لیکر آ بیا سر تھے

پھر سے

کہ میرے بخت کا طالع سورج جھمکا بیا سر تھے

پھر سے

اُجالا عید کا لاجے سکی مکھ روشنی سے آنگے

شرمائے (کے) (کی) کے آگے

انند کا نور منج پر چینتر نمنے چھائیا سر تھے

مجھ کی طرح پھر سے

دنیا آروس انند بالیاں سوں عشرت مے پلاتی ہے
عروس
سہیلا شاہ کا الحاں سوں زہرہ گائیا سر تھے
نغمہ پھر سے

دکھائی عیش شبرات آکے اپنے حسن جھلکاراں
جیون کا جوت جگ کے جیو میں اُپجائیا سر تھے
زندگی نور دنیا پیدا کیا

پیاریاں شاہ کیاں ہل عید کا سنگار کیتاں ہیں
کی کرتی
ایکس تھے ایک کا سنگار شہ کوں بھائیا سر تھے
ایک سے زیادہ ایک کا پسند آیا پھر سے

پیاری من منے کھلئی انند کے بھید چاواں سوں
دل میں کھِل گئی
کہ اپ جوبن چمن میں باس خوش مہکائیا سر تھے
اپنے خوشبو مہکائی پھر سے

نبیؐ صدقے قطب کوں جم اچھو لک عید ارزانی
کو ہمیشہ رہے لاکھ
کہ عیسیٰ کا دُعا سکھ پھول باساں لائیا سر تھے (ق)
کے کی خوشبو لایا پھر سے

———(۰)———

(۶)

کہہ طور نور اُجالا شبرات اب دپائے ۔۔ آب حیات مُنج کوں اپ ہت خضر پلائے
چمکائے ۔ کے کا ۔ مجھے اپنے ہاتھ سے

شبرات اب برابر لیایا خوشی براتاں ۔۔ قطبا برات لیکر نس دن انند گنوائے
لایا ۔ رات ۔ کرائے

ہے سرو قد ہوائی پھلبازی ناگ پھلڑی ۔۔ مہتاب ٹیلہ لائے رنگ سورا دھر چڑائے
سورج ہٹ پر

نس کیس میانے کیوڑے دستے ہیں ہمرس جیو کے ل ۔۔ تالاں پھٹاک ناداں آنند گگن گجائے
رات جیسے بالوں میں ۔ نظر آتے ۔ بھنورے کیطرح

چوٹی کا پھندنا ہے طاوس کا تلا جیوں ۔۔ حاجب ہوائی سینتیں اپنا دورائی پھرائے
کے ذریعہ سے اپنی مالکی کا اعلان کرے

کھوپی کے پھل لڑیاں ہیں جھوم ٹوکریاں کے جھیلے ۔۔ مُنج شمع مجلس اوپرا و شمع کوں ہوالے
اس ۔ میری

صدقے نبی قطب شہ پایا بڑی پیاری ۔۔ پیالہ پلا پیاریاں پیاروں سیتیں پلائے
کہ ۔ (ق)

(۷)

شب برات خوشی شادی سوں کیا روشن ۔۔ موالیاں کا ہوا جیو کا دیا روشن
سے ۔ دل ۔ چراغ

شب برات روزی کا برات پھر لیایا ۔۔ پیا کا مکھ کا عرق دیکھ مے پیا روشن
لایا

شب برات دکھاوے برس کوں یک نس جوت　　بھنواں ہلال تھے نس دن ہے موجیا روشن

سے رات　میرا دل

۴۵۰　چندر جوتاں کا اجالا پڑیا ہے گگناں میں　　نین ہوائی تھے ہوتا ہے سب ہوا روشن

چاند کی روشنی　آسمانوں　سے

نکی کے جھاڑ تے جھڑتے اہیں دھوئیں کے پھول　　پیا بچن کے پھلاں انگے نہیں سدا روشن

سے　پھولوں کے مقابل

وندیاں کے سینے پھوٹیں ہو زرخین جیوں پھانکا　　خدا معانی کوں فتح و ظفر دیا روشن

دشمنوں　اور　شل

(ق)

(۸)

شب رات آگیا ہے سب جگ کتے تائیں روشن

شبرات　کو

جوں نور موسوی تھے روشن ہوا ہے ایمن

جس طرح　سے

جھلگاؤ آپ مکھ کا دکھلا کے عاشقاں کے

نیناں کتے تئیں کیا ہے اس نور سیتے گلشن

آنکھوں کو　سے

خوباں کے زلف سیتے نسبت ہے اس رین کوں

کے ساتھ　رات کو

تو اس کوں سوہتا ہے سب تن پہ نور ابھرن

اسلئے　زیب دیتا

اُس کے سوناب تھے ہے مہتاب کا اُجالا
سے

اُس جوت تھے ہے روشن چندر جوتان درپن
سے

جھڑتے ہیں پھول گلریز اس کی ہنٹھی ہنسی تھے
سے

تو چند، سُرج، تارے، اُس تائیں کھولے دامن
اسلئے چاند سورج کے لئے

اس عید کے ہوس تھے دھرتی اہے ہوائی
سے زمین

نیہہ کا ہوا اپس ہیں تو دے ہوا کوں تن من
محبت

صدقے نبی کے قطبا جم جم خوشی انند سوں
سے

لک سال اچھے کہ اُس تھے ہے عیش، شمع روشن (ج)
لاکھوں اہے سے (کی) (کی)

(۹)

مکھ جوت سوں چندر رکھیاں شبرات کوں جھمکائے ہیں
رخ کی جھلک سے مہردیاں ۶۰

چندر، سورج، تارے دیکھت نس جھلک کوں جھلکائے ہیں
چاند رات کی

ہر یک دھن ہر یک گُدھن، پین نورتن کے ابرہن
ایک عورت پہن لباس

پی مد مدن جھلکا بدن، شہ پگ چمن کوں آئے ہیں
شراب قدم

مُکھ شتاب کے رنگ آب کوں، افتاب جوں اُت تاب سوں،
رُخ

دکھلائے کر مہتاب کوں، بے تاب کر پگلائے ہیں

سو دھن لٹاں کے جب جھلک، دونو الک کے سو مہک،
حسین زلفوں

مہکیا فلک پر تھے ملک، بے سُد ہو لک لک آئے ہیں
سے لاکھ لاکھ کی تعداد میں

چھاتی اُپر چھاتی سندر، لٹ سیام بھر کُچ تس بھتر،
زلف

جانے مگر کالے ابر، ڈونگر پہ چڑنے آئے ہیں
قلعہ

مہتاب دھن رخسار ہے، گلریز گل کا ہار ہے،
عورت کا

ڈو بھوں سو حاجب یار ہے، بیکس پہ یک چل آئے ہیں

قطب زماں حکم رواں، یَل جاوداں رہے یو جہاں،
ایک پر

امن و اماں سوں کر علیؑ جو تھے حکم یوں لائے ہیں
کے تحت یہ

جیو (صناجب) اسطرح

(ج)

(۱۰)

عشق شبرات سر تھے دھن کری رے
ہیں پھر سے عورت
نین مہتاب سیتے دن کری رے
آنکھ کے سے

عجب اس دھن کے مکھ پر ہے تجلی
ہلالاں تن رتن روشن کری رے

ہوایاں سو کے بنگڑیاں چکراں جوں
خط سرمہ جسطرح
گھڑیاں بازیاں سو اپچ بن کری رے
اپنا

نین مستی کے گلریزاں سو بھر کر
نلی طاوس اُچک چو من کری رے ۴۷،

پھلی ناسک جھمکنے تھے ہے شبرات
ناک کی سے
دھرت کوں آج نس جوں گھن کری رے
زمین کو جو آج کی رات مثل آسمان

لڑاں موتیاں کیاں تج ہنسنے کیاں جھیلاں
کی
تو جھیلاں تھے جگت درپن کری رے
سے دنیا کو آئینہ

ترے پگ دیکھ دھرتی کھلبلی دھن
قدم زمین اے حسین
گگن کوں پگ منے پینجن کری رے
آسمان کو قدم میں

نشانی گال تج مشرق و مغرب
تیرے
بنداں خوے تار کی سر پر کری رے
بوند پسینے کے

ترا صورت عطارد کیا لکھے گا
تو قدرت سیتے تن ابرن کری رے
سے جسم پر لباس

عشق کے نوبہار کی توں کلی ہے
پھلاں امریت کے جوبن کری رے
میوۂ آبحیات

خدا بن کس نہیں ڈرتی ہے کھینو تلی — تو ساریاں میں نڈر کی من کری رے

کے بغیر کسی سے (کوتلی)

جکچ کہنے کا نتھا سو میں تو کہیا — دو تن کی بات کی جتن کری رے

جو کچھ

غیر

نبیؐ صدقے قطب شہ کوں بھولا کر

دیوانہ بنا کر

تو سب تاریاں میں اپ جتن کری رے

حسینوں — اپنے لئے محفوظ کرلی) (ج)

ہلالِ عید

و

عیدِ رمضان

۳

پارسی تھیٹریکل کمپنیاں
اور اردو ڈرامہ

اطہر پرویز
لکھنؤ کا شاہی اسٹیج

جگ کہتے آج گگن پر دیکھے ہلال ساقی ۴۸۰ سونیں ہلال میرے مہہ کی مثال ساقی

عالم (مخلوق) آسمان

چُک جائیں دیکھ شفق رنگ ریشم سو بیج رقعہ پڑیا ہے گگن پہ پر کر منج نہال ساقی

پڑا آسمان مجھے

نور ہی ورق پہ لکیا خمار حسن خط تجہ انگور کی کنواری سوں دے وصال ساقی

میرا تیرا

یک ماہ تھے مراد ل لالونیاں گگن کوں ڈھنڈ نو چندر پیالا پایا ابتال ساقی

سے آسمان ڈھونڈھ نئے چاند کا اب

تم نثال ابر شفق رنگ کے اوڑاٹ اپنے بغل تھے دیتا صُرے ثریا دیکھ مج اتال ساقی

سے آسمان اپنے مجھے اب

بھر بھر پیالے بھر بھر دوراں پہ دور کر کر مے سوں ملا کہ دیتا لب کا زلال ساقی

سے

گالاں جو گلرخاں کے لالاں کرن کوں چوندھر پھرتا لیکر کمل میں پیالا گلال ساقی

کرنے کو چاروں طرف

نابات شیر خرما پیتے شکر ادھر دھر کیوں روزے رکھتے سکیاں کر کر سوال ساقی

ہونٹ میں رکھ کر

سُن ہنس کہیاں کہ سوراں چاند ال یہ روزے ہی کہیں جو پوچھتا ہے مے دے سٹ بوجہال ساقی

کہیں سورج چاند ڈال

مے شرع میں منا ہے کر محتسب نہ کہے توں دے بوسے لب نمک سوں کر مے حلال ساقی

منع کہے اسلئے

صدقے نبیؐ علیؑ کے ہے مست الست تھے قطبا ۔۹۰ رتس پر دیا تو مے لب ہاں اب سنبھال ساقی
اسکے علاوہ شراب لب (ج)

(۲)

چنداعین عیدی اشارت دکھایا　بھنواں سیتی ساقی اشارت دکھایا
چاند

ادھر کی مد کی گھر کوں کُلُف تھا سو مکڑا　سو کئی کیلی کھل دل عمارت دکھایا
ہونٹ شراب قفل　سے کونجی کھولکر

چھپی تھی سو یک ماہ مد کی چھیلی　مشاطا ہو عید انگارت دکھایا
ایک مہینہ تک شراب

صراحی سرو سرو سانی چھنداں سوں　پیالے رتن موج آرت دکھایا

کروں سیو یک چت سوں مد پیر کا ہیں　کہ میخانہ کا منج اجارت دکھایا
دل سے پیر مغاں　مجھے اجارہ

محمد نبی فیض تھے عید آکر　محمد قطب کوں صدارت دکھایا
سے (ج)

(۳)

آیا ہے عید کا چند پھر چسرخ بام ساقی　لیایا ہے آج کی رس خوشیاں پیام ساقی
چاند　لایا رات

مد عیش تھے پیا ہے ات روشنی دیا ہے　بالا سو خم کیا ہے لے نوں سلام ساقی
پُر
سے

بھر عیش کی پیالی دے منجکوں تو آلی — دن تیس[۳۰] کے ہلالی لیا سر بکام ساقی

مجھے

عشرت منجے دلا اب جوں خضر جم جلا اب ۵۰۰ — پیالے مدن پلا اب آیا ہنگام ساقی

مجھے — مثل ہمیشہ — شراب کے

متوال سب ملے ہیں جوں پھل چمن کھلے ہیں — اپ من منے بلے ہیں بھر بھر دے جام ساقی

متوالے — اپنے دل میں

دل لبید زاہداں کے صوفی و عابداں کے — لے خرقے طاعتاں کے دے مدن تو وام ساقی

مائل — شراب

پیالے پیتے پلاتے بھر بھر صراحیاں لیاتے — مد پی ہوے ہیں ماتے متاں تمام ساقی

لاتے — مدہوش

کھلئے ہیں پھل چمن سب رنگیں ہوے ہیں تن سب — مد جام دے ہمن سب بھر بھر مدام ساقی

کھلے پھول — ہم

قطبا کوں اب خدا تھے صدقے سو مصطفے تھے — اپ پیار مرتضیٰ[۱] تھے انپڑیا انام ساقی

سے — سے حاصل ہوا انعام (ج)

(۴)

ننھا بالا نوا ناز کر آیا جیوں نوا چند — چندا مکھ ننھوان ریکھ لگایا جیوں نوا چند

چھوٹا نیا جس طرح نیا — مہ رخ مثل ماہ نو

نکھار ریکھ اپر سیام بدل یوں گھن چھپائے — سبھی لوگ تجھا دیکھنے سپایا جیوں نوا چند

آسمان پر — مثل

خدایا توں نکھار ریکھ چند ادشٹ دو کھا موج — یہی روز کھلادن گا دیسپایا جیوں نوا چند

نظر — چمکایا

انجل چیر چھنا لال تلیں مکھ پہ چندر دیکھ
بدل کوں لے ہیں جھل مل ہو سہایا جیوں نوا چند

ہوا رات اندھاری ہیں انجھل جوت جگت مانے
کہیں لوگ دیکھو دیکھو او آیا جیوں نوا چند ۵۱۰

انم لوگ چڑن سیس لگاویں سو کہت چند
کہتا ہے چاند
سو میں پاؤں پڑ یار دیکھ دکھایا جیوں نوا چند

معانی سو نکھار دیکھ ہوا قبلہ نما تو کو
اماماں کی دعائیں میں پایا جیوں نوا چند

(ق)

۵

رس عید جلوہ گر ہو گئے دن صیام ساقی
شب
نو چند سے ساغراں ہیں بھرمے مدام ساقی
نئے چاند

زہد ریا تھے بھو دن بدنام ہور رہیا ہوں
سے بہت رہا
پیالے پلا پرم کے کر نیک نام ساقی
محبت

مستی تھے اپ صراحی کرتی تھی سرکشی نت
سے اپنی
کرتی ہے جام کوں اب ہر دم سلام ساقی

تیس[۳] دیس کی خماری توڑن کے تائیں مجکو
دن نے کیلئے مجھکو
کم کم نہ کر توں دم دم بھر بھر دے جام ساقی
تو

صدقے نبیؐ قطب کوں انپڑیا ہے مے طہورا
کو حاصل ہوا
کوثر تھے ساغر انپڑا صدقے امام ساقی
سے حاصل ہوا

(ج)

(۶)

ابرو کا انم رکیھ سو عیدی کا ثمر ہے
او چند دکھت منج میں غلامی کا ثمر ہے

عیدی کا سدا ہا کرا دیا کر نہ کہو کوئی
او صوم تجلی کی گھرے ظفر میں خبر ہے

سورج کا پیالا سجن ہت میں اہے بھر ۵۲۰
کد بھی تو تھی نا ہیں کون سر اثر ہے

یا خضر قدح ہے سجن ہت کا پیالا
یا دست کی تاثیر یا عیسیٰ سا بشر ہے

شربت کے طبق دور نہ مجلس میں پھر او
مج جام منے پھو کی نظر تھے سرا بھر ہے

عیدی کے دمامے طبلاں بجنے جگت میں
پیجن گھنگرو ناو کے گرجن سوانر ہے

تج خیال ہمن دل میں منے جب تھی جیا سوں
او نقش ہمن دل کے نین جیو میں بصر ہے

بازاں ہیں تمارے سو شہا بازہ ہوا ہوں
اب باز ہمن ناؤں تو چھپیں کی نشر ہے

لیے دیں کوں ناؤں نکو کوئی رمز پرت کا
عالم منے وو خوک لقامرد کخر ہے

---

(۱) وہ تم۔ (۲) وہ۔ (۳) مجھ۔ (۴) وہ۔ (۵) مجھ۔ (۶) تجھ۔ (۷) جیا۔ (۸) ہمیں۔ (۹) پنچھو۔

شوال کا چند آیا مبارک سوں قطب شہ
چاند
آنند کا سرا پیو کہ خوشیاں کی خبر ہے
شراب
(ق-ج)

(۷)

انبر سمدور میں ہنسی نوا چند کا سٹا یا عید
آسمان کے سمندر ٹُے چاند
سو عشرت ہور انندمنیاں پکڑیے حد لیایا عید
اور میں نہ؟ لایا
گگن کا ہے محل بِن تھام ہور بِن طاق بندے کر
اسمان بے ستون اور بے باندھے
نوا چندر وجر کا طاق بندے سو بندہا یا عید
نیا چاند
سکل متاں دیکھت تس کوں شُکر کا سجدہ کرنا کر
سب دیکھکر اس
نوا چند کا نوا محراب اسماں پر دکھایا عید ۵۳۰
نئے چاند نیا
گگن گج کا نوا چند دانت ہے تس گج اُپر چڑ کر
آسمان ہاتھی نیا چاند اوپر چڑھکر
خوشیاں کے فوج سوں شہ گھر منے مہمانی آیا عید
کے ساتھ میں

نا[1] معانی

جو خمخانہ کوں موندیا تھا روزیاں کے قفل کر ساقی

بند کیا　　روزہ

نوا چند کیلی سوں خمخانے کوں پھر تھے کھلایا عید

نئے چاند کی کونجی سے　　پھر سے

رجھانے شاہ کے من کوں انند ہور عیش کے راگاں

دل　　اور

نوا چندر کا چنگ لے چنگ میں چھندسوں بجایا عید

نئے چاند

جنت بن میں کھلیں جوں پھل کلیاں رحمت کے شبنم تھے

کے باغ　جسطرح پھول کی کلیاں　　سے

سکیاں گل لاگ ادھر کلیاں کوں مدسوں تیوں کھلایا عید

گلے لگ کر ہونٹ کی کلیوں کو　شراب سے

نبی صدقے قطب کے دشمناں کوں کاٹنے گھنس جوں

گھانس کیطرح

نوا چند کا بلی خنجر پکڑ کر ہمت ہیں آیا عید

نئے چاند کا　　ہاتھ　　(ج)

(۸)

خورشید مکھ اوپر دسے ابرو ہلال عید　　اُس ابرواں کوں سجدہ کیا ہے وصال عید

رخ پر نظر آئے　　ان　　کو

خرم خوشیاں سوں شیشوے کی سیو پا بھری پری　　ساقی پلا پیالہ کہ آیا ھلال عید

تج خندہ کا شکر دے منجے شیر خرمے میں
شربت پلا ادھر سیتے کھلیا گلالِ عید

لیایا شراب گھر تھے پون عید کا خبر
جُھنڑی کی کستوتاں کر و آیا ہے لال عید

مٹرے کے لال تار یا تھے چوتا شراب لال
جوبن بھٹی جیسا ڑاؤ کہ پایا ز لال عید

بوسیاں کے منج پیر تا ہوں اس ہونٹ باغ
پھولاں پھلاں سعی پنجا ہے اُتّم نہال عید

رُستم نہ کھینچ سکے ترے بھنو کماں کوں
پلکاں کے تیراں سیتی پھنکایا ابھال عید

مکھ پر گمٹ چرائے پکٹ کا گمت منے
تو حسن بھار میں تھے سو کے کا ڈھال عید

ماچین و چین چیارے چھنداں چین تھی ہار ہے
نج ہار کے کندن تھے سو لیایا ہی مال عید

ستائے ازل تھے منج یہ گگن رنگ کا چھتر
پیاریاں پریاں سو ماوے اپرا او رومال عید

صدقے نبی کے سورچند رتا اچھے گگن
بُت مبت سوں قطب کرو تو لاک سال عید

(۹)

ساقی ہو عید آیا دیکھ خیال موہنیاں کے

مے لیایا کر لئے نیناں متوال موہنیاں کے

لایا آنکھیں متوالی

شیر خرما، قند، بداماں، پستے، جیواں ملا کر

صنعت سوں کیتا صانع لب لال موہنیاں کے

کے ساتھ کرتا

ڈھل کانوں تھے گلالی گالاں پہ لال لالی

سے

لینگے چھنداں سوں موتیاں اتھ دھال موہنیاں کے

سے

کیوں رشک میں نہ آویں دیکھ عاشقاں رقیباں

۵۵.

ہو جھلتے جوباناں پر کنٹھ مال موہنیاں کے

ہار

لکھ لکھ الک سر کرسٹ دیکھلائے فن سوں تِل تِل

لاکھ زلف میں پیچ شکن ڈالکر

تو سنپڑے خیال پنکھی دیکھ خال موہنیاں کے

گرفتار ہوں کے پرندہ

سولہ سنگار کر سب جب لٹکنیاں سوہرنیاں

(ناز سے چلتی ہیں)

سن نادر بیچ آئے خلخال موہنیاں کے

(آواز)

جگ میں چلیں لٹکنے ات چاتورائی سوں سو

(چاتری شوخی)

کبکاں ہنساں گینداں سکھ چال موہنیاں کے

(سیکھ کر)

صدقے نبی کے قطبا مے لال لال پیالے

بھر پیو لے پیالے کر لال موہنیاں کے (ج)

(پی)

(۱۰)

عید سوی لیایا خوشیاں انند — اس انداں سوں کریں خوباں انند

(لایا)

رنگ بھریاں کسوت کیاں بہو رنگ رنگ — کرتے ہیں تس رنگ تھے متاں انند

(بہت) (سے)

دیتے ہیں ساقی عروساں چھند کے — عاشقاں کوں نقل او ادھراں انند

(ہونٹ) (وہ)

سرو نمنے باغ و بستاں میں سکیاں — جب ڈلیں چھب سوں کریں چمناں انند

(کی طرح) (سے)

شاہ کے مکھ سور تھے پایاں ہیں سب چند تھے جوں تارے تیوں تاریاں انند

رخ آفتاب جیسے سے چاند سے جسطرح اسطرح

تج سہاتا ہے سدا اے خوان عید ۔۶۰ تیری عیدی تھے کریں شاہاں انند

تجھے زیب دیتا سے

قطب شہ دایم علیؑ کا داس ہے

جم کریں شہ عید تھے عیداں انند

ہمیشہ سے (ج)

(۱۱)

روزیاں کا عید آیا ہے بہو چاؤ ہور بہو مان سوں

روزوں بہت اور بہت

ساقی پلا مد عیش کا اپ حسن کے پرمان سوں

شراب اپنے

منج تائیں مد کا شیر بس ہور اس ہیں خرما ہونٹ کا

میرے لئے شراب اور

نا بات اپ بوسے کا دے اے شہ پری ات گیان سوں

اپنے

مدخانہ عشرت کا کھلیا بہتا پون آنند کا

شراب ہوا

خوش بھید ہے مل پیوناں مدجیو کے جانان سوں

پینا شراب دل

خود کو　پیا　　　　　سے

سکیاں سنگاریاں ہیں اپس پیو عشق کے رنگاں سنتیں

اُس کے بڑے ہیں بھاگ جس کوں شہ منگے دل جان سوں

عید آکے مکھ جھمکائیا اب چونپ دل ہیں لائیا

لایا

سنگار ہیں اُپجائیا ناریاں ملیاں سو جان سوں

ملی ہیں

گن عید کا گاتیاں سکیاں پیو ورپ کیار اتیاں سکیاں

گاتی ہیں　　　کی

سائیں کے من بھاتیاں سکیاں ماتیاں ہیں پیو کے دھیان سوں

دل

صدقے نبی کے قطب شہ کوں عید سکھ دن دن اچھے

کا　　　رہے

جب لگ چندا ہور سور ہے ہے عیش جج فرمان سوں

چاند　اور سورج　　　میرے　　　سے (ق)

عیدِ بقر

(۱)

خبر بکرید خوشیاں سیتیں میرے تائیں لیایا ہے

لایا　　لئے　　خوشیوں کے ساتھ

خوشیاں اوپر تھے قربانی ہونے بکرید آیا ہے

سے

اے مجلس عید دیکھت عیش ہور خوشیاں سیتیں دایم

سے　　اور　　کی دیکھکر　　یہ

انداں راگ کوں آلاپ کر بہو گن سنایا ہے　　۵۷

بہت

گلالی پھول منج مجلس تھے رنگ پاکر سہاتے ہیں

سے　　میری

کہ ساقی اپ نین پیالے سوں مد دے منج رجھایا ہے

اپنی آنکھ کے　　سے شراب دیکر مجھے

سہیلیاں اپ سنواریاں ہیں پرم کسوت کے رنگاں سوں

سے　　جامہ محبت　　خود کو

کہ بکرید آکے سب جگ میں طبل عشرت بجایا ہے

سکیاں منج مستی کیاں ناتیاں عشق کا کھیل منج سہتا

مجھے زیب دیتا　　ناتی　　کی　　میری

جگت اے عشق کوں دیکھت اچنبھا ہو لبھایا ہے

اس

منجے چوندھر انداں ہور خوشیاں کا گرجنا سُہے

مجھے چاروں طرف — اور

تو متی عید کا سر پگ پہ رکھ موہن منایا ہے

قدم — میرے دل کو

نبیؐ صدقے قطب شہ کوں سُہے جم عید مستانہ

زیب دے ہمیشہ

کہ میرے سیس اُپر دایم چتر شاہی سہایا ہے

سر

(ق)

(۲)

خوشی خبراں سنایا عید بکرید — کہ قرباں ہونے آیا عید بکرید

کی

کھٹکتا مرغ دل کے بوستاں میں — طرب مطرب کوں لیایا عید بکرید

لایا

نگہ غمزیاں سوں کھینچا منج کوں ساقی — اپن سُد بُد گنوایا عید بکرید

کے غمزوں سے — مجھے — اپنا

خدایا کعبۂ مقصود دکھلا — دلیل رہ دکھایا عید بکرید

نہ کر غصہ شکایت عشق تنھ بیں — خُرم دُکھ میں نبایا عید بکرید ۵۸۰

کی راہ

جکوئی ہے عشق میں ثابت قدم او — پرت میں اُس رُجھایا عید بکرید

جو کوئی — وہ — عشق میں — اُسے

معانی کے بچن بستا تھے لے گل
ہر اک گل تھے سہایا عید بکرید

(ق)

(۳)

ہویدا ابھی ہوا جوں جان بکرید — کیا سب جگ کوں آبادان بکرید
جتے شہ کے دندیا تھے جگ میں سکوں — کیا ہے شاہ پر قربان بکرید
جنت میکی سوالوان نعمتاں سوں — کیا تازہ جگت کا جان بکرید
ہوا بھر پور جگ کا نین ہور من — بچھایا ہر طرف یو خوان بکرید
خبر لیایا کہ خوش شہ کوں دلایا — حیات و بخت جاویدان بکرید
بھرائے بزم ساقیاں مد سوں — کہ ہے مستان کا مہمان بکرید

نبی صدقے قطب لک برس جی تو
کہ تج تھے پاوے نت جیودان بکرید

(ج)

(۴)

اُتم بکر ید آیا جگ ہوا خوش اپنے من میانے
دل میں

گھرے گھر عید ہووے آج سارے تربھوَن میانے ۵۹۰
ہر گھر میں تینوں عالم میں

سکل غلمان ہور حوراں ملک اس عید سوں خوش ہو
سب سے اور

بھرائے آج دن مجلس خوشیاں کی سرگ بن میانے
جنت کے چمن میں

چندر بھر پھول تاریاں کی رنگیلی اوڑلے چادر
چاند

لگا سینے کنک عنبر لگا ڈُلنے کوں کھن میانے
آسمان میں

کرن زرتار کی پیرن سورج پن دور دھلکا کر
شعاعوں کی پیرہن پہن کر

ادک جھلکار سوں نکلیا جھلک نوری برن میانے
خوب منور ہو کر نکلا جسم میں

سہیلیاں آج یوں سنہ کیاں رنگی کسوت میں سہیلیاں ہیں
کی

کہ یا رنگ رنگ کھلے ہیں پھول چمناں کے چمن میانے
کے
میں

اُلالیاں سوں جوانی کے نوَل شہ سوں رلیاں آنے

نئے بادشاہ کیساتھ عیش کرنے کیلئے

کریں لک چھند بندِ تل تل تیَن کے یک سین میانے

ہر لمحہ کے لئے

مدن کامے پلا شہ کوں حُمن کی چپا کنی دے دے

بوسہ لذت دے دے کر

ادک متوال کر شہ کوں گیاں خوش مے مدن میانے

پوَن عشرت سہا وا یو لطافت شاہ کا دیکھت

ہوائے یہ دیکھکر

ملک حوراں چندر سورج رہے کم ہواپن میانے

چاند

نبیؐ صدقے قطبؔ شہ کوں دعا پنجتنؑ کی ہے دایم

توں نت آنند سوں کرتا ہے شاہی سب دکھن میانے

ہمیشہ اطمینان سے میں (ج)

(۵)

شہا بکرید ہے سالم دریجن تج پہ قرباں ہے

تجھ پر سے

دھرت خوشدل گگن خوشحال جگ سب شاد خنداں ہے

زمین آسمان عالم

توں ابراہیم کا فرزند تجے تج دوستاں سوں مل
تو ابراہیم قلی قطب شاہ تجھے اور تیرے کے ساتھ

جو اسمٰعیل کوں حق پیار سوں دایم نگہ واں ہے ۶۰۰

علیؑ کا باگ توں تج جھل جھلا ہور دھاک ہور ڈر تھے
شیر تو تیری جلال یا رعب اور سے

گگن کے باگ کوں تج پر کیا مریخ قرباں ہے
آسمان شیر (اسد) کو تجھ پر سے

خدا تج کوں دیا عیدی یو ہندستان سالم کوں
تجھ یہ

تو دن پر دن قیامت لگ ملک تیرا آباداں ہے
روز بہ روز تک

جکوی تج سات یک جیت نہیں سو دشمن ہی محمدؐ کا
جو کوئی تیرے ساتھ دل

جو دشمن ہے محمدؐ کا سدا خوار ہور پریشاں ہے
اور

توں موسیٰؑ تج کھرگ موسیٰؑ عصا تج مکھ ید بیضا
تو تیری تلوار کا تیرا چہرہ

توں عیسیٰؑ تج ترنگ ہے سوز ہور اسمان میداں ہے
تو تیرا گھوڑا سورج اور

ہے جم داودی الحاں تج بزم میں تج بزم میں جم جم (؟)
(داود دے؟) تیری

انداں پر انداں پر انداں پر انداں ہے

دیا خق تج حکم تل سب پری ہور دیو وحش وطیر

تیرے　کے تلے　اور

سو جن ہور انس عنصر چار وسا چا توں سلیمانؑ ہے

اور　سچا　تو

سٹیا تیرا کھرگ دشمن پہ پرتو تور گت میانے

ڈالے　تلوار　خون　میں

ہوا دشمن کا تن سب جوں عقیق ہور لعل مرجاں ہے

مثل　اور

دعا کرتے اسے سب جگ جکوئی تیرا دعا گو ہے

جو کوئی

ثنا کرتے اسے عالم جکوی تیرا ثنا خواں ہے

جو کوئی

نبیؐ صدقے خوشی گھر گھر انند ہور ٹھار ٹھار اے قطب

اطمینان　جگہ　جگہ

ترے گھر میں ہزاراں سال لک بکرید مہماں ہے

تک

(ج)

۶

دن آج کی بکرید کا سب جگ میں رجحان ہے

۱۱۰

گھر گھر خوشیاں عیشاں انند مہمان پر مہمان ہے

ریگاں بدل سیخاں سہیں تارے ٹکے لذت بھرے

بادل

کرڑدل چندا سورج اگن گا نور سو اسمان ہے

چاند		آگ

بادل سے سُفرے کے اُپر جوڑے جنت کیاں نعمتاں

کی

سو اس کندوری کوں دیکھت ترلوک سب حیران ہے

دیکھنے یا دیکھکر

یو عید قربانی اپے قرباں ہوی سہیلیاں اُپر

خود

تو اس سبب اس عید کوں سب جگ میں ایتا مان ہے

اتنا

یا موہنیاں سنگار کر پھرتیاں لٹکتیاں دھرت پر

پھرتی ہیں	لٹک لٹک کیساتھ	زمین

یا گھن اُپر تارے سہیں یا کھیلیاں بستان ہے

آسمان		زیب دیں

کوئی گاتی، کوئی آلاپتی، کوئی ہنستی، کوئی ناچتی

کوئی پیتی، کوئی پیلاتی، کوئی سرخش، کوئی متان ہے

صدقے نبی کے قطب کوں قایم اچھو شاہی انند

رہے

جب لگ دریا میں نیر، ہور انبر اُپر چند بھان ہے		(ج)

تک		پانی اور اسمان	چاند سورج

(۷)

سنگار کر اضحی چلے سو نور انواراں بھرے

چھل سور تھوا کن لگا تر جگ میں جھلکاراں بھرے

سورج

خوش عید عشرت شہ کے گھر لیائے دیکھاں شہ ہت لیکر

لائے		ہاتھ میں

اگل گلے لا مشک عنبر جو بھیر مہکاراں بھرے

مے لب توں لبدا ہے میں لے بوسے نچھل بھانے میں لے

تیرا

مد پیالے میخانے میں لے چو طرف میخواراں بھرے

شراب

چندر رکھیاں پی جام اول تارے لیا نقلاں بدل

مرغاں

مست ہو پھریں لوں شش اگل سوراں کے بن جو جاراں بھرے

۶۳۰

کے سامنے سو، جوں جطرح

تو قطب گھن زرکش ہو کر طبلے سورج رکھ چرخ پر

آسمان

کرناں سے تاراں کھینچ کر ساریاں میں زرتاراں بھرے

شعاعوں		ساڑیوں

پیو سات یکیاں ہواپے جیو سات قرباں ہواپے
پیا کے ساتھ خود جی کے ساتھ

تسلیم کر اسمٰعیل اپے تو رحم گلے ہاراں بھرے
خود

حضرت نبیؐ صدقے تھے بل یا قطب کیتا یو غزل
خود سے

آنند سوں سن لا عید گل کے پر گھر یاراں بھرے
لکھتا یہ

(ج) (ہ)

(۸)

بکر ید عید آیا صلوات بر محمد — آنند علم اچایا صلوات بر محمد
خوشی کا بلند کیا

جیکچ مراد میرا دل میں جو تھی خدا تھے — وو ہی مراد پایا صلوات بر محمد
جو کچھ سے

بارہ امام پنج تن کا مہر جسم ہما ہو — منج سیس چھانو چھایا صلوات بر محمد
وہ میرے سر

میری خوشیاں کی بیلاں گگن منڈوے چڑ کر — جبرئیل ورد لایا صلوات بر محمد
آسمان چڑھیں کر کے

یک دو مصبان ایک چت سوں دل ہور جیو میرا — حیدر ہر سو صدق لایا صلوات بر محمد
سے اور روح

دندیاں کی ذات کوں سب یک دھیر یو ہی بکر ید — دکھ آگ میں بھونایا صلوات بر محمد
دشمنوں ایک طرح دکھ کی بھنایا

صدقے نبیؐ کے قطبا خنان محل میانے
میں
۶۳۰
عشرت پکڑ بسایا صلوات بر محمدؐ

(ج)

(۹)

عشرت کے پھولاں کا یوں لیایا بسنت بکرید سوں
کے ساتھ
لایا
سب رنگ بھریاں کے من کے تئیں بھایا بسنت بکرید سوں
دل کے لئے

اس باس کی جھل کار سوں آیا بہار اس جگ منے
میں
سے
آنند پھل جگ باغ اوپر چھایا بسنت بکرید سوں

کے پھول کے
سب بن ہرے انبر منے پھولاں تارے کھل رہے
ستاروں کی طرح
اسمان کی طرح
زہرہ سوں منگل ساز کر گایا بسنت بکرید سوں

کھلتی کلیاں کے ہونٹ ہلتے ہیں جو نازک بھید سوں
سے
کرتے صفت شر کھیل کا آیا بسنت بکرید سوں
کے لئے
کے

سندریکیاں پر رنگ شہ میلے تو آنکھ تل یوں دسے
آنکھ کی تل اسطرح نظر آتی ہے
سورج ستاریاں پر کرن پایا بسنت بکرید سوں

عشرت بدل امرت پھوئی چھڑکیا ہماری بزم میں
کے بادل آبحیات کی پھوار چھڑکا
منج دل چمن میں سکھ برگ لایا بسنت بکرید سوں

میرے
یک ٹھار مل آئے بسنت بکرید حضرت وشٹ تھے
جگہ کی نظر سے
قطب زماں آنند سکھ پایا بسنت بکرید سوں

(ق)

نوا فروز

(۱)

نورانی نوروز نوراں سوں آیا　　حمل حسب جالاں لے حضر تھے دھایا

ج　جگاتی جو جگ میں وجھل کا زھم جھم　　چمن جو گت چندر من جاگ جگایا

چاند کیطرح

م　مدہر مد مستی میا سوں منوہر　　ملن من کی مجلس میں کھنرمنڈایا

ک　کدم کر سو کستور کُنکم کلاکر　　کنٹی کو بیلاں کا مناگن گوایا

ہ　ہوا ہے ہوا ہر طرف ہر جنس کا　　ہوس سوں ہری بن ہزاراں ہلایا

س　سہیلیاں سوں ہاتاں میں ہاتاں سہایا　　سہیاں صف ستارے ثریا سہایا

ق　قرب سوں قطب شاہ قدرت قدر سوں　　قضا قوس تھے قاف تا قاف پایا

(ج)

(۲)

نوا نوروز نورنگ جوں کلیاں کھلایا ہے

بنداناریاں کوں پھل چنڑیاں کمل کنچو کیاں ملایا ہے

سُرنگ پھُل پیالے شبنم سوں دھولامے بھر گلالی تس

خوشرنگ کے پھول — دُھلا

سبز رنگی نہالاں نورنگیاں ہت دے پلایا ہے

ہاتھ میں دیکر

دیسیں جوں بلبلاں تلتِل تلاں ناریاں کی نرگس پر

نظر آئیں مثل

پرم مے پرملاں دے تن کوں جیواں دے جلایا ہے

روح دیکر

تروتانے طراوت سوں کمل گلاں ناریاں کوں

سے

بنداون تافتی ہر یئے اُپر پھولاں پھلایا ہے

بھونر پھولاں کے بچھڑی میں ہو کالا جوں کے کویل ہو

مثل

ہری ڈالاں اُپر پھِر پھِر سندر پھُل کر جلایا ہے

چلانے تھے بھنور کے بھر رہے سروں ہمن کر کہ

۶۵۰

کلیاں کھ موڑیاں سوں پھر خدا ایکجا ہلایا ہے

کچیاں کونلیاں کنواریاں ناریاں کلیاں کوں نوروز آیا

کچی — کونلی — کنواری — ناری (عورت) — کلی

محمد صدقے قطبا کوں انداں سوں ملایا ہے

(ج)

(۳)

سر تھے نوروز بشارت لے خوشیاں سوں یوں گھر آوے

پھر سے کی اس طرح

نو حمل برج میں اپنا سو شرف عزم دکھاوے

موا امیداں کے انند پھول چمن من میں کھلے ہیں

میری دل

گھنگرواں بال پیالے منے مد بھر کے پلاوے

میں

سبز صورت سو سبز باغ میں سُہنی گھن انچل سوں

آسمان کے

کوکلاں ناد سوں چوندھر کھنجنی پیاری نچاوے

کوبلوں کی طرح کنجنی کسبن

چنگ کرتا ہے پیالے و صراحی کوں سلاماں

روم تاراں سیتیں مطرب اپے چنگ چنگ بجاوے

سے خود

سرو قد ساقی جو بنیاد کرے ناچن کی

ناچنے

پریاں حوراں سیتیں ملکر سری راگاں سیتیں گاوے

سے سے

آئی مشاطہ نگارن ہو نگاری پری متائیں
میری — کے لئے
قدرت اس ہونٹ مٹھائی تو نبات اُس کیاں کھلاوے

نبیؐ صدقے قطب ایسی کرے نوروز رنگیلی

آبِ کوثر خدا حضرتؑ کے ہتوں منج کوں پلاوے
ہاتھوں سے مجھ

بسنت

(۱)

بسنت کھیلیں عشق کی آ پیارا تمیں ہیں چاند میں ہوں جوں تارا
نچھل کندن کتے تاراں انگ جھونا ۶۶۰ بندی ہوں چھند بندسوں کر سنگارا

بسنت کھیلیں ہمن ہور ساجنا یوں کہ اسماں رنگ شفق پایا ہے سارا
شفق رنگ ہے چھپنے میں تارے گگٹ جوں سورج کرناں من زرتار تارا

پیا پگ پر ملا کر لیائی پیاری بسنت کھیلی ہوا رنگ رنگ سنگارا
جوبن کے حوض خانے رنگ من بھر سو رو مار دم چرکیاں لائے دھارا

بھیگی چولی میں بھیٹن نس نشانی عجب سورج میں ہے کیوں نس کو ٹھارا
بسنت ونت جھد سو کندن گال اوپر پھولایا آگ کیسر کی بہارا

نبی صدقے بسنت کھیلیا قطب شہ
رنگیلا ہور رہیا ترلوک سارا

(ج)

(۲)

پیارے بسنت کا ہوا آئیا — سکیاں تن مشک زعفراں لائیا
آئی — لائی

(کرم خوردہ) ________ — کہ جوندھر ہریا رنگ ہوا چھائیا
چاروں طرف ہرا کی

________ — کہ جیو اُس تھے جیون کا رس پائیا
سے
(ج)

(۳)

(کرم خوردہ) ________ — کہ کویل پرم نادا اپنا سنایا
محبت کا نغمہ

________ — سرس مور آواز جگ کوں چھایا

گلالی رنگاں کے بر بہو جنس سوں — چھبیلیاں رنگیلیاں کے قد پر سہایا
بہت طریقہ سے

نبیؐ صدقے اے قطب شہ اس بسنت میں — رتن میگھ برسن عجائب دکھایا
موتی کی بارش برسکر
(ج)

(۴)

بسنت آیا سکی جوں لال گالا — کسُم چولا ________

پپیہا گاوتا ہے میٹھے بیناں — مدھر رس دے ادھر پھُل کا پیالا
ہونٹ پھول جیسے

پیاری ہور پیا ہت میں سو ہت لے　　سرو بن میں نہنڈیں گل پھول مالا

اور　ہاتھ　ہاتھ

کنٹھی کویل سرس ناداں ناوے　　تنن تن تن تنن تن تن تلا لا

نغمے

گرج بادل تھے دادُر گیت گاوے　　کویل کوکے سو پھل بن کے خیالا

سے　　پھولیں

سدا ابیوا کر بن ایسی گسائیں　۶۸۰　دلدر دور کر کرتا نہالا

نحوست　　نہال

نبی صدقے ہوا قطبا تراجنت　　دندیاں سینے میں سلتا دکھ بھالا

دشمنوں　(ج)

(۵)

پیاری کے مکھ میانے کھیلیا بسنت　　پھولاں حوض تجھی چر کے چھڑکیا بسنت

میں　　سے

بسنت باس چن چن کے چنری بندہے　　جو ابھر کے لہراں سوں آیا بسنت

جوبن حوض بن نو رتن رنگ بھرے　　بسنت راگ گاؤ سُہایا بسنت

رنگا نید میانک بندے گلسری　　گلے گل لڑاں سوں دکھایا بسنت

نوی بالی کونلی کدم میں بھیجے　　پرت پیالے بھر بھر پلایا بسنت

محبت کے

بسنت کی خماری نین میں بھری　　　ہنڈولے نین دل ڈلایا بسنت

نبیؐ صدقے میں ہوں محمدؐ غلام　　　نوی رت سیتی رت ملایا بسنت

(ق)

(۶)

او منگاں سوں بسنت آیا نورانی　　　کریاں کسوت سکیاں سب آروسانی
امنگوں کے ساتھ　　　کرتی ہیں　　　عروسی

بسنت کے پھل کھلے ہیں اپ رنگیلے　　　ہوا حیران دیکھ اُس تائیں مانی　۶۹۰
پھول　　　کو

کُنتل کے جھولے سہتے ہیں او مکھ پر　　　کہ جو پھل پر ڈلے بھونرا سو گیانی
ہیں　　　پھول

جڑت چیر کیاں سوں شہ پہلے بسنت جب　　　پلاوے نیہہ مدتب شہ کی میانی

کوہک کویل بسنت کے راگ گائی　　　کہ پائی ہے اِسے رت میں سُکھ نشانی
اس　　　سکھ کی

ہوا آکر صفا پھل بن کوں تھوں دے　　　کہ دیکھ او نقش ہوئے حیران مانی
دیکھ کر وہ

نبیؐ صدقے قطب شہ تائیں جم جم
کے لئے
سہاویں رنگ بھرے حُسناں سُہانی

(ج)

(۷)

شاہ کے مندر سعادت کا خبر لیا یا بسنت
لایا
نین پتلیاں کے چمن میں پھول پھل لیا یا بسنت

سبز سارے نورتن کسوت کئے ہیں رنگ رنگ

سرو مینا میں سو شبنم کا سرا پایا بسنت
شراب

سارے پھولاں تئیں بسنت کا پھول جہانی کیا
کو
گل پیالہ ہو کے خدمت تائیں چت لایا بسنت
کے لئے

جوت مانک سوں بسنت کے گل کھلے عالم منے
میں
پھل بسنت تھے سب فلک پر لال رنگ چھایا بسنت
پھول سے

سور کا رنج میں بسنت کا رنگ جھلکتا نور سوں

ہور چندر کے حوض میں چندن سوں مہکایا بسنت
اور چاند

ترنیاں چرٹ کہ ترنگ نکلیاں بسنت کے ڈھنگ سوں
پھول ہر اک کھل کے اب باساں سیتیں گایا بسنت

جھین چُنڑی پرنگٹ ناریاں کا کر آئے انگن
چپیں کنارے کے تئیں انبر کماں لیایا بسنت

سر تھے انچل ڈھال کر بھیج پر پلو کریوں سٹے
بجلی چرٹ کے ہاتھ لے نھاڈی تو رنگ پایا بسنت

چرکیاں کے نیر بُند تھے سب فلک پکڑیا ہے رنگ
اُس گہر ابراں[1] کے رنگ تھے موتی برسایا بسنت

موتیاں یاقوت گھر گھر یوں دھک انباراں بھرے
ہر گدا مسکیں کوں خاقاں[2] سم کا دکھلایا بسنت

شکر ایزد کر معانی[3] رات دن آنند سوں
نبی منڈ میں خوشیاں آنند سوں آیا بسنت

[1] اُس گہر ابراں ستارے موتی برسایا بسنت
[2] سکھ
[3] قطب شہ

(ج۔ق)

دوسری عید

پوریوں کی عید

درشنی ہو آئی ہے پوریاں کی عید
درشن دلانے والی
شہ درس دیکھت ہوی حوریاں کی عید
کا درشن

شاہ درس سیتی گمتیاں کامنیاں
کے درشن سے عیش کرتی ہیں
دید پر ہے دید منظوریاں کی عید

شاہ کے مکھ سورسوں ہر دم حضور
رخ آفتاب سے
نت نویلیاں ناریاں نوریاں کی عید

وصل کعبہ کر پھریں سب آس پاس ۱۰
شہ کی بھیٹن سوں ہے مستوریاں کی عید

ناریاں جگ پر چمن دے شہ کرو
لعل ادھر پیالیاں سوں مخموریاں کی عید

بوسہ
لعل خوباں بنب جب اُنماں جو پائے
ہونٹ
تب تھے ہوی جگ میں کندوریاں کی عید
سے

مصطفےٰ ہور مرتضےٰ کی دشٹ تھے
نظر سے اور
قطب شہ تھے ناریاں گوریاں کی عید
سے

(ج)

اتبار (اتوار) عید

قربان ہونے شہ اُپر آئی اہے اتبار عید
کے اوپر ہے
عشرت کیے پردے لیا رچ مُنتر سو شہ کے دار عید
منائی جائے گھر

گھر گھر خوشی ہور عیش کا سنچر ہوا بھوت ہات سوں
اور کئی طرح سے
ہے آج جگ خوشحال سب ہووی بڑے ٹھار عید
دنیا ہر جگہ

امید کے سب ملک کا سلطان ہے توں تو تجے
تو تب تجھے
مطرب انند عشرت ندیم خط داس ہے ہور یار عید
غلام اور

مدشوق کے پیالے پینے متیاں کو سب مستان کر
شراب سے
دے نقل تلتل ذوق کا یک دل سوں یو خمار عید
سے یہ

قدبیاں سہیلیاں اسما کے مہمان ہو شہ گھر آئے ہیں
سب ہی
جگ میں اچنبا ہور رہیا دیستے ہی یو اوتار عید
حیرت رہا نظر آتے ہی

بندے ہو کر بندگی سیتی پائی بڑائی جگ منے
بندہ سے میں
پکڑے ہے نس دن شاہ کا یک چت سیتی دربار عید
سے

رات
صدقے نبی کے قطب کوں لیا لے کر اپنا کرے
مائل کرکے
عشرت انند کے چھند سوں یو چھند بھری چونار عید
آرام سے یہ

۷۲۰ (ج)

سکھ بلاس کی عید

عشق کا — بہت

سدا ہوے شہ بزم میں نہہ انند — کہ دولت ہے اس شاہ کا بھو بلند

سنوارے گگن سے رنگیلے محل — رتن جوت جھلکے کہ یا سور چند

جیسے جو — سورج چاند

سجن کے جشن میں سورج سے جگت — دکھاویں عجب ویسے سوں چھند بند

نظر آئے

سبھی ساز بجتے ہیں گن بھید سوں — بجنتے ہیں اس ساز تھے جیو کے چھند

سے — نکلنے — سے دل

گرجتے ہیں اس دھن تھی ساتوں گگن — جگت رقص کرتا نہیں کچ گزند

سے آسمان — کچھ

نہیں بزم اس ساز کا ہور کہیں — نظر نا لگے تیوں سٹو اگ سپند

طرح — اس طرح ڈالو آگ میں

نبی صدقے قطبا کرے سکھ بلاس

کہ دایم اچھو عید کی تیوں انند

رہے — اسی طرح — (ج)

عید
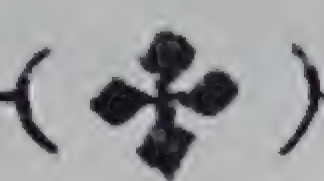
عیداں کیاں میں خوشیاں سب ہی اس عید میں — سالاں کے غم بھانیاں سب ہی اس عید میں

کی / سالہا سال / بھاگ گئے

فتح و ظفر، ہور عیش ہے اس دن منے — نوراں کی ہیں کلیاں سب ہی اس عید میں

اور / میں

ایسی خوشیاں پر لکھ گہر نیوازماں — ۳۰ — روشن ہوا ایماں سب ہی اس عید میں

لاکھ

چند اسورج لیتے جھلک اس دور میں — پائے شرف پرجاں سب ہی اس عید میں

چاند / رعایا

جھاڑ سو کیاں کوں لگے پھل عید تھے — گوہر بھرے سیپیاں سب ہی اس عید میں

سوکھے ہوئے / کی وجہ سے

اس دیس میں کوئی غم نشاں پاتا نہیں — رقصاں کرو ذوقاں سب ہی اس عید میں

دن / ذوق سے

قطب زماں کے سب گناہاں بخش الٰہ

پکڑ یا علیؑ داماں سب ہی اس عید میں

(ق)

سالگرہ

(۱)

خدا کی نظر تھے برس گانٹھ آیا / کریم کے کرم تھے برس گانٹھ آیا

محمد کے میم تھے مدو مانگ کر میں / علی عین عادل علم کوں اُچایا

الف آسماں آسماں گیر بند کر / حسنؑ ہور حسینؑ حسن حاجت دلایا

قمر قاف قبے اوپر جگ جگایا / پرم پی کا پیالا پیا منج پلایا

گلاں گاف گل گوند سہرا سنوارے / حمائل سو ہے حمد کا خق نہ پایا

تو ہی ہنسی کا ہانس منج گل نہ باکر / نبی ہاتھ نا بات نیکا چکایا ۴۰

صدق صاد کا صبح صادق صفا سوں / قرب قطب کوں قاف قاسم دکھایا

(۲)

(ج)

نبی کی دعا تھے برس گانٹھ آیا / خوشیاں کی خبر کے دمامے بجایا

پیا ہوں ہیں حضرت کے ہت آب کوثر / تو شاہاں اُپر مجہ کلس کر بنایا

مر قطب تارا ہی تاریاں میں نپھل (نہچل)[۱] / تو مجہ پر فلک رنگ کا چتر چھایا

۱؎ سلطنت گولکنڈہ کا شاہی رنگ نیلگوں تھا۔

فلک دور نمنے سو منڈپ اُچا کر — جُڑت سب تارے سو اُس پر جڑایا
مانند

کلس دستے نھاناں اُپر چند سوج — وو جھلکار نوراں سیتی جھک جھکایا
دکھائی دیتے ستونوں پر چاند — وہ تے جھک جھک کرنا چمکنا

سورج چند اپے تال ہو کر بجیں نت — منڈل ہو فلک ٹُم ٹُمایاں بجایا
چاند

کرے مشتری رقص مجہ بزم میں نت — برس گانٹھ میں زہرہ کلیاں گایا
گرہ

کلیاں عشق کی مجہ ہیئے میں کھلا کر — پھولاں غم کے دل بوستاں تھے گنوایا
دل — سے

مرا گلستاں تازہ اُس تھے ہوا ہے — ۵۰ مجہ اُس باغ تھے میوہ دم دم کھلایا
سے

دندے دشمناں کوں سو یک جا ملا کر — سو اِسپند کے پاتراں کر نچایا
سے — کو

خدایا معانی کی امید بر لیا
لا
کہ جیوں سانت کے مینہوں تھے جگ سب اکھایا
مینہہ سے دنیا (ق)

(۳)

خدا کی رضا سوں برس گانٹھ آیا — سہس شکر کر توں برس گانٹھ پایا
سے گرہ — ہزار تو گرہ

دعائے اماماں تھے مجہ راج قائم　　　خدا زندگانی کا پانی پلایا
سے میرا　　　آب حیات

نبیؐ کا دعا ہے منڈپ سیس اوپر　　　اماماں دعا سوں طناباں بندھایا
سر　　　کی سے

گل مصطفےٰ سیتی سہرا گندھا کر　　　مجہ اس گل کا سہرا حمایل پہنایا
سے سہرا　　　سہرا پہنایا

دعائے علیؑ تھے سر اجی چڑھا کر　　　اپن سایہ سوں سایہ بان مجہ پہ چھایا
سے　　　اپنے مجھ پر

ہر یک روم کی جیب سوں شکر کرتوں　　　کہ تجہ بھاگ تار اشرف سوں نپایا
رواں زباں سے　　　تیری قسمت

معانی محمدؐ پہ صلوٰۃ کرتوں　　　کہ توں داس اپن تھے جگت میں سہایا
غلام سے　　　(ق)

(۴)

نبیؐ ناؤں تھے پھر برس گانٹھ آیا　　　نوے فتح خبراں شہاں کوں سنایا
نام سے　　　نئی کی کو سنایا

نبیؐ کی غلامی تھے ہے تاج تج سر　　　شہاں تاج پر تاج تیرا سہایا
سے تیرے　　　سہایا

پھولاں کے منڈپ ہور گانڈے کے تھانباں　　　کہ سا توں سہیلیاں سوں منڈپ اچایا
پھولوں گنا کھم　　　اٹھایا

گلالی پھولاں کا بندے سر کوں سہرا　　　او پھولاں جڑت قرص حمایل نپایا
باندھے　　　وہ پہنایا

قطب تارہ دکھلائے قبلہ کی باٹ اِسے ہے بس شرف قبلہ جگ کوں دکھایا

قطب تارہ قطبا فلک کا کلس ہے سبھی تاریاں میں نِکٹ ہو دپایا

چھتر کا کلس سور کیلی نوا چند سو اُس کال جھلم نور جگ کوں جگایا

کلس کا ہے جھلکار دو جگ کا سورا فلک آپ منڈپ ہو حوراں نچایا

سورج چاند تارے پھر کھول کھولاں فلک تال منڈل گرج کر بجایا

خرچ زہرہ کے پھول ہور پان کا عطارد کے لکھنے میں ہرگز نہ آیا

گلالی کلیاں کھلیاں دل باغ میں کہ باقی پھولاں کی رُتاں کوں گنوایا

تمن آرزو تھے ہے دل باغ ہریا اناراں و گل نارنج ہت و لایا

کیا دشمناں کی نظر چاک چاک کہ جیوں چاک گاڑی گے نمنے پھرایا

خدایا قطب شہ کوں رکھ اپ پناہ
برس گانٹھ تج یاد سیتیں گنایا

(ق ۔ ج)

(۵)

حبیب حق تھے برس گانٹھ دیس آئے آج
علیؑ کے مہر تھے مجلس سو کچ کچائے آج

سے — سالگرہ کے دن — سے

رحیم انبر کوں تاریاں سینے سنواریا سو
منڈپ پھولاں کا محمدؐ کے ہر اُچائے آج

آسمان کو — سے — محمد قلی — اُٹھائے

سو لکھناں سو سُلکھن گھڑیاں میں امرت بھر
سہیلیاں جھاڑ خضر نیر سو پلائے آج

مسعود

جو سہرا ایم محمل کا سر چڑا میرے
علیؑ کی لے کی حمائل منجے پنائے آج

مجھے پہنائے

سنے کے صدا اوپر پھول گیند جوبن کے
ہزار چھند بنداں سوں سکیاں لچائے آج

سینہ — پر — سے

صراحی سنبلہ ہور مشتری کا لے پیالا
سہیل ساقی ہو منج مد پلانے دھائے آج

اور — مجھے شراب

فلک طبق میں ملک نقل بھر ستاریاں کا
چکھاونے منجے آنند سات لیائے آج ۸۰

ستاروں — چکھانے — مجھکو — لائے

سو لال گال طبق میں سکیاں عل نہہ بھر
سو شہ سجان کوں بہو چھند سوں لیا کھلائے آج

محبت — بہت — سے — لاکر

گگن طبق میں سورج چاند کے سو کانسے دھر
کہ زعفران و مشک رنگ رنگ بھرائے آج

آسمان کے

نچھل وہ مل کا جھلک نت جو جگ میں یو دیسے
کہ نمائے چاند سورج بھر کے جوت پائے آج

نظر آئے

فلک بدل کمے منڈل کر ملک لے سورچند تال — نچا تا سارکیاں منج کوں جم پہ بچھائے آج
بادل سورج — مجھے

ناری رو ماولی موتیاں کی آرتی بھر کر — سو زہرہ مشتری کے ہت پلا دلائے آج
کی — ہاتھ سے

سدا ہے داس محمد قلی محمد کا — علی کے مہر سینتی سُک انند پائے آج
سے

نبی کے صدقے قطب منگ مدد علی کن تھے — سو میز بانی برس گانٹھ لکھ گنائے آج
کے پاس سے — لاکھ

(ج)

(٦)

گھڑی امرت منے ساعت سُلگھن دیکھ اختر سوں
میں مبارک

گنائے ہیں ملک شہ کا برس گانٹھ آج مہنر سوں

محلاں میں ہریکیس جادیا خوش زیب و زینت لیا
ہر ایک
لا

چِتارا ہو عطارد آ چِتر ہریک بچتر سمندر سوں
مصور تصور اتار

کریں مل رقص آحوراں ہریک نرمل چند رسوراں
چاند سورج

جھلکتے ہر طرف نوراں سوتن ابھرن کے جوہر سوں

سو مل آمشتری زہرا جو لیکر چنگ نو چند کا

نئے چاند

اُتر کھن تھے امنگ سوں آ جماویں راگ گنٹھ سر سوں

اسمان سے سے

سو دیکھ حیران ہو سارے گگن کے سب رہن ہارے

رہنے والے آسمان

اپس سُد کھو کہ بیچارے نچھارے نین عنبر سوں

آنکھ کے اپنا

مہکتی ڈور پر مل بھر زمیں اسمان سب یک ہمر

دماغ ہو تر جگت کے تر عنبر ہور مشک عبہر سوں

تینوں عالم اور

علی اثنا عشر سوں مل دعا کر قطب شہ تج ییں

تیرے لئے

گرہ باۓ بسا سو کا نبی کے اسم اچھر سوں

ڈالے کے حرف

(ج)

(۷)

ملایک عرش پر شہ کیاں برس گانٹھاں گناتے ہیں

نی

سماں سانو محل میانے بدل فرشاں بچھاتے ہیں

ساتوں میں بادل کے

کرم کر پنجتن بارہ اماماں چہاردہ معصوم

برس لکہ کی برس گانٹھ آج اپ چاواں سوں پاتے ہیں
اپنے

سدا جگ میں جیو و شہ کر سکل حوراں کیاں سجدہ
زندہ رہو سب

ملک آمین کہہ کہہ سب دعا سوں ہت اُچاتے ہیں
کے لئے ہاتھ اُٹھاتے

مکت مصحف کے تارے ہو رہے خوباں کے مکھ پر کی

برس گانٹھاں کی گانٹھاں ہو دو جگ میانے سہاتے ہیں
میں

سورج چند آئے مہماں ہو کہ مہمانی ہوتی شہ گھر
چاند

خوشیاں سوں نا چھپیاں بجلیاں بدل عشرت کے چھاتے ہیں
بادل

ابھالاں میل کر آنے لگے چھنداں سوں چو ندھر تھے
بادل ساتھ چاروں طرف سے

کہ یا انبر کے سینے کوں ملایک مشک لاتے ہیں
اسمان

قطب شہ کوں مبارک کر دیا سوں پنجتن دایم
کے ساتھ نجنت کرم سے

حیات ہور بخت دولت سوں خضر نمنے جلاتے ہیں
اور سے کی طرح

(ج)

(۸)

خدا ہور مصطفےٰ اکی دشٹ سوں آیا برس گانٹھ
(اور — نظر سے)
بسا سو برس گانٹھاں کا خبر لیایا برس گانٹھ
(لایا)

بڑائی چوودہ اماماں ناوں سوں منج بہندو سیرا
(نام سے مجھے — باندھو سہرا)
نبی دولت تھے عالم کوں مرابھایا برس گانٹھ
(سے)

ہیلیاں مل گلالی گل حمائل منج پناوو
(گلے میں — پہناؤ)
حمائل قرص چندر.... دکھلایا برس گانٹھ

اوچائی پھول منڈپ پیار سوں پیاریں نویلیاں
(اٹھائی)
دعا پھولاں کی خوشی جو رسوہایا برس گانٹھ

بجاتے دن دناں تم تم بلاتے گاوتے چھند سوں
(گاتے)
خوشیوں پاتراں انجل کوں نچایا برس گانٹھ

محبت آرتی یوں وارتے جیوں ڈھال
سو ہوتی ڈھال دریا کاں جھمکایا برس گانٹھ

جداں لگ سورہے کرنوں برس گانٹھاں انند سوں
(جب تک سورج)
شہاں میانے محمد قطب لیکھیا برس گانٹھ
(ق)

(۹)

خدا کی رضا سینتی آیا برس گانٹھ
(سے)
سعادت ستارہ دکھایا برس گانٹھ

جو امرت گھڑی دکھ دمامے بجائے ۸۱۰
(دیکھ کر)
تو مہتر سینتیں پاں دلایا برس گانٹھ

مگٹ موتی مُنجا بندی مانگھ سینتی — جگے جگ نبا تاں بنٹایا برس گانٹھ

باندے

سورج میگھ انبر کت کرباں کے جھیلے — چندر کے تہالاں سو چھایا برس گانٹھ

امولے نین میں رمل مول راکھے — او شیرین کی شیریں دلایا برس گانٹھ

نبی کا غلام ہے محمد قطب شہ — خبر لاکھ سالاں لیایا برس گانٹھ

لایا (ق)

(۱۰)

نبی کی غلامی تھے آیا برس گانٹھ — سُہاگن سکیاں میں سُہایا برس گانٹھ

سے

جوبن کے طبل ہل بجاو و نو بلیاں — سَبد تال بر ڈھنگ بجایا برس گانٹھ

رنبھا پاتراں ناچتے بر دیارہ — ...... ماراں نپایا برس گانٹھ

نین چھند درپن میں دیکھنے نتاں — تو اب چھند پیالا پلایا برس گانٹھ

ہٹوں سوں نھنی لی ہے ہت بن صراحی — گگن کے گھنے گھن گتایا برس گانٹھ

صد سے

نبی داس نن پن تھی ہے قطب شہ — شہاں میانے شہ کر لکھایا برس گانٹھ

سے میں (ق)

جَلوہ

اور

دیگر رسوم

پرم پیاری کا جلوہ گاو سارے ‌ ‌ ‌ اُسے چند سور سوں پریاں شنگارے
(چاند سورج سے)

سُہاگاں بھاگ بھل منگ کھلے ہیں ‌ ‌ ‌ سہیلیاں آرتی نارے نوالے
(سہاگ کے ‌ کے پھول پیشانی پر)

رچاو تخت جلوے کا خوشی سوں ‌ ‌ ‌ کہ چوندھر چوک موتیاں سوں سنوارے
(کیا تھ ‌ چاروں طرف ‌ موتیوں سے)

چڑاو وتیل اب ساتوں سُہاگاں ‌ ‌ ‌ مشاطہ ہو کے زہر ہت نگارے
(ساتوں ‌ ہاتھوں کو)

پلا شربت دیو و ہاتاں میں بیڑے ‌ ‌ ‌ بنداو و ساریاں موتیاں کنارے
(ہاتھوں ‌ بندھاؤ)

محمد قطب شہ ہور اُس پری کوں ‌ ‌ ‌ خدایا رکھ جداں لگ میں تارے
(اور ‌ جب تک) ‌ (ق)

(۲)

بنے ہور بنی کوں پلاو و سدا ‌ ‌ ‌ سو عاشق و معشوق ملاو و سدا
(اور ‌ (پکارو؟))

نین میں دھر وسا ین کے دھیان کوں ‌ ‌ ‌ پرم کے ہنڈولے جھلاو و سدا
(آنکھ ‌ محبت)

مری نین پتلی سدا نیر میں ‌ ‌ ‌ مہا جل مون میں کھلاو و سدا
(آنکھ)

۸۳۰. سو بالی کی چوٹی گندی چاؤ سوں
حسین کمسن گوندھی گئی کیساتھ
مشاطہ عشق ہت کھلا و سدا
کے ہاتھ سے

ملی کو نلی پیاری پیارے سیتی
کمسن کیساتھ
اپس میں اپے سب ہلا و سدا
اپنے آپ

مجازی پیالا سو کیا کام آئے
پرم مد حقیقی پلا و سدا
محبت کی مے

نبیؐ صدقے قطبا نو بلیاں سوں نت
نئی
وقت اپنا نس دن بلا و سدا
رات دن

(ج)

(۳)

میں تیرے کاج جلوے راگ پایا
تو کارن چونپ سوں سہرا گندایا

انند کے موتی مانک تخت سنگار
گلے میں ہانس عشرت کا پنایا
ہنسلی و پہنایا

رنگیلی مجھ سندری ہت ہور پانو لا کر
ہاتھ اور لگا کر
کندن کلیاں کے ہاراں خوش گندایا

سہیلیاں نا تو گل کنٹھ مال بایاں
گلے میں ڈالیں
پیالے عیش کے سب کوں پلایا

نبیؐ صدقے قطب نت سندریاں سوں
ہمیشہ
بدھاوا رات دن منگل گوایا

(ج)

(۴)

پیاری کا جلوہ ہمن من میں گائے　عشق سینتی جیو پاتراں کوں نچائے
ہم　کے ساتھ　کے
جوبن جو کی او پرم جو میوہ دل کا　۸۴۰　او پد من کوں ٹہیلا کرا چند لگائے

وہ
طنبورا و کنگری ہیں اپ از گا کر　دو تن ہت سوں پیالے ہیں مد کوں پلائے
اپنا　ہاتھ سے　شراب
رقیب
سنے کے طبق میں جوبن پھول گیندا ل　اس او پر دو کجلے بھونر خوش سہاوے

سونے
سرو قد صراحی جوبن اس کا پیالا　انچل ابر میں جھمک بجلیاں دکھاوے

بھواں خم سوں مج پانوں پڑ کر سکے سو　نین مستی سینتی پیالا پلائے

میرے　آنکھ کی　سے
قطب پنجتن کا غلامی قبولیا　تو اس عشق انگوٹی میں چند سور پائے
قبولا　انگوٹھی　چاند اور سورج ڈالے (ج)

(۵)

..........ناقص الاول...............................

رچے جب عشق نوری میں سار دل کا　نین پھانسی سب کر موہن من رجھاوے
آنکھ کی　دل

رکھے جب کجل آپنے نین میانے — تو سوکیاں کے پاوے چھنداں سوں بجاوے
کاجل آنکھ میں

جو آوے سورج نمنے سنگار سوں — تو مہر بال تھے راگ نہہ کا او چاوے
کی طرح — خط سرمہ سے عشق اٹھائے

جو اوڑے ہے جلوے کا چادر صفا سوں ۸۵ — سو دھن کے گلے ہانس سہرا (۹) سہاوے
حسین ہنسلی

کنگی کوں بہت ناز سینتی پکڑ کر — عشق شیریں خسرو کوں چھند بند دیکھاوے
سے

نبی صدقے او ناری قطبا سوں میلی
ملی
کہ جس کے سو بھاوا جگت من کوں بھاوے
عالم کے دل (ج)

(۶)

بھاگنی بھاگاں کا جلوا گاوتم — اس سہاگاں کے سبد بجاؤتم
کے

منجے پھولاں میرے دل میانے ہٹسے — عشق چوکی پر چڑا بیلاؤتم
کے پھول میں

نور تن منج عشق کے چوکاں بھرے — موتیاں لہراں کے تم بجاؤتم
میرے

پھل ہنسی ہاراں کلی آنند ہے — جلوے کا شربت پلا سمجاؤتم
پھول

دن دنا گرجے جو بن بادل نمن — کنگناں جھلکار منج سنّاوتم
کی طرح — کنگن کی — مجھے

رات کی بے خوابی میں پایا رتن — خوشیاں پاناں کے طبق بھر لیاوتم
بے — پان — بھر کر لاؤ

قطب شہ بھاگی نوے مندر چلو
خوش قسمت — نئے

ننھّی بالی تال سوں نچاوتم
کو — کے ساتھ نچاؤ(؟) — (ج)

مہندی

(۷)

امرت گھڑی میں خوشیاں طبل بجائے
آبحیات ۸۶۰
قطب زماں کے تائیں بھوگن سینتی پلائے
کو بہت کے ساتھ

دیتے ہیں یار گہ او جس رنگ ہے سہاتا
وہ
اوہاں ناتوں لے نبیؐ کا سورج شمے لگائے
نام کی شمع

صدراں میں زرنگارے تارے جڑے کندن اس
ستّے کے سرو جھاڑاں زیبائی سوں سہاوے
سونے کے ساتھ

زہرہ نمن محافے روشن ہیں اس انگن میں
کی طرح
یا سور کی ہیں کرناں جو تاں سوں سر او چائے
سورج اٹھائے

سو رنگ رنگیلی مہندی بہو رنگ سوں کلا کر

خوش رنگ بہت سے ملا کر

کیتیک چاواں سیتی شہ پانوں کوں لگائے

کتنے ایک کے ساتھ

سب پیارے ملکے پیاروں سوں جائیں شہ پہ بل بل

سب سندریاں سوں لکھیاں رنگ رس سوں نچائے

صدقے نبیؐ قطب شہ نائیں سہے اے خوشیاں

کو زیب دیں یہ

جو اس خوشی انند تھے سب جگ کے تیں رچھائے

سے کو

(ج)

کنٹھ مال

(مالا)

(۸)

نیر وصیت شوخی سوں آ کر کھڑی جب
سو او چیٹ نظر میری اُس پر پڑی تب

نویلی پیرت لا کے ہے ہیر نین منج
سکی ملنے تیں پیو کوں جاتی قرن اب

کہ قرار نہیں مجھے — کے لئے پیا

پیاری ہے نازک کلی جوں چنپے کی
تو ریشم تھے آلے ہیں بالاں کے اُس کھب

جس طرح — سے اعلے

دو رُخسار اُس کے ہیں رنگیں گلالاں ۸۷۰
او چلنے کوں دیکھ ہنس دربائی ہوے سب

اسکے

او مکھ پاک نرمل ہے سورج کے نمنے
چنپے کی کلی جوں سُہے ناسکا چھب

وہ مانند — زیب ناک کے

نین سائیں کے دیکھ کملاوے نرگس
اَدھر ہیں رسیلے کہ نابات کے جھب

آنکھ — کمھلاوے — ہونٹ — نبات

نبی صدقے کنٹھ مال جب پین آئی
پہن کر
قطب کنٹھ لا کر چومیا اُس کے دو لب

(ج) — چوما

لوازمِ شاہی

کسوتِ زرّیں

کسوت مکلل زرزری شہ آج سنگارے اہیں

لباس پُرتکلف زریں پہنکر بادشاہ نے آج آرائش کی ہے

گوہر سوتن مکھ نور کے چوندصیر جھلکارے اہیں

چاروں طرف ہیں

خوباں جتے دنیا منے، خدمت کریں شہ کے کنے،

جتنے ہیں پاس

یوسف صورت نازک نھنے، چوپھر کھڑے سارے اہیں

کم عمر

کہکش ونڈے جوڑے رتن، سورج کلس کنچن برن،

لباس

زرتار کیاں ڈوریاں کرن، ٹھوسے سو جوں تارے اہیں

کی شعاع مثل ہیں

تارے وو فاضل سور تھے، جھمکے انن کے نور تھے،

سے وہ سورج سے

دیکھ سب ملا یک دور تھے، حیران بچارے اہیں

سے

بجلیاں کے ٹکڑے کر میں دھر لے دھات کے چھند بند کر

(کن۔ کان؟)

کولانٹ کھیلے سربسر کیا شوخ مہ پارے اہیں

سو کے دیسیں یوں نین سنگ جوں کاڑ جیبا بھونک (؟)
خط سرمہ نظر آئیں اسطرح آنکھ کے قریب (ہوں بھوجنگ)

چنگیاں میں ڈورے لال رنگ شعلے سوں زخمارے اہیں
چنگاریاں

بُند مہندی کے ہاتاں منے گل لال جوں پاتاں منے
بوند ہاتھوں میں پتوں میں

۸۸۰ موتی جھڑیں ہاتاں منے جھل تھے سمند کھارے اہیں
ہاتوں میں رشک سے سمندر

نٹوے کُلاٹی لاگ کے اُت روپ ونت بھو بھاگ کے
قلابازی کرکے بہت

پتلی کمر کچ پاگ کے جگ من بھولا نہارے اہیں
دل بُھلانے واری

سب مست گج گنبھیر جوں قدراست دھرتے تیر جوں
(گج۔ ہاتھی) گہرے کی طرح

آہستگی میں نیر جوں بیگی منے بارے اہیں
پانی کی طرح تیزی میں ہوا

ہوتا انند خوشحال سب نٹ گاتے ناٹک سال سب

بجتے طنبورے تال سب منڈل کے دھمکارے اہیں

چنچل چتر بُدونت فنی لک لک ملک جس درسنی
جس کے درشن کرنیوالے

سو قطب شہ پیو بھوگنی جگ جیو کے پیارے اہیں (ج)

شاہی ہاتھی

(۲)

خدا کا ہست بہتا ہور جھرتا — دندے دشمن کے سر پر پاؤں دھرتا

ہاتھی — اور — دشمن — پاؤں

انکس اس سیں پر قدرت نواچند — کہ سُنڈ پھانسے میں دشمن نت سنپڑتا

سر — نیا چاند — سونڈ — ہمیشہ گرفتار ہوتا

فلک کے دور میں وو کھانڈہ تیرے — سنیا و نت سوں درجن سینج کرتا

دشمن

اندو جھلکار سورج ناد بجلی — کبوں اس کا گگن نمنے پچھڑتا

(کبول ہو) — آسمان — مانند

ترے حملے کوں ڈونگر تاب کیوں لیائے — کہ اس گرجن تھے بادل گرج دھرتا

قلعہ — لائے — سے

ہتی سنکھ جو کوئی درجن جو آوے — سو ہیبت تھے وندے تن من ہدرتا ۸۹۰

ہاتھی مقابل — دشمن — سے — دشمن کا — لرزتا

نبی صدقے چڑے قطبا سکھ آساں

سواری کر

سو کنجر قطب شہ ہت جگ سنورتا

(ج)

تقسیمِ اوقات

(۳)

پہلی گھڑی سانتی کے مہ موتیاں سینتی نھانے پری
نہانے

دُسری گھڑی عشق چادر اوڑے ہے او استری
وہ عورت
دوسری (میں)

تِسری گھڑی باندھے پرم کی گلسری اپ کنٹھ میں
تیری
اپنے گلے

چوتھی گھڑی چوکاں رچے پیلاتی مُنج مد حیدری
پلاتی مجھے

پانچویں گھڑی پانچوں رنگاں اگنا وپکڑی نان سوں

چھٹی گھڑی چھاتی اُپر باساں سُنگاتی عنبری

ساتویں گھڑی ساتوسکیاں ملکر بندا و چیر منج
مجھے

اٹھویں گھڑی چھنداں سینتیں اوڑے پون کا چادری
سے

گھڑیاں گھڑیاں ناگن کے ہیں گنتا ہوا اب پہلا پہر
نہ شمار کرکے
کنولی کے کیاں ہیں مہکے باس سوں پھل کبوڑی
پھول — بالوں

دُسری پہر دو پہری پھل اپ کن منے باُئی سکی
دوسری — پھول اپنے کان میں لگائی
اے مد منجے کیا کام آوے مد پلاوو کوثری
یہ — مجھے

تِسرا پہر اللہ محمد ہور علیؑ کا ہے پہر
تیسرا — اور
خوشیاں کا پیالہ ناد بجتا ہے غلام قنبری

چوتھے پہر آکر ملے قطب زماں سوں پدمنی
سے
صدقے نبیؐ قطب زماں ہے اس زماں کا انوری

عشقاں کی آتش تھے کدھیں یک تل نہ بیچوں مغبیاں
سے — کبھی — لمحہ — ۹۰۰
کافر کے مکھ اوپر بندیا ہوں چھند سینتیں عنصری
باندھا

(ق ـ ج)

راگ

(۴)

مُکٹ راگاں پیاری آپ راگے راگ گاتی ہے

مُکھارے راگ گاتی مکھ لہراں سوں سُہاتی ہے

صباحی راگ گاکر منج صبا کے تخت بسلاوو

مجھے بٹھاؤ

دھناسیری گاکے وصن منج کوں سرنگ پیالا پلاتی ہے

عورت خوشرنگ

مرے سنگ مل نچاتی سنگے گاتی سنگھرا بھرن

سرے راگاں جو گاتی اِستری توں منج کوں بھاتی ہے

اسلئے مجھ کو

الاپے گا نرا گنرا کماں بھوں کا چڑائی ہے

عشق کی آگ میں ابرو کماں کو شی سکاتی ہے

کہ گوری راگ جو گاوے تو گوریاں کا ملک جیتا

سو سارنگ نینی سب رنگ ہیں سو رنگاں سوں سہاتی ہے

سبھی راگاں کے گل پھل ہار بایا ہے سو ملہارا
گلے میں پھول کا ہار ڈالا

جو گاوے رام کیری رام کر راواں تر جھاتی ہے

سبھی راگاں محمد قطب شہ کوں جم سہائے تھے

نبیؐ دولت شعر میرا شکر نمنے جگاتی ہے　　(ج)
کے مانند

راج ترانہ

(۵)

سبحان کے بھومان سوں جیو و تمیں راجے سدا

زندہ رہو اے راجہ

جم جم جیو و پُت میت سوں آنند خوشیاں کاجے سدا

حضرت نبیؐ کا نانوں لے سب مجلس آرائی کرو

نام

حضرت کے نانوں سوں (۹) مہمانی شہ ساجے سدا

منجالہے اسمان ہور تارے جڑے اسکوں جڑت

ہے اور

اسکے کلس سورج چندر دو جگ میں بیراجے سدا

۹۱۰

بارہ اماماں نانوں سوں اسکے طبقاباں باندھے خُش

کے نام سے خوش

اُسکی شیریں میٹھائی تھے خسرو شکر لاجے سدا

سے شرمائے

مل فاطمہ کے داس کوں سکیاں چھڑا و تیل تم
یا قوت موتیاں کے طبق اُس آرتی چھاجے سدا

ساقی پیالا پیم کا بھر بھر پلا عیشاں کے تئیں
نٹوا ہو ناچے مشتری ہت زہر چنگ باجے سدا
ہاتھ زُہرہ

حق کے کرم سوں جم جیو قطبا تمیں پت میت سوں
تم
صدقے نبی دولت بخت جم راج کر راجے سدا
(ج)

ترانۂ عیش

(٦)

دُکھ درد گیا عیش کے دن آئے کرو کام

رنگ لعل گلابی جو وے اس مکھ تھے پیو جام

ٹپکے سے

جلتا سو شمے بزم طرب میں نکو لیا وو

شمع

جے سُور کے اَنگے ہوے سب دیوے سو گمنام

سورج مقابل چراغ

عشاق کوں پیو یاد سوں جے پینا روا ہے

اُس مُکھ کے عرق باج روا نہیں منجے آشام

عطار توں مجمر میں کِتا با دیگا عنبر

تو کتنا ڈالیگا

منج جیو کے مجمر میں سدا باس ہے فرجام

میرے دل

شکر فروشاں کرتے کِتا نرخ شکر کا
کتنا
نِرمول شکر کا لذتاں پایہ ہمن کام
پایا
مکھہ آیت تفسیر میں الجھے علماں سب
پھنس گئے عالماں
۹۲۰
عشاق سوں الجھے ہیں ترے لٹ کے سرک دام
پھنسے زلف جیسے

تج حسن خزینا سو مرے دل میں کیا ٹھاول
تیرے
گنجور رکھن ہار کہیا تب تھے منج ایام
کہا سے مجھے
تج بندگی تھے سب ہی بندیاں میں سو بڑا ہول
سے
کیا بوجھے منجے جگ میں کہ مشہور مرا نام

نا بوجھیں عشق پنتھ سو کاں پاوینگے اس انت
کہاں انتہا
ہے طوق گلے قاف کہ قلاب سو جیوںؔ لام

ن جوں۔

موبات سو جادار[1]وغہ سوں کیا کہینگے کوئی
میری

او بات کوں سب جانتے ہیں خاص ہیں ہور عام
وہ　　اور

دو دیس میں جانے کہ کریں عیش معانی[2]
دن

دکھ بھان پیو وے کہ نہیں جگ کوں سرانجام

(ج-ق)

ن[1] داروقہ ۔ ن[2] قطب شہ ۔
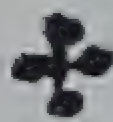
کھیل

چوگان

سائیں کھیلے نیہہ سوں چوگان خوش — پیو تھے پن کر دیے میدان خوش

سے تجھے

ہات چوگاں سیتی جوبن گیند کر — کھیلو اپ پکیاں سوں تم سلطان خوش

اپنی

حسن سوں نیہہ کا تُرنگ چڑ کر پھراُو — تج تھے پایا اوترنگ پرمان خوش

تجھ سے

سینہ ناریاں کا ہے میداں اُسکے حال — دو جوبن ہیں کھیلو تم چوگان خوش

ہر طرف رنگاں سیتی کھیلئے ہیں پھول ۹۳۰ — کھیلو چوگاں اکہ ہے بُستان خوش

سے

چھند زوروں سیتے جینتو تل منے — سو نتا ہے تم .... خوش

جینتو لمحہ سمجھتا

اب نبیؐ صدقے قطب شہ شوق سوں

پیار سوں لیا یا ہے اپ جہان خوش

لایا اپنا (ج)

پھوکڑی پھو

(۳)

سکی تال دے منج ٹٹکتی کھڑی
کہ ڈھان ڈھکنی کھل کر ہٹکتی کھڑی
کھیل

جو ڈھان ڈھکنی کیے کھل کھیلن آئی وھن
مجھے
کھیل
نہ یک پھوکڑی پھو کھیل مسکتی کھڑی
یکھ کر

خوی کے بنداں تھے بجھے زرزی پیر
کھینے
پسینہ بوندوں سے
جیوں ابراں میں بجلی جھمکتی کھڑی
جسطرح بادلوں

سہیلیاں کے گندنے تھے چین گاس باندھے
گوندھنے سے
او شہ چرکیاں سیتیں بچکتی کھڑی
وہ سے

سکی کن گنواری بوجھی اس کا تال
او چھند بند دھکارن لٹکتی کھڑی
وہ

سیتی حقہ بھر بھر نہ بوجھیں سو عشق
جو بوجھیں ایس اپ لچکتی کھڑی
خود ہی

محمد شہ ہے اس زمانہ کا شاعر
نبی صدقے اس نیہہ ٹھمکتی کھڑی

(ق) اسکی محبت نیں

کھمڈی

(۳)

.........ناقص الاول.........

عجب کھمڈی ہے دو جگ میں کہ اس کھمڈی کی دولت تھے
سے

۹۴۰

اپن دل کے انداں کے کریں جگ سروراں کھمڈی

اپنے
منڈپ دے عیش کی مجلس بھر اعیشاں کی کرتے ہیں

گُھر کھافاں ہیں ہور جوتی دُراں بیچ سمدُراں کھمڈی

اور　　بیچ
جتنے جیواں ہیں عالم کے وتے جیو وان پا سر تھے
سے　　اُتنے
جتنے
اُمنگاں سوں کریں اپنے دلاں کھے تج گھراں کھمڈی

ملایک سب دعا کرتے صدق سوں ہات اُچا تل تل
سے　ہاتھ　اُٹھا کر ہمیشہ
محمد کی قطب شہ ہر براں کرتے براں کھمڈی

برسات اور سرما

اس عنوان کے تحت وہ نظمیں جمع کر دی گئی ہیں جنمیں برسات کی
بہاروں اس کے آغاز اور برسات کے موسم میں دربار اور محلات کی
مصروفیتوں کے مرقعے پیش کرنیکے علاوہ دوسرے موسموں کی
طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ آخری نظم موسم سرما پر ہے

روت آیا کلیاں کا ہوا راج   ہری ڈال سر پھولاں کنے تاج

رت موسم

مینھوں بُند کا لیو ہت پیالا   رونت ناریاں ساجیں اکس تھے یک ساج

مینھ کے بوند ہاتھ میں   ایک سے

تن ٹھنڈت لرزت، جوبن گرجنت   پیا مکھ دیکھت کنچکی کس سے بکسے آج

ٹھنڈ سے لرزتا ہے گرجتا ہے

ناری مُکھ جھمکے جیسے بجلی   اَنچل باو گ میں سُہے اُس لاج

کیس پھول دیسے تارے اسمان   اِس زمانے کی پری پدمنی آئے آج

بال نظر آئے جیسے

چوندِہر گرجت ہور مینھوں برست   عشق کے چمنے چمن موراں کا ہے راج

چاروں طرف گرجتا ہے اور مینھ برستا ہے   ہر چمن میں

حضرت مصطفٰے کے صدقے آیا برس کالا   ۹۵۰   قطب شہ عشق کر و دن دن راج

برشگال

(ج)

(۲)

مرگ سلطانی نتارہ جگ میں آیا پھر کر آج   رُکھ سکل سر سبز ہو کر سر تھے کھلئے لعل تاج

سے   درخت سب پھر سے کھلے

لال رنگ کھیلیا ہی مکھ پر لال کے لعل بدخش   تو سُرج اس رنگ تھی ہرات جا و لاج لاج

کھیلا چہرہ   سُورج سے شرم

میرے اتم سرو کوں رکھو نوں سدا پر آب سوں　　یا رِ رحمان! آب کوثر سیتے دائس کوں رواج
کو　تو　سے　　　سے　کو

تیرے مکھ پر خسروی فرِ منور دیتا　　تو ہی ترکستاں کے شاہاں دیوتے تج کوں خراج
چمکتا　　　تب ہی　دیتے　تجھے

تج کھرگ تھے تیغِ رستم پست ہی عالم منے　　رستماں میں تجکوں گنتے ہیں شجاعت کا سراج
تیری تلوار سے　ایں　　　تجھے

وو کھرگ جھلکار بجلی ہو کے جھمکے[1] کھن منے　　کڑکڑا ابر کڑکیا ہے سب ہی دشمن کوں براج
وہ تلوار　آسمان میں

بھنوں کماناں نا چڑا اپ نیناں کے گوشہ سوں　　کیونکہ تج شاہی کے دِسّی تل دسیں دوجے دو راج
کمان ابرو　نہ چڑھا اپنی آنکھوں　سے　　تیری　نظر نیچے نظر آئیں

آسمانی دور کا چوگاں لے چڑیے نہ ترنگ　　دور چوگاں میں جو الجے گیند تیوں الجے ہیں راج
پھنسے　جوں

اے معانی[2] توں دعا تھے ہور رہیا تھا نا امید　　تج دعا با مدعا ہے کر محمد سے نمنے راج
تو　سے　ہو چکا　(ق۔ج) تیری　کی طرح

(۳)

پلا ساقی مے ہور خوشی سیتی ناچ　　ہوا سبز و خرم ہوا جیسا پاچ
اور　سے

نمن شوق کا نین تھے میہہ چوے　　اے باتاں نہیں جھوٹ تم دیکھو ساچ
تمہارے　آنکھ سے　مینھ　برسے　　یہ　سچ

ن[1] جھلکے ۔ ن[2] قطب شہ ۔

کہو داکھ جھاڑاں کوں میرا سلام — تمن آرزو دل ہوا شیشہ کاچ
(انگور کے ... کو — تمہاری)

خوشی شادی سیتیں ہمن بزم میں — صراحیاں اُپر ساقی پیالاں کوں راج
(سے ہماری — کے اوپر)

کھلیا مدعا پھول مو باغ میں — نکو آ دو تن سامنے مو نجاچ
(کھلا کا میرے — نہ غیر میرے)

جلاؤ سپند تا نہ لاگے نظر — دو تن آگ میں تم پکاو کماچ
(لگے — غیر کو)

معانی علی دم تھے خوش ہی ہوا — کہو مطرباں کوں بجاو کماچ (ق)
(کے سے — سے)

(۴)

سہیلی بنے نیلی رت میں شوانی — نگھا چھائے انبر نگار نگ نہانی
(آسمان پر)

سُہے سیس انچل دھو نور جیوں گگن پر — مرگ میں مرگنیاں کی کسوت سُہانی
(سر پر جیسے آسماں)

پیاری کے خوی بند منسا طا نگارے — بھواں کج سہیں لو جیوں کماں سمانی
(جسطرح)

عشق کے بنے بن سو یک ناد گاوے ۶۰ — پپیہا کے بولاں سوں پیو پیو فغانی

چمن ناد سوں نال وار و بجاوے — جوبن کی پکھاوج بجاوے سہانی
(سے)

گلالی ہیں گلاں پیالے تمھاری
نو بلی نوی کونپلیاں تھے جوانی

نئی سے

نبیؐ صدقے ایسے مرگسال نت نت
علیؑ کی دعا تھے چھتر آسمانی

سے (ق)

(۵)

انداں یتے بھی آیا مرگِ سال
دندیاں پامال عزیزاں ہوئے خوشحال

سے پھر دشمن

کنارے آسماں کے نیں شفق رنگ
دندیاں مارے گئے اچھلیا رگت لال

نہیں سے دشمن اُچھلا خون

فلک نیں گڑگڑاتا مست ہے ہست
کہ شہ کے درجناں کوں کرمنے پامال

نہیں ہاتھی دشمنوں

اُن کے دفع میں کچھ نیں مجے کام
کہ آپی سب چھپے اُس ہیبت پاتال

کرنے کیلئے کچھ نہیں ہے مجھے خود ہی سات

کماں قوسِ قزح دینے ملک کوں
دندیاں مارن کوں لاجور کئے تس بھال

دشمنوں کے مارنے کیلئے

ظفر شہ پائے کر سب دُرجناں پر
خوشی سوں گاوے زہرہ تنتج بڑال

دشمنوں

نبیؐ صدقے نکو کر غم توں قطبا
علیؑ ہور آل دایم تیرے کھوال

۹۸۰

اور (۶)

(۶)

مرگ سال آئیا پھر تھے مرگ نینی سنگاراں کر
آیا پھر سے اے آہو چشم
جڑت مانک بہوٹیاں لعل موتیاں لیک دھاراں کر

بدل جو رے میں کیو رے پھنکڑیاں جھمکاؤ بجلیاں جیو
بادل
چھپیا کھو نپے ہیں پھل تارے بدل کے اندھکاراں کر
پھول بادل اندھیرا

رسیلے کنٹھ سوں آلاپ اب کویل کے کہکارے
گلے سے کوکو
پپیہے ناد سوں مد پیو نت کد نا خماراں کر
پپیہے کی آواز سے شراب پی ہمیشہ کبھی نہ

ہریا شیشا ہریا پیالہ ہریا کسوت ہریا جوبن
ہرا ہرا ہرا ہرا
ہریا جوانی ہریالی ہیں ندیاں مونباں کے ہاراں کر
ہرا

نچھل مکھ نیر پوراں میں مچھیاں لو عین تراچنچل
مچھلیاں آنکھوں کی
جوبن گج گرجنے او پر لٹاں بادل کے بھاراں کر
ہاتھی زلفیں

ہوا اپتا دکھاکر چونپ سوں کر ساز ملہارا

رِجھالے شاہ کوں پیاری بجاکر جیو کتے تاراں کر

محمد قطب شہ کے کنٹھ لگ رَین دِن لگے جھڑ جیوں

گلے رات جھڑی جسطرح

(ق) دو جیں ات بھوگ گرمی تھے پُہیے خوی بُند ماراں کر

سے پسینہ کے بوند

(۷)

سہیلیاں مرگ سال آیا ہوا سوں — گرجنا اس کا سُہنتا ہے ادا سوں

سے — زیب دیتا سے

مُشک ہور زعفراں عنبر کلا کر — سکیاں تن کوں لگا وو بہو صفا سوں

اور ملاکر — بہت سے

چُوا چندن اَگر پر مل سُہاوے — ۹۹۰ سجن مجلس میں ہر رنگ بے بہا سوں

(اگر) — کی سے

طبق پُھل بان کی پیاریاں بھراویں — سنواریں چولی اپ تن پر صفا سوں

پھول (پان) — اپنے سے

پیا اپ من کی پیاریاں سوں ہی یک چیت — پلاوے نیہہ کا پیالا وفا سوں

اپنے دل سے یکدل — محبت

گوا دو راگ برسانت اس ہوا میں — سکیاں پیو کوں منالیا وو میا سوں

گا برسات — لاو محبت سے

نبی صدقے مرگ آیا انداں کرو قطب رماں اپنے پیاسوں
عیش کے ساتھ (ج)

(۸)

مرگ آئیا مرگنیاں اب مرگ کوں مناؤ
آیا ہے
مرگ ایسے پیالے میانے حے لعل تھے بھرپلاؤ
میں ہونٹ سے
جھاڑاں کوں پھول ہور پھل سہتے ہیں جیوں جواہر
اور مثل
صدراں زمردی رنگ ہر اک محل بچھاؤ
میں
دستیاں جھڑاں میہوں کیا موتیاں لڑاں کے نمنے
نظر آتی ہیں جھڑیاں بارش کی موتیوں کی لڑیوں کی طرح
اس موتیاں کا سہرا گند کر منجے بندھاؤ
گوندھکر مجھے باندھو
رنگ برنگی کسوت کریاں ہیں پاتراں سب
آن کاس کے کنارے بجلیاں کا رت جگاؤ
آکاس رتجگا کرو؟
بر ذنگ نمنے بادل بر ذنگ ہو دکھایا
کے مانند
شہنائی دارو اِن کا دو جگ کوں سناؤ

پرسانت کے پُھلاں کا بھید پایا ہے باس رول رول

پھولاں اُترگیا ۱۰۰۰

دُھپ کالے پھول باساں اپ من تھے گنواوٗ

سے

دھوپ کالے کے پھولوں کی خوشبو

اے قطب شہ محمد خبراں خوشی کی آیاں

آئی ہیں

جم فتح میز بانی انت مرگ میں گناوٗ (ق)

(۹)

گرجتا دیکھ مرگ چو ندھر تھے فوجاں کر ملیاں بالیاں

چاروں طرف سے فوجوں کی طرح جمع ہو کر ملیں دوشیزہ لڑکیاں

مکلل ہو لگیاں جھمکانے بھی جیوں بجلیاں بالیاں

لگیں مثل بجلیوں کے

بکھایاں پھوی سوں چولے سب..... کے بس ہنڈولے سب

بیٹھ

لگیاں کھانے کوں جھولے سب، نویلیاں اچھپلیاں بالیاں

نئی شوخ

متیاں ہو مد کے پیالیاں سوں نین غمزیاں کے چالیاں سوں

مست شراب پیالوں سے آنکھیں غمزوں کے چالوں سے

جوانی کے الالیاں سوں کریں مل مل رلیاں بالیاں

ترنگوں سے کرتی میں مل مل کر عیش

کھسا جوبن کسن میں تھے، مدن اُبلا کہ تن میں تھے
چولی　سے　یا کہ شراب　سے

گھلاتیاں ہیں نین میں تھے، چھبیلیاں پو تلیاں بالیاں
سے　پتلیاں

پین اُبھرن جگ مگیں چھن چھن، گلے شہ کے لگیں چھن چھن
پہن کر　چمک دکھلائیں ہر لمحہ

چلین ہیں ڈگمگیں چھن چھن، ہویاں بھی باولیاں بالیاں
رفتار　ہوئی ہیں پھر دیوانی

بکس تھے ایک ہیں جوتی، دکھیت بھولیں جگت کوتی
ایک سے زیادہ　چمک والی دیکھکر

خجل ہوئیں ڈھال کے موتی، ڈھلین جب چلبلیاں بالیاں

نبیؐ صدقے قطب ساتاں رہیں مل دیس ہور راتا
ساتھ　دن　اور　رات

لوئیں سکھ اپنے من بھاتا، چھنداں سوں نرملیاں بالیاں　(ج)
سے　پاک صاف

(۱۰)

گرجا ہے میگھ مہر تھے تازہ ہوا ہے بستاں
پھر سے

پھولاں کی باس پایا بلبل ہزار دستاں
خوشبو

اے خوش خبر صبا توں لے جا جواں قداں کن
کے پاس
چمناں کی آرزو میں بیٹھے ہیں مے پرستاں ۱۰۱۰

وہ نونہال پھولاں ہے جام خوے سو بادہ
پسینہ
نرگس اپس پلک سوں جھاڑو کرے شبستاں
اپنے

مکھ نور پر دسے یوں مج خط عنبری او
نظر آئے مجھے وہ
جیوں سور اُپر ہے بادل ریحان سوں گلستاں
جسطرح سورج پر

جاہل سو دیں گنواں کر، ہم دین پر سو ہنستا
اپ دیں خبر نہ بوجے کرتا لوگاں سوں دستاں
اپنے کی

دستور عشق کے تھے باہر توں پگ نرا کھیں
سے قدم نہ رکھے
ڈر ہے اگر رکھیگا تجھ دور خار رستاں

بے ہوش میرے دل کوں میٹھے ادھر جلائے
ہونٹ
گلزار ہے عجب او دو لعل شکرستاں
وہ

مجھ عشق کے گداکوں اورنگ شاہی دیتا

سب عاشقاں مجھ انگھے ہیں طفل جیوں دبستاں
میرے سامنے

روزی ہوا معانی تجہ عیش کا پیالا
تجھے

(ق) بھر بے ہیں ہر طرف تو جم شوق کے خمستاں
تب ہی

(۱۱)

گرجیا مِرگ خوشیاں سوں سنگارو آؤ سکیاں
سے آرائش کرو

پڑتا ہے میگھ پھوی پھوی چولی بھگاؤ سکیاں
قطرہ قطرہ

عطار باؤ بن میں پھولاں کے کھول طبلے

مہکار اُچائیا ہے پھر من میں دھاؤ سکیاں
اٹھایا

جوں لال پھول ڈالیاں پر تیوں دنداں پہ اپنے

۱۰۲۰ بازو بنداں کے سر تھے پھند نے پھلاؤ سکیاں
پھر سے

اسمان ہور زمیں سب یک رنگ ہو سہاتا
اور

ہے آج عیش کا دن ملہار گاؤ سکیاں

کر کسوت احمری سب سر پانو لک مکلل
سر سے پا تک

سورج شفق میں جیوں تیوں ہر یک دپاؤ سکیاں
چمکو

یاقوت ادھر پیالیاں ہیں بھر کے مے محبت
ہونٹ

شاہِ نول محمد تیں بھی پلاؤ سکیاں
نئے کو پھر

نٹویاں کوں نین پتلیاں کی مد پلا متی کر
مست

شہ کے مندہر انگن میں نٹوں نچاؤ سکیاں (ج)
مکان کے

(۱۲)

مرگ مہینے کوں ملالے ملکاں مل گگناں ہیں
ملائک

سمہد موتیاں کے جو برسائے سو بھرے انگناں میں
سمندر

دھرت بند چیر جواہر چولی رنگ پاچ کر انگ پر

بربہوٹیاں لعلاں سوں اترے ہیں یمناں میں
کی　کے ساتھ

کوکے چوندھر تھے میوراں ہرے بن چو طرفاں دیکھ
چاروں طرف سے موراں

نپکھی رنگارنگی نغمیں کر بن مست ہو چمناں میں
نغمے

ہرے صحرا ہیں نہوے لالی گلالاں نہوے بن میں

شبنمی نتیل سوں شمعاں جوں زمرد لگناں میں

موہنیاں تازے طراوت سوں سبز رنگ انگ رنگ تاک کی ابری
خوش رنگ جسم

بھونے بند چھند سوں لٹکتیاں جو بناں لے جوبناں میں

امرت اوصاف تجلی سات ہے ظلمات سوں نجھٹن

۱۰۳۰

یا تجلی وو بدلاں سیام ہے جوبن کے کھناں میں
وہ　(سیاہ بادل)

دیکھ عجب چھند وو بین مج سے ہے حیراں ہو کہے پیل
وہ

جو اہے کیوں لگتاں آبر سوں کنچک کسناں میں

کرنے نظارے ہوا کے پیاں مے مست سہیلیاں
پی ہے
میگ ملہار بھونر گائے سو تن تن سمناں میں
بارشش

ہوے مشکیں بھونراں وو جو وطن کر رہیں پھل ہیں
پھول وہ
نرمل آچھے ہیں نلاں وو سمناں سے ذوقناں میں
اُن

سر تھے پگ لگ جو مکلل ہو زرینے منے سکیاں
سر سے پاؤں تک میں
من ہرن پچ لبدایاں گھنگرو ہور پینجناں میں
اور

خوش نبیؐ ہور علیؑ کے صدقے غزل مرگ کی کہیا
اور
سو قطب نورسوں جم ترے کہ جوں سورج کرناں میں (ج)

(۱۳)

سالاں بسال مرگاں آنند سوں کجاؤ
سے
جوبن طبل خوشیاں موں نت نت تمیں بجاؤ
سے ہمیشہ تم

نچ تن کے جلوے میانے جلوکے راگ سُہتے
میں

رجنی کے ہت پیالا مے سب کے تیں لجاؤ
ہاتھ کو

چُنری جو چُن کے باندھے او چیرا اس کوں سُہتا
وہ

بتیس۳۲ برن سازوں اب تن اُپر سجاؤ

اپ کھونپ میں گُندے ہیں کیوڑے کے پھول چھب سوں
اپنے بالوں گوندھے

چھند سوں پیالا ہتیلی ناریاں کے تیں لجاؤ
سے

صدقے نبیؐ کے عیداں جلوا تمن سُہاوے
تم کو زیب دے

(ق) ۱۰۴۰ قطبِ زماں کے تائیں تحفہ تمیں لجاؤ
لئے تم لے جاؤ

(۱۴)

مرگ رحمت کا گرج انبر پہ عنبر رنگ! بھالاں کے

ملا بر سیا حیات ہور خضر جوں ن جانے چھالاں کے
اور

مہے پر برسیں جوں باراں ابی سم مہگ کے وھاراں

ملک لے ہت ہو بنرداراں چلے نیلوہیں ڈھالاں کے
ہاتھ

سُرج شہ پریٹ سوں جھمکیں سہیلیاں چاند جوں جھمکیں

سو کھن درپن میں پڑ جھمکیں نہ جل عکساں روماں لاں کے

...... ناقص الآخر .... (صفحات غائب ہیں) ....

(ج)

مولود نبی اور بارش

(۱۵)

نبیؐ مولود میں آیا مرگ سال
دنیا میں تیں سو حظ پایا مرگ سال
(ہتیں ہے)

بادل کے منڈ پاں چو ندھر اُچا کر
(بادل چاروں طرف اٹھا کر)
مندل بجلیاں کے گرجایا مرگ سال

زمیں تازی ہو ہنستی ہی خوشیاں سوں
(سے)
عجائب کچ ہو چھپایا مرگ سال

فرش ہر ئی پہ موتیاں کے بچھانے
اپے فراش ہو دھایا مرگ سال

جہاں میں خلق کوں یک ڈھیر ہنسنے
(ہنسنے سے)
کرو کر عیش فرمایا مرگ سال
(خود)

انت آچھے میگ کا گلاب لیا کر
سنے پر جگ کے چھنکایا مرگ سال
(سینہ چھڑکایا)

قطب مولود کرنا دیکھ امنگ سوں
(سے)
نبیؐ سنبھالا اپے گایا مرگ سال
۱۰۵۰

تھنڈ کالا

(۱۶)

ہوا آئی ہے لے کے بھی تھنڈ کالا پیا بن ستیا تا مدن بالے بالا
ستاتا
پھر
رہن نا سکے من پیا باج دیکھے ہووے تن کوں سکھ جب ملے پیو بالا
وہ نہ سکے دل کو بغیر
اے سیتل ہوا منج گمے نا پیا بن مگر پیو کنٹھ لا کرے منج نہالا
مجھے گزرے گلے لگا مجھے نہال
سجن مکھ شمع باج او جالا نہ بھاوے بھلایا ہے منج جیو کوں او اجالا
کی شمع کے بغیر میرے دل کو وہ
جو رات آوے چندنی کی منجکوں ستاوے کہ چند نا منجے نیں نین سوز لالا
چاندنی مجھے میرے لئے چاندنی نہیں بلکہ چشم سوز لال
مرے من کا بھاتا ہے لالن سوں ملنا منجے بھاتے ہیں پیو ہت کنٹھ مالا
خواہش مجھے کے ہاتھ
سے
نبی صدقے قطبا انداں سوں ملکر

اپس سائیں سوں پیو، جم مد پیالا (ج)

محلاتِ شاہی
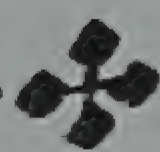
خداداد محل

خداداد محل کوں محمد سنوارے — تو اُس میں جنت کے نگاراں نگارے

کو محمد قلی قطب شاہ — معشوق

بلندی محل کا ہے اسمان جیسا — سورج چاند تارے سو اُس تھے سنگارے

سے زینت پائے

نہ اِس جگ میں دیکھے کوئی ایسے محل کوں — مگر دھرت پر قدسیاں لیا کے ٹھارے ۱۰۶۰

شاید زمین لاکر رکھے

جوں آٹو بہشت منے آٹو چھجے اُس — خضر چشمے بہتے ہیں تس میں سدا رے

جس طرح آٹھوں کی طرح آٹھوں — دکھے ہم جس

جگت کوں حیاتاں بخشنے کتے تائیں — جوں عیسیٰ کے دم تس میں بہتے ہیں بارے

لئے — مثل اکے ہیں

سُرج چاند پیالیاں منے امرت بھرو — بدخشی لعل سم کئے رُخسارے

سورج میں آبحیات — کے مقابل

اُن مکھ مین لب عقیق یمن جوں — سو مکھ اُسہیل ہو کتے تابش سٹیارے

کی طرح — ڈالا

اُن کے چہرے

پون تھے ہیں نازک سو پانی تھے پتلیاں — مرگ اچھریاں پانڑاں سور سارے

ہوا سے سے — جنت کی حوریں سورج

فلک تھے جو زہرہ زمیں پر سو آکر | نچا کر بجایا چنگاں کے دِھکارے
دیکھا دیں ارت ہت نین سوں تو کر یے | فلک کھول کھڑ کیاں ملک لگ نظارے
رنگ اسمانی چینٹر یان جھبیلیاں سو بند کر | سورج مکھ کرن جھلکے تن کے کنارے
بھوان آسمانی کماں مس غلوں اُس | دو تن کے جیواں کے سو ہد فاں اتارے
نبی صدقے بارا اماماں کرم تھے | کرو عیش جم بارہ پیاریاں سوں پیارے

خدا کی رضا ہور محمد نظر تھے
علی پیار سوں قطب کوثر پیارے (ج)

سجّن محل

(۲)

ساجنی سجّن محل میں ساج کر چھنداں سو آئی

جان جانی ہو کے جاں کا پیالا سو منجکوں پلائی

مجھے

سر میں چڑیا ہے اثر سر تھے گئے ہیں مجہ خبر سُد

مجھے چڑھا پھر سے

نین خماراں کا بھٹی ناز سوں سر تھے چڑائی

سے پھر سے چڑھائی

کیس میانے پھول تارے چاند سورج گُند ہے

بال میں

پھول کیساں تھے دوجا اسمان سچلا منج دکھائی

بال سے دوسرا سچا مجھے

بھنواں میانے روس باکر گہتی پیالا پیو مُنج کوں

بھوں میں گرہ ڈالکر مجھ

نین ادھر کے نُقل سینتی مُج کھلائی ہے ملائی

سے مجھے

گال گلالی اوپر طرا پھولاں کا گندھ دھری ہے

گونڈھکر

گال بر کان نازک ہے اُن کا ہوا ہوں ہیں کھلائی

نورتن هاراں کے پھانسے کر گلے ہیں بائی ہی اپ

ڈالی اپنے

سو ہزاراں بجلیاں انچل چمک میں پہنچائی

قطب شہ توں اس سکی کا کیوں بیان کرنے سکے گا

تو

نبی صدقے گرد گر ہو سب سکیاں کوں ہل نچائی (ق)

اعلیٰ محل

(۳)

اعلا محل اعلاد سے اعلا خوشیاں مُہتر گھڑی
نظر آئے
اعلاسکی اعلاد سے جوبن کھڑی دوداں بھری
نظر آئے
انگ جوت کے چند نور پر کنچک دسے بادل نمن
جسم کی جھلک چاند نظر آئے کی طرح
تارے تگٹ پھولاں سُہیں باندی ہے ساری زرزری ۱۰۸۰
زیب دیں باندھی
جب سیس پر ڈھالے پلو چند نا چھتر تانی سکی
سر
اے ساز کرشمہ سوں ملی تب یوں دسے جیوں شہ پری
سے ایسی نظر آئے جیسے
تج بل کڑی کے لعل ہیں سب مملکت کا مول ہے
تیرے
تیری ہنسی کے بھید تھے چھپیا ہے سحرِ سامری
سے

تج مکھ کی لالی تھے دپے سورج کی لالی بھاگ سوں
سے چمکے ہے

تاریخ بہو دیکھیا نہ کس تاریخ ایسی استری
بہت دیکھا عورت

مانک ادھر کے چشمے تھے شربت بنجتا جیو کا
ہونٹ سے پیدا ہوتا زندگی

اس نیر تیں پیاسے اچھیں پاشہ اچھو یا لشکری
پانی کے ہیں ہو

صدقے نبیؐ اعلیٰ محل ہیں قطبؔ شہ جم جم اچھو
ہمیشہ رہیں

جب لگ اچھیں اسمان پر چند، سور، زہرہ، مشتری
رہیں چاند، سورج

(ق)

حیدر محل

(۴)

حیدر محل میں دایم حیدر کا جلوہ گاؤ
عرش آسماں دھرت پر نصرت طبل بجاؤ
زمیں کے

لیا نسیم ساقی منج بزم میں صراحی
پیالے کی جوت میانے سائیں صورت دکھاؤ
ہیری میں کی

سورج طبق سے گالاں میں مے نقل دھر و تم
پیاری پرت کے ہاراں پیاری کے گل میں باؤ
کی گلے میں ڈالو

نہ کے نہالاں میانے کنچگ کے باد کہ دیو
زہرہ و مشتری سوں پاتر رنبھا نچاؤ

مہتر گھڑیاں سوں ہاویں سینے اوپر کچوہیں
شہادیں
نابات دو دیتی اُمرت گھڑیاں بھراؤ ۲۰۹۰

پدمینیاں چیتیاں مل شروپ پر مجلیاں ہیں
ان ہات قول بیسڑا دیکر سکیاں اُچاؤ

صدقے نبی قطب شہ جلوے کے تخت بیٹھے
حوراں پریاں سہیلیاں مل آرتی دکھاؤ

(ق)

محل کوہِ طور

(۵)

کہہ طور پر سدا ہے سبحان کا اُجالا — تو خلق سُرمہ کرتی رحمان کا اُجالا

اس طور کا سو ٹھارا مانند ہشت بہشت ہے — اس نور تل چھپیا ہے اسمان کا اُجالا

مقام — کے تلے چھپا

اس محل کوں سو دیکھت بھکت پیاس سب کا جاوے — جانو جھلکتا واں شہ مردان کا اُجالا

دیکھ کر بھوک

بارا بروج پر ہے بارا امام دسٹی — تو اُس اُپر جھلکتا ایمان کا اُجالا

بارہ کی نظر — پر

ہر اک کنگورا اُس کا جام جہاں نما ہے — ہے ہر منار پر شہ کنعان کا اُجالا

یا قطب سات کھم کا تخت ہے سلیماں — جو جگ پہ ہے رواں اُس فرمان کا اُجالا

(کھمن۔ یہ ستون)

انگن ہے اس محل کا جوں آرسی سکندر — دستا ہے تس پہ توراں ایران کا اُجالا

صحن مثل آئینہ — نظر آتا ہے

چند سور اُنو بچارے بیتاب ہوویں دیکھت — اس محل کے نورانی میدان کا اُجالا ۲۱۰۰

چاند سورج وہ دیکھ کر

ساتو سو ملک میانے مانند نہیں ہے اُس کا
اُس اَنگے تار نمنے ہے بھان کا اُجالا

ساتوں ہیں — آگے مانند سورج

قدرت تھے سورچند سوں بنیاد اس محل کا
سب کھان پر جھلکتا اُس کھان کا اُجالا

سے سورج چاند سے

اس محل کے کنگورے لاگے ہیں عرش پگ کوں
جگ قبلہ ہو کے دستا اس ٹھان کا اُجالا

لگے کے قدم کو — نظر آتا جگہ

ساتو سو خسرواں کی بیٹھیاں دیا خدا منج
جم جھلکے تس میں بیٹھیاں جانان کا اُجالا؛

ساتوں مجھے

ہر شہ نشیں میں ہر دن ہر برج پر حکم سوں
ہر شہ پری سوں مجلس جان خان کا اُجالا

قطبا نبیؐ کے صدقے آنند کر اس محل میں
بستا ہے اس میں شبیر یزدان کا اُجالا

(ج)

قطب مندر

(۶)
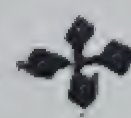
سُلکھن سعد ساعت سوں سُرج چند اختراں خوشیاں

سے سورج چاند

قطب مندر میں کیتے مل دیکھ امرت جھنتراں خوشیاں

کرتے

ملایک نور درسن کے، محلاں باند درپن کے

دیکھت تاں فرش رتن کے، کیئے نوانبراں خوشیاں

آسمان

سکیاں چند سار راتاں میں، پیالے مد پی باتاں میں

چاند کی طرح　شراب کے

کریں صریاں سوں ہاتاں میں، پیالے گوہراں خوشیاں

صراحیاں سے ہاتھوں

نین جھلکار جاکھن پر دیکھت ہنستے سرگ بن پر

باغ جنت

سوتن کے نور تن تن پر کریں جوہراں خوشیاں

۲۱۱۰

خوشیاں عیشاں انداں سب، ٹھر گنیاں سُن یہ چھنداں سب

رہیا ہو پستہ خنداں سب، بھرا تر جگ گھراں خوشیاں

نکل کھن تھے گہنر نل نل، محل یاقوت مرجاں مل

آسمان سے

کریں کھن سات ہو یکدل، دُراں سوں سمدراں خوشیاں

اسمان موتیوں سے سمندر

سہیلیاں جب بچن بولیں، نچھل نرمل رتن رولیں

پنکھی جیوں کمر غولیں، و جھٹ کھولیں پراں خوشیاں

دلوں دیکھ کر

سکیاں چُن بند کمل دینیاں، بجاتیاں امرتیاں و بینیاں

بین بجاتی ہیں

اُمنگ سوں باج ارت دینیاں، سرج ہو یں جنتراں خوشیاں

سورج سے

نبی صدقے قطب جگ کی غزل صد ہور دو دِس کی

اور دن

کھبیا دے گرہ کن اس کی، تو سن ہو یں کن سراں خوشیاں

کہا دے کر کان میں

(ج)

۱۲ بارہ ٹپیاں

۱

نھنی

نھنی سر تھے اپ کو سنواری عجائب　　مشاطہ پری ہو نگاری عجائب
پھر سے　خود　عجب طرح

نویلی کہ قد سم سرو کد نہووے　　کہ نو کھنڈ منے ہی پیاری عجائب
کے　کے برابر　کبھی　　آسمان میں

مدن پھول کی رنگ ساڑی بندی ہے　　سہے اس کی موتیاں کناری عجائب
کے　باندھی　　زیب دیتے ہیں　موتیوں کی

تمن یاد کی مستی منج کوں چڑی ہے　　نین من میں کھلتی خماری عجائب
تمہاری　مجھ کو　چڑھی　　(چشم دل)

نبی صدقے قطبا ریجھانے کے تائیں　۲۱۲۰　　بجاتا ہے تانا دو تاری عجائب
لئے　　(ج)

(۲)

پرم موتی چوایا ہوں سکیاں گند و خوشیاں سیتیں
کے　ٹپکایا　گوندھو　سے

کہ مکھ روپاں کے جھلکارے جھمکتے ہیں نوراں سیتیں

عشق کا داؤ منج سوں کھیلتی ہے او نھنی پیاری

مجھ سے وہ

چندا مکھ پر نوے چنداں وکھاتی ہے نواں سیتیں

نئے

کہوں تج بھیس کے باساں کہ یا تج بھید کی کہنی

تیرے کہانی

کہ تج باساں کے مہکارے مہکتے عشق جاں سیتیں

تیری خوشبو

مہکتا باس ہے تج تن یوں کہ مہکے سانت کا مہ جیوں

تیرے

پرم کی بات کرتا ہوں پرم کے عاشقاں سیتیں

ترے نیناں کی جھمکن ہیں سہاوے بھید کاجل کا

لگے ناچاک ذو تن کا نین کے منتراں سیتیں

محمد بال پن تھے ہے محمدؐ کے غلاماں میں

محمد قلی بچپن سے

تو جیتا داؤیں پنتھاں سوں سارے سنیاں سیتیں

(ق)

(۳)

ہنستی ہے کھلتی ڈُلتی پیالا پلاتی منج کوں
میری مستی تیری ستی جو کھن سہاتی منج کوں

نوی ہنسی نوے غمزے پیاری نوے دکھاتی
جلوے کے راگ گا کر پھر پھر پلاتی منج کوں

ہنس ہنس کے مکھ سوں مکھڑے کے پھل بچھاتی
عشقوں پیالا نازوں پیو کر ڈلاتی منج کوں

بولے جو بول مسکاتی بولنے میں
یک یک پیالا دے کر نس دن گماتی منج کوں

چکا چکا کہ انچل لیتی ہے مور چھب سوں
زلفاں کے پینگ میانے نہہ سوں پنگاتی منج کوں
میں

مستی بوتی ننھی اپ تن اُپر چپڑا ئی
اپنے
اے بوتی میں رُپے کا چیندا د کھاتی منج کوں
یہ روپیہ چاند

خاقانی و نظامی کا قطب شہ ہے شاگرد
شہنامے کی کہانیاں سرتھے سناتی منج کوں (ق)
پھر سے

(۴)

نازک ننھی بالی محبت میں سو، نا جانے ہنوز
لوچن کجل جھمکیں ولے بارے نہ پہچانے ہنوز
کاجل
نہہ پر سو من دھرتے نہیں، شیشے سرا بھرتے نہیں،
میں شراب
پیالی میں مد کرتے نہیں، مج عرض نا مانے ہنوز

امید مج تیرا اہے، تج قول کوں سیرا اہے
معشوق توں میرا اہے جانے نہ دل لانے ہنوز

نھن پن کے کھیل مولاں نہیں، امرت ادھر تولاں نہیں

مکھ صاف تیں بولاں نہیں، اپ ترخ نا جانے ہنوز

اپنا

قطب زماں کوں جان توں، نہہ کے بچن میں آن توں

دے عشق کیرے دان توں، کیتا اپس تانے ہنوز (ق)

کرتا

(۵)

دوڑ کر لاج سوں انچل وو نھنی لٹکی چمن

اُس نھنی ڈال اوپر کیوں لگیا ہے سبو یوں

سو کا سوں کریں جو غصہ و ناز کی بات

۲۱۴۰

جب ہونٹاں تھے جھڑے پھوئی جیو منگے اسکوں مگن

نیہہ نہالاں میں لگیا یک جھاڑ کوں خوش پھل رتن

باغ کا ہے او سرو مانی خدا رکھ اُس جتن

او بہشتی باس سوں کھیلئے ہیں پھل سب جگ مینے

اس

اس کی باساں کن نیاسے سب خطا ہور سب ختن

کوئی نہ پاسکے

جب کتاں کے بھید گندالسے ہیٔ نٹ نٹ کارسوں

او ہنکاراں ناؤسن کر گر بڑانے سب پتن

عشق کے طبلاں بجے دایم بہشتی عدن میں

بھیدا ولے کر دکھاتے ہیں ارث اپنے نین

تیرے مکھ تھے پائے ہیں سب خوبرویاں روشنی

سے

جوہراں کیا کم تجھے دستے ہیں تج مکھ پر لچھن

چندنی میں جب جھند سوں لٹکے تو چندا جائے چھپ

چاند

آرتی ہونے تج اوپر آتے ہیں تارے گگن

میں نجانوں کیسے نوراں تھے ہوئی تو آفریں

سب پنکھی چھوڑے ہیں تیرے جوت تھے اپنا وطن

سے

منج اوپر کاہے چڑاتی ہیں بھنواں کا تم کماں
غمزے کے ناوک سوں دیو اپنے ہونٹاں کا چومن

اے معانی ختم کر ہے تیرا گوہر بہو بہا
(ق) مصطفےٰ و مرتضےٰ منج کوں کمر باندے کسن

۲
سانولی

مری سانولی من کی پیاری ویسے ۔ ۲۱۵۰ کہ رنگ روپ میں کونلی ناری ویسے

دل نظر آئے

سُہے سب سہیلیاں ہیں بالی عجب سرو قد ناری او ناری ویسے

سکیاں ہیں ڈولے نہہ بازی سوں جب او مکھ جوت تھے چند کی خواری ویسے

اُس گے سے چاند

توں سب میں اُتم ناری تج سم نہیں کوئل تیری بولاں تھے ہاری ویسے

تیرے مقابل سے

تیری چال نکی سبھی من کوں بھائے سکیاں میں توں جوں پھُل بھاری ویسے

پھول

بہوت رنگ سوں آپ رنگیاں سکیاں ولے کاں ترے رنگ کی ناری ویسے

کہاں

نبیؐ صدقے قطبا پیاری سدا

سہیلیاں میں زیبا تماری ویسے

تمہاری

(۲)

پیا سانولا من ہمارا بھلایا ، نزاکت عجب سبز رنگ میں دکھایا
دل

______ تو اپ حسن سورج سوں جگ کوں دپایا
اپنے کے سے

______ کہ تاریاں میں اُس جوت سیتی سُہایا
چمک سے

رنگیلی دھڑی اُس اُپر یوں سہاوے ۲۱۶۰ کہ اپ رنگ سوں جگ رنگیلیاں رچھایا
اسکے ہونٹ کی اس طرح اپنے سے

چنچل سیتی رلیاں کیا آج سب نس انند مطرباں سوں خوشی سوں گنوایا
کے ساتھ رات

ہنسے اُس کنول مکھ تھے جھڑتے ہیں موتی تو اُس شاب موتی سوں جگ جگمگایا
سے

نبیؐ صدقے قطبا سوں مل مدسجن جب پیے اپ خوشیاں سوں توگل بانہ بایا
گلے میں ہاتھ ڈالا

(ج)

(۳)

نھنی سانولی پر کیا ہوں نظر خبر سب گنوا کر ہوا بے خبر

نین چلبلائی سوں کرتی ہے ناز ہمن روں روں بھید یا ہی اس کا اثر

ہنسا جب کرے ناز وو چھل سیتیں — دسن جوت منج کوں دسیں جوں قمر

وہ — سے — دانت کی چمک — نظر آئیں

ترا قد سرو نکلے جب چھند سوں — اُڑے کھونپے کا تج اُپر تب چنور

تیرے

سو دھن کسوتاں کر جو آئی انگن — اجالا وو کسوت تھے پایا انبر

اُس — سے — آسمان

موتی رنگ کا نمتینی پینے توں — دیسے منج نظر تل بہشتی سندر

نمیٹنی — پہنے — نظر آئے — میری

معانی نزاکت ترا سب بوجھیا

۲۱۷۰

توں اُس کوں کھٹے کا چکا دو شکر (ق)

۳

کنولی

لے کھڑی کنولی پیاری اپنے ہت میانے پیالا

ہاتھ میں

لے بچکتی ہے ھلکنی میں پَوَن جیون ہرن والا

ہوا

عشق یاساں کے سو پھانسے باک کھینچے آپ وھن

آپ و

کیس میانے بُھل جڑی چوٹی منے دوناو بالا

بال میں میں

کونلی مکھ پر پھول جڑائی ہے یوں نوراں سیتی

سے

عشق کے فر لکھے ہیں پوچھو تم اہن ناداں کالا

عشق بتاں تھے لگے ہے میرے نین میانے قماری

سے میں

نین لذت منج چکھا کر میرے تن میں کراوجالا

آنکھ مجھے

کھنچتی کھنچاتی کھڑی ہے پیاری اپنی کھچ ستیں
سے
انچل اوجھل تھے نچاتی ہے نین پتلیاں کا چالا
آنکھ سے
نورتن روشن ہوئے ہیں اُس کے انگ کے رنگ ستی
جسم سے
چاند سورج کے حمایل بائے ہیں گلے کنٹھ مالا
ڈالے
ہے محمد قطب شہ بندہ علی کا کمترین
(ق) تو ازل تھے اوڑتے ہیں منج سر پہ اسمانی رومالا
سے

(۲)

تج قد دیکھ سرواں ہاکے گئے ہیں بن میں
تیرا (کر)
تج قد سہاوتا ہے جنت کرے چمن میں
تیرا

پلکاں تمد تلے کر راکھیا ہوں میں تکے تیں
رکھا
جو پوتلی و ہندی ٹکہ آئے منج نین میں
پُتلی وہ میری آنکھ

دو لب ترے رنگیلے یاقوت کوں دیے رنگ

۲۱۸۰

لے بھبک رنگ عقیقاں رنگیں ہوے یمن میں

خلوت میں گمنتے شہ جب ڈُبتا ہے چاند گھن پر

گذارتے ڈوبتا آسمان

چھپ جائے سورنس میں نکلے جو شہ انگن میں

سورج رات صحن

باریک تج کمر دیکھ باریک ہوا ہوں جو بال

تیری (دکر)

ویسا نہیں ہے کوئی تار ایک پیرہن میں

کالیاں گوریاں سکیاں کوں جگ میں جو نھیاں سو بسریا

تھیں بھول گیا

کھونلی سکی کوں دیکھت میں سُد بھولیا دکھن میں

کونلی دیکھ کر سُدہ بھول گیا

(ج)

(۳)

اُتّم پیاری نظر بازی منج تج سوں کھڑی ہے

مجھے تیرے ساتھ

نظر بازی کوں مُج سوں نظر رکھ جب کھڑی ہے

میرے ساتھ

کندن رنگ پُتلی کونلی ہور سروپ ُ دیوں نویلی
اور

سُلکھن سندری آلی لچھن دیداں پری ہے

گلالی نین ہیں تیری سمد پور موج مارے
سمندر پورا

سُرج سے گال پر دنت نورتن مانک جڑی ہے
سورج دانت

یہو رنگ رنگ بالے بال ہے تج میں چنچل انتہ
بہت

سُہے تج راج ناریاں کا کہ توں کونت پری ہے

کر نگ نینی سہیلی توں میرے جیو کی پیاری

(ج) محمد قطب شہ سلطاں سوں مل ہل ہت جڑی ہے
ہاتھ لگی

(۴)

تازگی تھے تازہ چنچل آئی میرے بر منے
بیل کوں لے سبز آنچل پھول جیقہ پر منے

کونلی پیاری پہلی باری ڈاوساری داوسوں
نین ناری رنگ دھاری مدخماری سر منے ۲۱۹۰

نیہہ دھن کا نار بٹھن کا پاوں جھنکایوں سہے
آس من کا عیش تن کا ذوق کن کا ہر منے

دوتی گاری دُکھ تے کاری ہوک کھاتی کرتی ہے
لاک چاڑی لوچ پاڑی مج کوں آڑی در منے

اے معانی تیری مانی سب ہیں سیانی نار ہے
ہوکر
بھید جانی نہ بچھانی تخت رانی گھر منے
مجھ

(ق)

۴

پیاری

سکیاں جا منا لیا و پیاری کوں آج — کہ سب چھند بھریاں کا ہے سیس تاج

(لاؤ — ہے سر کا)

کہو یوں کہ مندر کوں بہو زیب سوں — سنوارے ولے نا گمے تج باج

(بہت کے ساتھ — نہ بسر ہو تیرے بغیر)

مدن آسنا تا ہے گرگیاں کوں — کرو دادا پیں آ تمارا ہے راج

(خود ہی آکر تمہارا)

عجائب ہے کسوت تمن حسن کی — کہ اُس تھے سُہاتا ہے عشویاں کا ساج

(تمہارے — سے)

توں خوباں کا ہے روپ میں پادشاہ — تو لیائے ہیں سب تیرے تیں نیہہ خراج

(لائے — لئے عشق کا)

تمن مکھ کا نور جب دیکھوں پیا — اویک چھن منجے سو برس کا ہے کاج

(تمہارے — وہ لمحہ)

نبی صدقے قطبا تھے مجلس سدا

۲۲۰۰

سُہاتا ہے جوں حسن سوں ملک لاج (ج)

(۲)

پیاری نگر توں سجن سوں منم　　جو جاگی جوانی تو پھر ہو گی خم
نکر　کے ساتھ غرور　　جائے گی

یقیں جان جگ میں آیا بات ہے　　کہ گوہر پھٹے پر ہوتا مول کم
یہ

جوانی و جوبن ہے سب پاؤنا　　کہ تجھ تھے ہووے عیش سائیں کوں جم
سے

میا آپ سائیں کا رکھ اپنے دل　　کہ تج تھے ہووے عیش سائیں کوں جم (مکرر)
محبت اپنے　　تجھ سے

چھنداں سیتی سنگار کر آی دھن　　سہے مکھ اُپر خوی کہ جوں پھل پہ نم
سے　　زیب دے چہرہ پر پسینہ　پھول　شبنم

پنواتے ہیں سکیاں میں آپ حسن کوں　　او چائے ہیں خوباں میں اپنا علم
بلاتے　اپنے　　اٹھائے

نبیؐ صدقے قطبا ہے تج نیہہ تھے　　سہے سب بتاں میں توں اُس کا صنم
تیرے عشق سے　　سہائے

(ج)

(۳)

خوشی دولت گھڑی یاجے پلاؤ ہلچو ناداں سوں

عشق کی داونی لیاؤ بجاؤ عیش تاشاں سوں

لاؤ　　(تاشہ)

ترازو عشق جو کھی ہے پیاری آنکھہ انکھہ سیتیں

عشق کے ڈاو یک یک کھیلتی ہے ڈاؤ ڈاواں سوں

کہو الحمد للہ میری پیاری ہے پیاری

عشق کا شرط لکھے ہیں شرط سوں تیرے ناواں سوں ۲۲۱۰
نام

عشق گوہر چڑائی ہے اپس کی داونی میانے
خود میں

اپس کی بانہ پر پھندنا بندی ہے بھاو بھاواں سوں
اپنے بازو باندھی

عشق کی باتاں ہیں منج کوں عشق کی کہنی سناؤ تم
مجھے کہانی

پری پر میانے ہلجیا ہے مرا دل نیہہ پریاں سوں
پھنسا

عشق ہور عاشقی کا جلوا گاؤ عشق سوں سارے
اور سے

ہنتا ناچنے گاتے بجاتے سبد نالاں سوں

پلاتی مد بھرا پیالا مرے تیں مد بھری پیاری

(ق) محمد قطب ہت کنگن بندھی ہے لاکھ چاواں سوں
کے ہاتھ میں

(۴)

پیاری تو بول مارے تج بول نیں پینتیارا
تیرے کو نہیں
دستا ہے بول تیرا ہر ایک جوں کنارا
نظر آتا ہے

چوٹی تیری سوناگ ہے ہور زہر اس ہیں کڑوا
اور
او گھر کھیلاں ہیں دستی توں سا چلی سنپارا
نظر آتی تو سچی

پھر پھر بھنور کے نمنے تج باس ہوں توں لیوں
وہ
مانند تجھ
اس باس میں نہیں ہے نرگس کا خمارا

دیکھ دیکھ کر صندل کوں لانا مشک کی لانا
تو تن کی باس آتا سحیلا جبا سنبارا

پینی ہے کاج کی کاج اچھری بندی ہت میں
پہنی باندھی ہاتھ
کیا جانیں پاچ ہور کاچ او ہندوی گنوارا
اور وہ

تج بول میں نمک نیں، تیرے ادھر میں رس نیں

تیرے نہیں ہونٹ میں ۲۲۲۰

تیرے کنک میں کس نیں، ہور چوٹی ہے اندھارا

اور

ایسے رتن رسن سوں دریا تھے قطب کاڑے

زبان سے نکالے

دو جگ میں اس کوں دائم ہے مرتضیٰ ادھارا (ج)

(۵)

پیاری تیرے بچھڑے تھے رین منج نیند آوے نا

بچھڑنے کی وجہ سے رات مجھے

توں قدرت کی گھڑی تج بن گھڑی پیر موبھاوے نا

تیرے بغیر مجھے نہیں بھاتی

رین دن کوں ج جانے نا جو کوئی جیو عاشق ہے تیرا

رات دن کچھ جی سے

لگیا ہے یاد یوں تیرا کہ بھی کچ یاد آوے نا

کچھ

پرت تیرے کوں لقماں بھی سکے نا دارو دینے کوں

محبت نہ سکے

صحت کیوں ہوے عاشق تیں جو لب شربت چکاوے نا

کے تئیں

سچی تج رات کا یک رات، منج سنوارات ہو دِستا
نظر آتا
واقعی تیری

کنا کس سیج رہنا میں، جو توں سیج اپ بلاوے نا
کہنا
اپنے

تری اس آنچ تھے دل ہے جیسا اَبلوج کا کِلا
سے

کہ جوں نابات توں گھٹ ہی اپس کوں پگلاوے نا
نبات

ترِی باتاں، تری دھاتاں، تری بتیاں اہے بہو دھات
ریت رسم

دِیتی جیکچ توں گالیاں دے یوسی دلاوے نا
جو کچھ
بوسے؟

نبیؐ صدقے عشق باتاں خدا تج نیں دیا خانا
نہیں
کی

(ج) تجے قدرت بتا ہے جو قطب کوں سمجاوے نا
تجھکو
اتنا

۵
گوڑی

سُہاتا ہے مکھ حسن گوری کا شاب — او مکھ چند پہ چند کیاں میں لا جوں نقاب

چہرہ کا — اُسی چاند جیسے چہرہ پر چاند کا

او قد سرو نیں ہے کندن کا نہال ۲۲۳۰ — جھمکتا ہے تو اُس تھے سورج کا تاب

نہیں — سے

وہ

توں رنگ رس کی باغ کی ہے کلی — تو چوتا ہے جیوں کا تج مکھ تھے آب

تو — ٹپکتا زندگی تیرے سے

رسالے ادھر ہیں ترے مدھ بھرے — سو کرتے ہیں عشاق دل کوں کباب

رسیلے ہونٹ — کے کو

کہوں زلف یا تازہ سُنبل سُہی — او مکھ پھول پر جوں کہ چند پر سحاب

اس چاند

تری چال مدمت تھے لاجیں گج — نہیں اُن میں اے بھید ہور اشتاب

سے شرمائیں ہاتھی — یہ — اور یہ تیزی

نبی صدقے قطبا سوں گوری ملی

سے

تو گل بانہ دے اُس کوں پیوے شراب (ج)

گلے کے ساتھ

(۲)

عشق کی پتلی ہے گوری رنگیلی — چتر ناریاں میں دسنی ہے چھبیلی
(نظر آتی)

سُہیں تج پدمنیاں کے روپ بزماں — کہ ہے چندر مکھیاں میں توں رسیلی
(زیب دیں تجھے)

بنے سولہ سنگاراں تیرے انگ تھے — کہ سب خوباں میں توں دستی گہیلی
(جسم سے) (نظر آتی)

برستا بیس تیرے نور جلوا — نہ دیکھی تجھ سی کوئی سندر سہیلی

نبیؐ صدقے قطبؔ شہ سوں او پیاری

پرا و احسن کا کر آکے میلی (سے)

۲۲۴۰ (ج)

لی

(۳)

عشق کی پتلی توں میرے دل کھری — تجے نیہہ کے پر لگے اسے پری
سُہے ناز نیہہ پتلی کوں نیہہ کا — عشق سونتے میں منج اُپر چت دھری
عشق کوپ سوں کھینچ باندی کمر — جوبن پیالا لے ہات میانے کھڑی
پرم کی سہیلیاں کر دیہم سوں بات — پرم باغ میں سُہتی کسوت پری
تنے تن ترے رنگ بھرے پھول ہیں — توں سیورائی ہوناں منے ہی کھڑی
عشق صحبتاں میں پیا لا پلا — تری نیہہ بھٹی کی متی چڑی
نبیؐ صدقے قطبا کوں گوری ملی — لِلات اس کا ہے سورج و مشتری

(ق)

۶

چھبیلی

چھبیلی سوں لگیا ہے من ہمارا کہ اُس بن نہیں ہمن یک تل قرارا

کے ساتھ لگا کے بغیر ہم کو

صبوری کوں نہیں ہے ٹھار دل میں صبوری کیوں کرے سو کر نہارا

جگہ کرنے والا

الک پھانسی سوں پنکھی جیو پکڑنے ۲۲۵۔ دکھائی گال اوپر تل کا چارا

زلف پرندہ دل

بسے من میں سو اسکے خیال نس دن نہیں اس خیال بن منج من میں ٹھارا

رات میرے

نین بہری چھوڑی سو کہ ڈوری سوں کرے چنچل پنکھی دل کوں شکارا

خط سرمہ کی بحری کو

میا کرنا کرے معشوق اپسے ہو کہو نا کیا کرے عاشق بچارا

محبت خود

نبیؐ صدقے قطب عاشق ہے تیرا

سدا مل اچھ نہو یک تل بی نیارا

رہ بھی

(ج)

۷

لالا

ہلیا من تو بالا سکی سن مو لالا — برہ تھے مو جالا بلی بالی بالا

میرا لال — فراق سے میرا

.....بن بن ہی آلا مو کر متوالا — منگے میرا جیا لا صراحی پیالا

مجھے — مانگے خیال

نرختا.....چولا منجے باج ڈھولا — ہولہے اَبولا مرا سائیں بالا

اَدھر کا پیالا دے ہونٹاں ہوالا — توں کر پھول مالا تو تن جاوے جھالا

ہونٹ

مومن تو سوں پھولیا گیا من سو تولیا — برہ راز کھولیا توں دے اپ وصالا

میرا دل تجھ سے — اپنا وصال

میں گاوں یلّا بلے من تلّلا ۲۲۶۰ — ہوا من اللّٰہ ابیں آگلے لا

دل اللہ (گلا)؟

نبیؐ صدقے قطبا تو من سیج بسلا — بلا لیا بھولا لیا لوار و ملالا

بھلا ملال (ج)

(۲)

عشق ہیں مست متوالی ہوں لالا — توں اپ ادھراں تھی منجکوں دینا پیالا

اپنے ہونٹوں سے مجھ کوں

سرا کے سر نہیں اور س سُرس ہے ۔۔ اَدھر رنگ میں حیاتِ آبِ لالا
شراب ۔۔ ہونٹ
بھٹی جوبن جوانی بھیٹنی سوں ۔۔ مو دل میخانہ پیالا دیو گلا لا
میرے دل کے میخانہ کو
خماری سن کا ہے منج دینا بوسا ۔۔ چمن گالاں میں ہے دنت پھل گلالا
دانت
یوَن ماتی پیالے نین کیتی ۔۔ تیرے ڈھلنے تھے ہوے ہیں متوالا
جوانی کی مست ۔ کرتی ۔۔ سے
ترے وساں تھی ہوتی رات کالی ۔۔ ترے ہنسنے تھے ہوتا دیس اُجالا
سے ۔۔ سے ۔ دن
نبیؐ صدقے رہے تج عشق میانے ۔۔ قطب سوں کیا پرت دیو کنٹھ مالا
تیرے ۔ میں ۔۔ سے ۔ عشق (ج)

(۳)

پیالا لیو میرے آچھے لالا ۔۔ کہ او پیالا ہی سورج بھی زوالا
لال ۔۔ وہ ۔ زوال
نجاوو پھر کہ آو میرے مندر ۔۔ ۲۲۷۰ کہ پکڑیا ہے تمہارا منج خیالا
نہ جاو ۔۔ مجھے ۔ خیال
سنگاتی ہیں تمیں میرے جوَن کے ۔۔ لگو چھاتی کہ جاوے دل ملالا
(جوبن؟) ۔۔ کا ملال
ہوی ہوں میں تمارے نیہہ کی ماتی ۔۔ کہ دیتا ہے وُ نہ منج کوں اُلالا
عشق ۔۔ وہ نیہ

سجن تج عشق کے دھو پا میں پیا سی — ہوی ہوں منج پلا تج لب ز لالا
تیرے — تیرے

نہ بھاویں منج رتن کے ہار پیار یا — منج بھاتے ہیں پیو ہت کنٹھ مالا
مجھے — مجھے — پیا کے ہاتھ

نبیؐ صدقے قطب شہ کے سو اوپر — اوڑاتی ہوں سکیاں ماورے و مالا
اڑاتی — رُمال (ج)

(۴)

تمیں میرے مندر سو آج آو لالا — تم اوپر تھے واروں گی جوبن بالا
تم — سے

منج وصل کا دیو پیرت پیالا
مجھے

زر نیا سو میرا تمارا میا ہے — تمارے سو باہاں منج کنٹھ مالا
تمہاری محبت — تمہارے

تمیں میری چھاتی کوں چھاتی لگاو — برہ کی سو منج تن تھی جاویگی چھالا
میرے — سے

مرے جوبناں تھے سو پھل باس لیوے — ۲۲۸۰ — محبت کے موتیاں کا گل باو مالا
سے — پھول — خوشبو — گلے میں ڈالو

کسی ہات نا پیو سول مد پرم کا — توں میرا اپے ہے پرم ساقی آلا
پی سکوں — سے

نبیؐ صدقے دایم قطب شہ انند سول — کریں بھوگ ون کے تنن تن تلالا
اُن (ج)

۸

لالن

چتر ماتی کے ہت تھے لیو پیالا
ہاتھ سے

نُقل اس کا ادھر پر ہے حوالا
ہونٹ

مناؤں گی ادھر کا جھوٹا دیو منج
ہونٹ مجھے

میں متوالی ہوں لالن متوالا

شہ بھیجے ہیں تماری نیہہ چھقر تے

اُڑا اُو منج پرت کا شاہ شالا
مجھے

بچن پیرت کے کچ نہیں بجتی ہے تو پ
کچھ بوجھتی

مگر توں ہے سکی نادان بالا

(ج)

(ناقص الآخر)

(۲)

نین پھاندیں دل رہیا ہے ہمارا
آنکھ کے پھندے

او بند کھولے نا کھولے جیو کا پیارا
وہ

اس اوپر ادک سوہے او زلف بارا
زیادہ وہ

اُس انگے دسے چال ہنس کا بچارا
نظر آئے

۲۲۹۰ ہنوے پیو کے مکھ کا ہے جھلکار سارا

کلی پھول تھے بھی ہے نازک او لالن — پھولے ہے او چھب دیکھ کر تو ہی نارا

لگے پھل انداں کے منج نینہہ برکہ کوں — کہ جس رنگ تھے ہوتا چمن کا سنگارا
(پھول — سے — وہ — میرے عشق کے درخت)

نبی صدقے قطبا کوں تج نینہہ پنتھ بن
(سے — تیرے عشق کی راہ کے بغیر)

نہیں من کوں بھاتا ہے کچ ہور ٹھارا (ج)
(کچھ اور مقام)

(۳)

مرا لالن ہے لیلیٰ اپن ہوں مجنوں — کروں تل تل زیادہ نینہہ پیو سوں
(ہر لمحہ — عشق — سے)

اپس سر پر بندیا ہوں نینہہ سہرا — کہ میں عاشق ہوں تج پر ہو (مضموں)
(اپنے — باندھا — عشق کا — تجھ پر — اور — طرح سے)

میا سینتی کرو چک سار میری — کہ بھیدیا ہے تمارا عشق رول رول
(محبت سے — اثر کر گیا — تمہارا — میرے ہر رویں میں)

تجے دیکھن تھے پاوے سکہ موتن میں — کہ جھمکیا ہے مرے دو نین میں توں
(تجھے دیکھنے — سے — میرے)

محبت تیرا منج سب تن میں بھیدیا — نکر چالے چتر چھنداں کے ممسوں
(میرے — اثر کر گئی — چالیں — (فن سوں؟))

دو تن ہمناں سوں کرتی آڑیاں باتاں   او مورکھ کی سو باتاں کیا کہ بولوں

غیر ہم سے ہے ٹیڑھی باتیں

وہ

نبی صدقے کروں اپ دل سوں سیوا

سے غلامی   ۲۳۰۰

اپنے

قطب شہ کا کہ ہے شاہاں میں موزوں   (ج)

۹

موہن

اہو مائی مدن موہن پیارا
پرم سو کھینچتا آنچل کنارا

نگینا لج کو کُندن کے میانے سنپڑے
نگینہ — درمیان
سو ووں سنپڑا لیا منجکوں پیارا
اُسی طرح — مجھے

پیا کوں پاووں پر جنیا مناوول
پانے پر یعنی بعد
نہیں وو مانتا کہیا ہمارا
کہا

یکیلی دیکھ منج انجھانتی ہیں
مجھے
کہاں ہیں ہنہاس کر کرتا پکارا

تمیں منج تو لجاتی سیج اوپر
تم — مجھے
ولے دیو وا ادھر کا منج ادہارا
ہونٹ — مجھے

نبیؐ صدقے کہی لیلی ہیں قطبا
کہ ہم تم بیم ہیں مجنوں بچارا
تمہارے عشق

(ج)

(۲)

پرت تازی لگی ہے منج سکی موہن پیاری سوں
محبت مجھے سے

بند ہیا ہوں دل او چاتر چھند بھری کنونت ناری سوں
باندھا وہ

امیداں کے انجھو موتی کے راساں بائے دھکڑ دھک
آنسو

رین ساری صبا لک منج گئی ہیں بیقراری سوں
راتیں صبح تک میرا

کیاں کسوت سکیاں ہر یک پری کی اس چند رمکھ کوں

سُہانی سبز ساری سوں شفق انچل کناری سوں

اجھوں دستیاں ہیں تج مکھ ہیں نشاں نیا سائیں انگ سنگ کیاں
اب تک نظر آتی تیرے چہرہ کے جسم کی قربت کی

اجھوں گھلتی اہیں تیری نین رَین کی خماری سوں
اب تک رات
۲۳۱۰

سجن کے نیہہ میں بن مست ہوئے نیں کام حاصل تو
عشق بغیر نہیں

نہیں ہے عشق کوں کچ آشنائی ہوشیاری سوں
کو کچھ سے

پیا ملنے کے قصے شوق سوں کو رنگ رنگ سینتے
کہو
سے

نہ گو ساجن کی دوری کی بچن نیہہ کی دکھیاری سوں
کہو
عشق
سے

نبیؐ صدقے ہوے ہیں منج کوں لایاں کے اوپر لا بال
مجھے

کیئی ہوں نیہہ کا سودا قطب شہ نیہہ بھاری سوں
عشق
کے عشق گراں بہا سے
(ج)

(۳)

همن بائیں میں حلقہ کان میں ہا وے سو اُس دھن کے
چلیچ فرمائے ہم سر پر کہ حاجب ہیں تمی من کے

سورج ہور چاند کوں کرتے پیا کے مکھ کے سم لوگاں
و لے میں نا کروں سم چاند ہور سورج کوں ساجن کے

پیا کوں دیکھنے مو دل کلے ہے آب و زیور سوں
کہ پھول پنکھڑی من نکھرے نہ ہوے نظراں جو لالن کے

یکیلا میں نہ الجیا ہوں سو اُس زلفاں کے اے بند میں
بہوت ہیں تر سحر اُس دو نین جادوے پرفن کے

اُسی تھے گل کوں جو پھر تھے چُبے کانٹے سو تن رگوتی
جو تیری باس سنگ کرنے گئے پھولاں سو سب بن کے

برن تج حسن کا جگ کوں دیا ہے روشنی دایم
کہ تارے آرتی کر نیں تجے آتے ہیں سب گھن کے

کہ کرنا سک پیا کے وصف کا تعریف حیراں ہیں
گنوائے عاقلاں سُد بُد سو دیکھت نین موہن کے ۲۳۲۰

تجے سو تے نین دیکھا بر آیا منج کوں حاجت سب
ہوا یوں مدعا حاصل کہ گوہر نکلے معدن کے

نہیں ہے آج کل تھے پیو سوں یاری ہمن جیو کوں
جھمکتے جوت ازل تھے ہے معانی دل کے درپن کے
سے

(ق)

۱۰

حیدر محل

حیدر محل میا لیتے نابات گھول ساجے   دن دن انند سیتے طبلاں مدن کے باجے

         سے

اُس سرو قد کے اوپر جلوہ ہے نورتن کا   عشقّ کے پاتراں سب اُس کا س دیکھ لاجے

سب عاشقاں کے دلمیں ہے عشق پھول جلوا   پتلیاں نین کیاں میرے من میں انند سوں کاجے

عِشقَّ کا ٹیلا لائی اپنی پشانی اوپر   چو پھیر نورتن کے تاراں ہندل سو باجے

چادر عشق کا وو ڑے جوں بر بہوٹی ویسے   تیرے عشق کے لاجاں دیکھے ہیں لال جو بھاجے

نظر آئے   مثل   اوڑے

ماوے سو برد بنکر پرداں سوں ناچے نرسن   ماوے رومال اڑتے ہیں راج کرتے راجے

صدقے نبیؐ شکر کر تج کوں ملی اے پاتر   حیدر غلامی سیتی تج سیس تاج ساجے

یہ   سر   تیرے   سے   کی

(ق)

(۲)

بھواں ابرو میں ماوے بر دباندے ۲۳۳. عشق کے راگ تاں میں بھید باندے

ترے کیس میں کنول ہور سور آوے کماں بھنواں میں کاجل ساج ساندے

(بال) (اور)
بچولی تنگ انگ میں نت نار نگ پنچے نین سو کاں سوں مو چیت نت پھاندے

(آنکھ کے خط سرمہ سے میرا دل)
سنے جالی منے من میں ہلجا........ (میں) عشق ناداں سوں نت آنند تھیں ...... دے

(سے)
توں گھور کر دیکھ رکھی ہے کن پہ طرّا کنتے کاندیاں پوچھوں نا بوجھے کاندے

نبیؐ صدقے ملی حیدر پیاری اے سیویاں سینتیں چیت سوں چیت باندے

(ان بیووں سے)
ترے انچل پہ ہے چندنی کا چھایا قطب ڈاواں سوں بڑاں کاس باندے

(ق)

(۳)

حیدر محل میباتے جلوا عشق کا گاویں
(سے)

یزدانی تانت چوندھر رنگاں سینتیں بجاویں
(سے)

اب ہات میں بندی ہے جلوے کے ناد کگن

اپنے، باندھی

نیناں کی پتلیاں کوں پتلیاں نمن نچاویں

پتلیوں کی طرح

عاشقاں محبتاں کا پیالا بھرے پیاری

(ق) ....ناقصُ الآخر..........
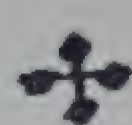
نوٹ۔ حیدر محل یا حیدر پیاری کا ذکر اس نظم میں بھی ہے جو محلات شاہی میں "حیدر محل" کے عنوان سے شامل ہے۔

۱۱
محبُوب

دل چمن میں اوپری ناز سوں ہستی محبوب ۲۴۷۰ سر و سنگار کے بن میں کھڑی ہنستی محبوب

پُھل گلالاں ایسے گالاں تھی ہوا بلبل مست رنگیلا جام لے اب ہت مُنجے کستی محبوب

تیرے دربار کوں قبلہ کے نمن بوجے جے سر بسر ہے اُسے مُنج عشق کی مستی محبوب

اہے باریک کمر بال تھے اُس بالی کا اُس اُپر زر کمرات ناز سوں کستی محبوب

اے تو بلی نہ بوجھے کوئی تیرے مذہب کوں بہو مذہب منے مذہب ترا ستی محبوب

نبیؐ کے داس پنے تھے ہوا ہوں قطب زماں اُسی تھے تیغ ہے میرا سدا جستی محبوب (ج)

(۲)

جگت حسن میں ہے ترا حسن محبوب میں طالب ترا ہوں مرا توں ہے مطلوب

تمیں بات دل جان کی بوجتے ہیں — سو کیے قلم سیتیں لکھ بھیجو مکتوب

خط ستر کے سے

تم

ترا حسن یوسف سوں کرتا ہو لاوا — تری آرزو میں ہیں عاشق جوں یعقوب

ترے حسن کا ذکر مو گل ہے تسبی — مرے دل کے گوشے منے توں ہی مرغوب

میرے گلے کی تسبیح — میں

اُسی تھے شہاں میں ہوا سر بلندی

سے — ۲۳۵۰

نبی[۲] کے غلاماں سوں ہے قطب منسوب (ج)

۱۲

مُشتری

نَیَن پتلی ہم سوں کری ایک بات
نین بن ہیں دعوے کے پھولاں کھلات

عشق کسوتاں تھے مجے مشتری
عشق انت ادھر میوہ تج کوں سہات

سے مجھے
عشق نورے جوبن کی ساراں کرے
ہونٹ تجھے
ادھر تیرے کوثر کا پیالا پلات

ادھر پر ترے ہے پرم کا نشاں
ہونٹ پلاتے ہیں
ادھر چو منے تھے سو لاجے نبات

اچپت چاند سہتے ترے دو دو دل
سے شرمائے
ترا مکھڑا پرم کہانی سُنات

چنتر ناریاں ہیں چترپن سے تجھے
سناتا ہے
کہ آپس کے من میانے منگوں منات

نبیؐ صدقے ماوے چنتر قطب سیں
کہ راباں منے قطب تارا جنتات
شاہوں میں

(ق)

(۲)

دعا معشوق کا کر کام تج با دعا ہے

ں

اُسے جیتے تھے سب جگ پر ترا فرما روا ہے

ترا ہنسنی اُسی کا نانو ہے تن میں حیا ہو

تو تج مستی ازل تھے تا ابد لگ با صفا ہے

تیری　　سے

اسی مستی کے تئیں توں جب رہیا ہو دیس دلمیں

بہت دن　　۳۳۶۰

ہزاراں شکر و سجدے کر کہ تج سوں مرحبا ہے

ہمن دل کے گنوارے میں سجن کا نور دستا

گھوارے

سورج کرناں کی ڈوریاں سوں جھلکتا خوشنما ہے

سکل دندیاں کے طالع میٹیا ہے زحل تارا

سب

ہمارا مشتری طالع میں طالع کا بقا ہے

خدایا قطب کے تارے کوں دے توں سرفرازی

خوارج کے ستاریاں میں منگل کیرا اچھا ہے

نبیؐ لشکر میں لنگر دار ہو کر رہ معانی

(ق) کہ لنگر داری میں تج کوں ہزاراں لک شفا ہے

لاکھ

دوسری پہاڑیاں

بلقیس زمانی

زیب دیتی ہی تجھے — نہ زیب دے تیرے سوا

عشق پادشاہی سو ہے تج آج ۔۔۔ حسن ملک میں نا سُہے تج باج

کی — تیرے چومنے کی

تو چُمنے مِٹھائی شیریں کو نہ آئے ۔۔۔ دیکھ اُس مکھ تجلّی سورج پکڑیا لاج

تیرے مثل — سرپر

سچی اِس زمانے کی بلقیس توں ۔۔۔ انچل سیس سُہاتا ہے تج جیوں تاج

کھڑی ہیں — تیری — ان کو

تو خدمت میں حوراں کھڑیاں ہات جوڑ ۔۔۔ اُتن قول بیڑا دے کرو تم ساج

گوندھنے

کھنجن تیر کھنجن پہ کرتی بڑائی ۔۔۔ تیری چوٹی گندنے ہوئے مشاطہ ساج

ہاتھ — ہونٹ

جو بن پیالا دے ہت میں پیالا پلا ۔۔۔ اودھر نقل سوں توں دے کر کال ساج ۲۳۷۰

عرضداشت عاشق کوں معشوق پاس ۔۔۔ عشق تاراں سوں تم بجاوو کماج

غیر

ہے سرپا نوں لک توں کندن کی بنی ۔۔۔ دو تن کوں توں نا دیکھ کر مکھ مانج

نبی صدقے پایا ہے جنت کی حور ۔۔۔ محبت قطب کر خوشیاں سوں توں راج

(ج)

۲
حاتم

نارى سُہے تجہ اتا لے چالا
(زیب دے تجھے — چال)
جھلکار سہی ______

سنپولی اُپر پھونگ سٹیا چام
چھوٹے اَلکاں ہیں پھول مالا

رتن تھے اَدِک دپیں ہوٹاں پر (سے)
ادھراں کے اُپر چڑے سو لالا (ہونٹوں — لال)

دیکھ چندنی میں چند مکھی کوں (چاندنی)
سورج کوں پڑا چھند بوں پیالا

دن رات ہوا جو کھولے دھن کیس (عورت نے بال)
نِس ہیں جو ہنسے پڑیا اُوجالا (سے — رات)

ناریاں میں جو ناز بھاگ اَچگل
انگ سنگ سوں کرے پیا نہالا

نِت پیوے علیؑ کے صدقے حاتم
قطبا کے اَدھر تھے مے پیالا (سے)

۲۳۸۰

(ج)

۳

بہمنی ہندو

اس بہمنی ہندو کا کس دھر کروں شکایت — نیں لکھے ہیں مورخ تاریخ اس حکایت
نہیں

بے دام اس کا خدمت کرتا ہوں اپنے دل سوں — دیتے ہیں دام انوکوں ہور کر تمیں عنایت
ان ... اور

آسان اسا ساتھے سب ہونٹاں سو کھے ہیں تج نین — نیں ہے صواب پانی دیتا تمن ولایت
امید کی آہوں سے

اُس شہر کی سو بتاں کن نا دیکھیا نہ سنیا — نا کوتوال قاضی نا کس کا ہے حمایت
کوئی دیکھا سنا

غمزے کے سمند میانے تیر اتر بہت نہ دے کر — ڈوبن ہوے ہیں اب تو تم ٹک کرو ہدایت

آہان اُماس دلکا راہ خیال باندھیا — اپ ناز روشنی باتا منجکوں ہے ہو نزایت

تو ان میں جیو کا دوری کدھیں انٹر نہ سکتا — تج حسن کے جھجی کا کوئی نا بوجھی ہدایت

ن اُن -

یک چھن اگر نہ دیکھوں تج یاد کا جو شہلا — تج باج گمنا منج کوں مشکل اہے بغایت

تیرے بغیر گذارنا مجھے

نیناں کے لعل تھے دل پکڑیا ہی جوش میرا — سٹ چھانوں عشق کا منج توں آپی لوایت

سے

تم یاد تھے ہوا ہے مو مور تمنے موتن — ۲۳۹۰ اب نا کریں تو ہم پر ہور کب کریں رعایت

تمہاری سے — اور

کوئی نا سکے معانی آپ کی تپر بیاں کر

پڑتا ہے اپنے دل میں سب ون علی روایت

(قا ۔ ج)

۴

ہندی چھوری

رنگیلی سائیں تجھے توں رنگ بھری ہے
کی وجہ سے
سگڑ سندر سہیلی گن بھری ہے

لٹکنا بجلی نمنے اُس سہاوے
کی طرح اس کو زیب دے
وُہندی چھوری بہو چھند شہ پری ہے
وہ لڑکی بہت

چندر مکھ موہنیاں جب ناچتیاں ہیں
چاند جیسی صورت والی
وُتن میں توں سو رنگی جوں پری ہے
اتنوں خوش رنگ

سبھی حوراں نہ آسیں آج تج سم
آسکیں تیرے مقابل
کہ توں بالاں میں سب عنبر بھری ہے
بالوں

اُپجتا ہے ترے مکھ تھے جے شابی
پیدا ہوتا سے جو جوانی
او شابی تجھے سدا تج سروری ہے
اُس کی وجہ سے تجھے

گگن منڈپ تاریاں سوں سنوارے
آسمان
او ہاں گاوَن سو زہرہ مشتری ہے
وہاں ؟

نبی صدقے ریجھائے قطب شہ کوں

تو سکیاں میں توں جیسی شہ پری ہے
اسلئے

(ج)

۵

پدمنی

تج ناک موتی مکھ اوپر دیتا ہے آب سوں

یا خضر کے چشمے میں ترتا بُڑ بڑا اُپر شاب سوں

وو بُڑ بُڑے کا عکس تیرے مکھ اوپر یوں چھائیا

اُس ۲۴۰۰

جیوں چاند کی جوتی منے مشکیں کلنگ ہے داب سوں

میں

تج نین کی راوت چڑھائی بھنوں کمانا وس کر

سب عاشقاں میں منجہ اُپر راکھے چاپ ناب سوں

جب ناک میں مکرا سہاگن بین آئی جلوہ میں

وو قتل دے منجہ گیان پر سکہ کرے شب تاب سوں

مکوا جو لٹکائی بہونک بالاں میں پدمنی پدم کے
یک تل میں ہلجای منجے اس کمرے کے قلاب سوں
مجھے
قلاب سٹ من میں کوں کھینچی الک ڈوری سیتی
اپ عشق کے کھیلاں دکھاتی ہے عجب لکھ باب سوں
لاکھ طرح
ہنستن نکھن ہور چیتنی بھل کر رہے دھن بھید میں
وو پدمنی مل کر سُہے اب قطبؔ شہ نواب سوں
وہ
(ق)

۶
سُندر

چندر مکھ تج، لعل لب ہیں، دسن جوں نیر تارے ہیں
چاند چہرہ تیرا دانت مثل
کہو یہ چاند کاں کا ہے کس اسماں تھے اتارے ہیں
کہاں سے

اگر یہ چاند اس اسماں کا کہیں جگ تو قبولوں کیوں
سماں کے چاند کے مکھ میں کون دیکھیا جو تارے ہیں
اسمان چہرہ

سرج چند سوں سندھر مکھ کوں دیئے تشبیھ سب شاعر
سورج چاند سے زیادہ حسین چہرہ کو
ولے پوچھیں جو مجکوں تو اُس انگے او بچارے ہیں
مجھ سے کے مقابل وہ

کھے دیکھے کرشمہ کر وو سندر نازنیں منج کوں
وہ مجھے
تو اُس نیناں کے جھلکارے جھلکتے جوں کٹارے ہیں
ان آنکھوں

سما آباج کے اوپر ہدف سو سور کرنا وو

سورج وہ

بھواں کے قوس سوں تارے کے نیناں تیر مارے ہیں

۲۴۱۰

سے

سرج ہور چاند کے کرناں جھلکتے سو دسیں مج یوں

نظر آئیں مجھے اس طرح

سورج اور

کہ جوں منگتے سندھر کن اوگدا ہو ہت پسارے ہیں

جیسے مانگتے ہیں سے وہ ہو کر ہاتھ

ایسی سندر کوں پایا ہوں خدا کے رحم تھے قطبا

سے

جو حوراں ہور ملک دیکھ کر ہوے حیران سارے ہیں

اور

۷
سجن

سجن باہاں پکڑ دیو وا دھارا
تُماری سیج ہے جیون ہمارا

سنو منج بینتی ساجن دیا سوں
میری آپ بیتی عرض حال کرم سے
گھڑی تلتل تمن پر میں بلھیارا
تم بلہار

مرے تن من میں نس دن یو بسے شہ
رات
تجی سوں جیونا میرا ہے سارا
تجھ ہی سے جینا

تمن مکھ جوت سوں سب میں اُجالے
تمہارے چہرے کی
سورج چندا دیوے مشعل ہمارا

تمارے مکھ کے درپن میں دیکھوں میں
تمہارے چہرہ آئینہ
جوں اسکندر کے درپن جگ سارا
جس طرح آئینہ میں ساری دنیا

سکی تج میں اچنبا ہے اچنبا
تجھ
نبیؐ صدقے کہے قطبا کی پیاری

—— کرم خوردہ ——

(ج)

۸

رنگیلی

مری مٹھ بولنی میٹھائی سوں پیالا پلاتی ہے

خماری رات کا اپنی نین میانے دکھاتی ہے

۲۴۲۰

آنکھ میں

مری شیریں کنگھی کرتی، کنگن بجتے ہیں ناداں سوں

آواز سے

رتن ٹیلا دھرے منگ میں نوے چھند سوں دپاتی ہے

ٹیکا — مانگ — نئے — چمکاتی

نوی متوالی مد پیالا پلاتی نین نُقلاں سوں

نین خمّاری اپنے تن چڑھا دھن کن بناتی ہے

انچل جھلکار کی چونیاں چند سورج نمن جھمکیں

کی طرح

ڈھلک نار لٹک چالاں منے چالاں نپاتی ہے

مدن گا تھال نوے جوبن نویلے تن اُپر سُہتے
پون کے راگ رنگ گا کر منجے چھند سوں رجھاتی ہے

رتن کی پیاری مانک جوت پیالا بھر پلاتی منج
مجھے
رنگیلی بر بہوٹی بر بہوٹیاں میں سُہاتی ہے

نبیؐ صدقے محمد قطب سوں مل اچ گڑی اب توں
(ق)
چندا ایسی سہیلیاں تئیں سورج سا مکھ دکھاتی ہے

۹

نور کی مورت

کجل انکھ ہیں سو ماہی کے مراتب سوں علم پکڑے
چگر بالاں چندا مکھ پر سو حبشیاں کا حشم پکڑے

تو فوجاں حسن کے ہلّے جوبن گج مست ہو چلّے
ہاتھی
کمند کنٹھ مال تج گلّے کمندیوں کوئی کم پکڑے

ترا مکھ جام چندر ہے سو ہت درپن سکندر ہے
ہاتھ
ولایت حُسن بندر ہے تو خوباں تج سوں ہم پکڑے

مصور تج لکھے صورت نہ لکھ سک نور کی مورت
۲۴۳۰
اپن ہیں آپ ہت جوڑت قلم سٹ کر شرم پکڑے

چلی لٹکت چمن کھن میں اٹھے غلغل تو پھل بن میں
جھڑیں پھل پر برگ انگن میں جھلوں دیکھ سر و خم پکڑے

عجب قدرت برن ہیں تج جگت خوباں سر ہیں تج
للات ان کا چرن ہیں تج دیکھت اپ دل میں غم پکڑے
تجھے دیکھکر اپنے

معانی ختم کر اب توں سنے جے کوئی ہوے مجنوں
جو یک شمہ سنے تج روں کدہیں نا جامِ جم پکڑے
کبھی
(دق)
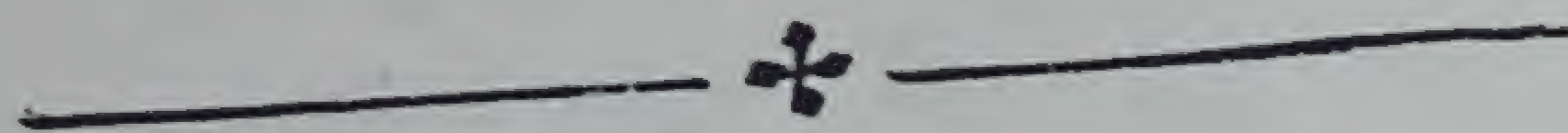
کسبن (۱۰)

لاج کے خوے بند اُپر رات کا کہنے جواب

شرم　　بوند

کیوں چھپائے بی نہ چھپ سے نیر نرمل کا جواب

بھی　　سکے　صاف پانی

نکہ اچھر لکھے مکھ اوپر طرحِ صحبت کا بیاں

ناخن سے حروف ۔　چہرہ کے

آرسی دیکھ ہوگا تب خاطر نشاں تج با حساب

آئینہ

طرحِ صحبت باغ میں کیتی ہے توں وضعی نوا

نئی وضع سے　کرتی

جانتی توں کچ بوجاہوں تیرے سب چالے وشباب

ہے تو کچھ　سمجھ گیا　چالیں

پیتی .... سوں مد تج کسبنا ناوں ہے

سے　شراب تیرا کسبن　نام

جیف میری عاشقی تجہ جیف معشوقی کے باب

تیری

مُج محمد ناؤں ہے معنی سو بولیا راستی

میرا　نام　سچ سچ

آؤ خوش یا نہ آؤ خوش ہے نام میرا آفتاب

(ج)

ناز

Name = Bilquis sidiq.
class = M.A Ist semester.
RollNo = 575.
R/o = Malik Pora Zainakadal
Srinagar kmr.

year = 1988

یاد میں تیری جاں جاں کے ہم
رات بھر کروٹیں بدلتے ہیں ۔
ہر گھڑی دل میں تیری اُلفت کے
دھیمے دھیمے چراغ جلتے ہیں ۔

God is very Gracious to
all of us.

Bl[illegible]

نازنیں

دھن دید پر نا دید رکھ سورج نہیں رہتا کھڑا

عورت کی

تارے چھند رسن یو خبر سب رین میں رہے گڑبڑا

چاند کر یہ رات

سو دھن کا مکھ جھلکا و تا رنس میں سورج چھپ جاوتا

نازنیں رخ جھلکتا رات جاتا

دن میں چندا نہیں آونا تارے تٹیں سب جھڑ پڑا

۲۸۴۰

چاند آتا ٹوٹیں

سہیلی کا کھونپا ہے بدک بند خوے جھڑ جو پھول نجھل

بوند پسینہ کے بیٹھ

دیکھت چنچل نیناں چپل بجلی تو جاوے گڑ گڑا

بیچ نیر کوی نا آئے کر کوی آگ پھر نا جائے کر

بیچ پانی

باڑی سو پلکاں لائے کر سوکا کرے آڑا اڑا

خط سبزہ

دھن سیس پر پھولا چڑے انبر پہ جوں تارے جڑے

سر اسمان

حوراں ملک دیکھن کھڑے دستا تماشا یو بڑا

دیکھے نظر آتا یہ

ہاتاں ہیں لالی یوں بسے کیتے شکارو سب کسے
ہاتھوں کرتا شکار وہ ہر ایک کو

خونی نشانی سچ دسے عشاق لے چنگ سنپڑا
نظر آئے

صدقے نبیؐ کا داس ہوں ہیں واس راسک راس ہوں
غلام

قطبا علیؑ کا داس ہوں پکڑ کھڑا دل دل کڑا (ج)
غلام پکڑ کر

(۲) اسرارِ شباب

—— (⁂) ——

سورج تارے دپائی ہے سُندر چندر پشانی ہیں
چمکائی حسین چاند حسین پیشانی

مگر دستا ہے عکس اُس کا گگن سمدو رپانی ہیں
نظر آتا آسمان سمندر

بو باندی وال ساڑی لال پتلی چین کیے چن کر

دھرت پر سور ہوں دیکھیا شفق رنگ ارغوانی ہیں
زمین سورج میں نے دیکھا

رچی اپنی پشانی پر وو خونی خون کرنے کوں

وہ

کہ سمجے خوب کر عاشق نہیں چوک اس نشانی میں

ادھر کے رنگ لالی سوں سکی یعقوت کوں بالی

ہونٹ　یاقوت

شکر نابات کوں پگلائی ہے شیریں زبانی میں

بیکائی چاک گج ہنس کوں پھلائی پھول ہنسی میں

سکھائی　چال، ہاتھی　کھلائی　　۲۴۵۰

جواناں کوں نہ خاطر لیائی مغروری سوں جانی میں

جوانی　لائی

ادھر امرت پیا جانوں سو مکرا جیو پا جھلتا

ہونٹ

سدا کیوں نا جیوے ہنتا ہے آبِ زندگانی میں

بچن ہور سینوں سوں جیو لینے و دینے جانتی ہی تو

گفتگو اور اشارے سے دل لینا اور دینا

نبی صدقے قطب ماہر ہے تیرے بھید جانی میں　　(ج)

(۳) انداز شباب

(✤)

یون سینتی ہنت راکھی ہے اپ کمر — سورج چیند نمن جھمکے وو زر کمر
جوانی سے ہاتھ رکھی اپنی پر — چاند کی طرح وہ

بین اُس نور سوں لبد یا ہو گیا عجب — ڈو جگ روشنی پایا کس نیں خبر
سے — اسے نہیں

تو دوری ڈراوے منجے دور تھے — وو کیا بوجھے مو دل میں ہی تو نگر
تیرا فراق سے — وہ سمجھے میرے تیری

نہ ار دھناگ سوں سیس اُپر پائے انچل — کہ جیوں ابر چھپاتا ہے سور و قمر
آدھے جسم سے سر پر ڈال — جسطرح سورج اور

اچھوں وو راکرنا اچھوں فرق نہیں — وو مورت ہے میری نظر کا بصر

کہتے لوگ جو کھو حُسن حسن سوں — جو صراف ہوے گا بوجھے گا گہر
اسکی

منجے اپنا کہہ نہیں کنتے آپنا — کھو نا کھو ہلجیا تیرے منتر
مجھے کہکر کرتے — میں پھنس گیا ہوں

مکر حیلے کی دارو نہ بھاوے منجے ۲۴۶۰ — وو لعل نین تھے چڑھیا منج اثر
مجھے — اُس سے چڑھا

معانی کی باتاں تھے جھڑتا نمک — جے چاکھے کہے ہی نمک سوں شکر
سے — جو

(ق)

(۴)

چنچل نین

(*)

دو نین تج ابرو تلیں ہیں نار کیرے خواب میں

دونوں آنکھیں تیرے کے نیچے

دو مست شوخی سوں ہنتے مسجد کیرے محراب میں

سے سوتے

تج نین چنچل .... کان کر دو زلف سوں

کھیلیں جو دھر تھڈی کے کو تج مکھ کے مہتاب میں

تیرے

یہ کیا عجب پڑتا نظر جو دوپ پڑتی چاند پر

دھوپ

یا مکھ نورانی جوت بھرے ہے نین کیرے شاب میں

روشنی آنکھ

ہیں لشکری نیناں تری سنجور سلح کلا کرے

آنکھیں

کوئی رسیں تس کی کیوں کرے سوندل کرے اسباب میں

اُن

نینوگھلاتی سندری تب قطب شہ کوں بھاوتی

مل سیج میں ریجھاوتی چو سار توں ہر باب میں

چاروں طرف تو

(ج)

(۵) ماہ ابرو

تج ابرواں کے چند تھے دستا خجل چند عید کا

تیرے چاند سے نظر آتا چاند

ساقی بھواں کا دور تج پیالہ ہے منج امید کا

تیرے میری

نس دن دعا تھے مو نظر پڑیا ہلالی بھواں اوپر

رات سے میری پڑتی

اس روشنی کے سم نہ آوے روشنی خورشید کا

مقابل

تیرے ادھر پیالے کا ہے شیرینی ہور تلخی دھرے

ہونٹ اور

اس کے برابر نا کہوں پیالا کدھیں جمشید کا

کبھی

راکھوں نظر تج حسن پر صلواۃ بھیجوں شوق سوں

۲۴۷۰

تو میرے طالع .... کا

سب سرو قداں میں کرے سو سرو خوشیاں سوں سماع
سے
تو جیو کا جاں بھاگ دے دیتا قبا جاوید کا

کوئی آج لگ سمجھے نہیں تج حسن کے نکتے کے تئیں
تیرے
معنی نہ بوجھے عالماں ہرگز کدھیں تج بھید کا
کبھی تیرے

پہچانے
تج مکھ مسی کا سکہ ہے عاشقاں کے دل منے
میں
تا بج رقیباں جھوٹے کوں دیکھیں کتب تقلید کا

بوجھ
نیر انزاکت حسن کا پڑھنے میں لکھنے میں نہ آئے
او نور ہے روشن بہوت نیں ہی سکت یک دید کا
وہ نہیں

تم یاد بن ہور یاد نیں یک تل معانی کوں کدھیں
اور نہیں لمحہ کبھی
شاہا نظر منج پر دھرو تشریف دیو و عید کا
مجھ (ق)

(۶) کعبۂ رخ

(*)

سکی کا مکھ مکا، ہور کیس کسوت جون بنائے ہیں
چہرہ مکہ اور بال کی طرح

دیسے یوں مانگ موتیاں کی کہ حاجی حج کوں آئے ہیں
نظر آئے کرنے کیلئے

سُہے تل حجر الاسود، ہور ذقن جو چاہ زمزم ہے
سجے اور

سُو مکر اڈول جوں پانی سے بُند موتی چو آئے ہیں
بوند ٹپکائے

سکی کے زلف حلقے ہیں سو جوں کعبے کے درمیانی
مثل

یوں ہرت قطب کے داعی دعا کرکر[ن] بلائے ہیں

چنچل کی نیں تھے حج کوں نشانیاں خون کیاں دستیاں
آنکھ سے کی نظر آتی ہیں

مگر قربان کرنے جیو حاجیاں کے دن آئے ہیں

ن ہنگ کر

منا، عرفات، دھن جوبن ترے ہور عاشقاں حج کے

اے عورت اور

کینے قربان کرکر جیو نشانیاں لہوں کی لائے ہیں

۲۴۸۰

دل لہو؟

دیسے یوں جالے موتیاں کے بچھل جوبن پہ چنچل کے

نظر آتے ہیں

کہ جوں طبنو دو تھانیے کا پون سوں کس دو لائے ہیں

(ق - ج)

(۷) سروِ خوش قد

سروِ خوش قد دیکھیا سب سرو کے بن میں عجب

دیکھا

اُس کے سر کوئی نہیں سب باغ و گلشن میں عجب

(سر کا) طرح

سرورِ سرواں سراسر اونچ ہے سورج نمن

سر بلند

او سورج کرناں جھمکتے مجہ نین کھن میں عجب

اُس سورج کی کرنیں چمکتی ہیں میری آنکھوں کے

باغ میں کرتے چمک چالے سکل سرواں ولے
چالیں سب
چل نہ سک تجہ چال سم گاڑے گئے بن میں عجب
سکے

باغ میں سب...... سرواں ڈلیں حیران ہو
سیس خم کر بات کرنے یک کے یک کن میں عجب
سر کے کان

گل کھلے تارے نمن کنولے رنگیلے سرو کوں
کی طرح کو
چند سُرج اُس پھل لگے سب سرو کے بن میں عجب
چاند سورج اسکو

سب پھولاں کی باس میں مہکار مجہ پھول کا نہیں
خوشبو میرے
لذت اُس جھلکار کا چبیا ہے مجہ من میں عجب
چُبھا میرے دل

یارب اُس سرو رواں کوں نا دکھا بادِ سموم
کیونکہ اُس کا نور دستا دل کے درپن میں عجب
نظر آتا آئینہ

تر ڑی دم دم میں اتاروں سرو رعنا کے اُپر
سب رقیب اسپند کر جالوں اگن فن میں عجب
جلاؤں آگ

جاں چھپا رکھوں معانی پاؤتی دو تن نشاں

جہاں بھی رکھوں پالیتی غیر ۲۴۹۰

طاق لوچن میں چھپا او نور لوچن میں عجب

آنکھ

(ج)

(۸) چاندنی اور سجن

(※)

سجن مکھ کا اوجالا چند تھے آلا — ادھر تھے چووے جم امرت پیالا

چاند سے اعلیٰ — ہونٹ سے ٹپکے

سپورن ہے کلا چند تھی اے نسا کئی — تو سب جگ پر سٹیا ہے اپ اُجالا

چاند سے — ڈالا اپنا

ستارے نمنے جھکلے کن کے موتی — دیا اُس رنگ سائیں مکھ گلالا

کی طرح کان

دیسے جوں دو د چنداں اس میں موہن — سُہیّا جوں کہ نرمل چند بالا

نظر آئے — جسطرح

جھلکتی ہے رین الماس نمنے — سجن دیو اُس صفا میں نرلالا

رات مانند

چندن کے اونٹ چندنی ہے زیبا — ________

نبی صدقے قطبا کوں نبیاں سب — ________

(ج)

(۹) چاندنی اور پیا

چلے چندنی میں جب لٹک پیو ہمارا — اون عکس دیے چندر تھے اپارا

بسے جس ہیا میں پرت ہم سجن کی — بن اسکی پرت کچ نہیں اُس پیارا

جنے سائیں کے عشق کا مد پیا ہے — نکر سے اُسے ہور مستی اُتارا ۲۵۰۰

جکوئی ماتی ہے سائیں کے حسن چھب تھے — او سے مانیں نیہہ پنت میں جگ سارا

پیا نور بستا ہے منج دل جھمک میں — کہ جس نور تھے ہے سورج آشکارا

سکی پیو چنتا لگیا ہے ہمن کوں — سجن بن نکر سے لے ہور کوئی نوارا

نبیؐ صدقے قطبا کا من تج سوں لاگیا
کہ اپ جیو میں تیرا کیتا ہے ٹھارا

(ج)

نیاز

علم عاشقی

۱

جس پیو کوں ڈھونڈتی تھی نا بُج جہاں جہاں میں
نہ پہچان کر

سو پائی تس اپس میں جیوں سوں تہاں تہاں میں
اسکو اپنے دل سے ہر جگہ

سمجی کہ کچ اَدھر تے مج .... (پی) کا تھا تھا
سمجھی کچھ ہونٹ سے مجھے

تو ایسے بے نشاں کوں دیکھ کے نشاں نشاں میں
تجھ جیسے دیکھکر

مُج دل نین میں نور او سنبور کر کے خوش خوش
میرے کی آنکھ وہ بھرپور

پھر پھر دکھائے مکھ تو دیکھی عیاں عیاں میں

کئی بِرَہ آچرایا جو ہر وصال سو سو

اب سنپر آئی ہوں اُس ڈھنڈ ڈھنڈ کہاں کہاں میں
حاصل کرلی ڈھونڈکر

معشوق پیو کی عاشق ہوئے کر کے جگت منج منج
پیا

او علم معشوقی کا کرتی بیاں بیاں ہیں
اُس
کینتی دیکھت پیارے تیری ہو داس داسی
کہتی

۲۵۱۰
کی صاحب اپنے سوں مل رونگی ایاں ایاں ہیں
کیوں ؟
رہوں گی
حضرت نبی کے صدقے تج پیو اہے جو جاں جاں
تیرا پیا ہے جہاں جہاں (ہر جگہ)
کہہ توں جہاں جہاں او قطبا تہاں تہاں ہیں

(ج)

(۲) رسمِ عاشقی

نین بت خانہ پتلیاں کوں اچھوتا کرتا ہوں سیوا

سندور ٹیلا پشانی راکھے تل تل ریت ادے نیوا
لگائے

مسلماں ریت کافر ریت کیا ریت اے نہ جانوں میں

یہ

کہ جگ کے لوگ ریتاں چھوڑ پکڑے ریت تج جیوا

تیری

دھری ہے کان میں مُندرے چڑائی ہے ابوتی تن

کہ پتلیاں میانے دستی ہے سو سجلی پتلی جیوں دیوا

میں نظر آتی

اُمنگ ندی کی کشتی میں سکھیاں چڑ کھیلتیاں ہیں خوش

چڑھکر

انچل ارد ہنک سٹ پکڑے اونا کا ہت سنتی ریوا

ہاتھ سے

پرت مہتر سوں آئی ہے سکھی اب دو دجوبن پر

نین اہل کھلا کھینتی صراحی نہ سرا پیوا

شراب

میرا امرت انچل اوچھل لذت منجکوں دکھائے

پسار یا ہات میں آساں سوں اوس منجکوں تک دیوا

آس سے وہ

نبی صدقے پرت باغاں میں عشرت کرتا ہوں کر سوں

قطب شہ کوں کھلاتیاں میں سہیلیاں رنگ بھرا میوا

(ق)

کتابِ عشق

(۳)

کجل سہ آنکھ کے رنگ میں بھید ہے — تو بھید بھید میں جوت خورشید ہے

گہر پاکاں میں تھے پنجیا گہر (سے) ۲۵۲۰ — عشق کا جنیتا سوا امید ہے

عشق حرکتاں میں سو حرکت اہے — خوشی پھول چادر میں جمشید ہے

خوشی سینتے بوسا دے منج تخت پر — گھرے گھر عشق میوے کا بھید ہے

خوشی خوشبوی خوش ہے اپسند اُتار — عشق باس کے جلوہ میں بھید ہے

خوشی خرمی میزبانی گنائے — عشق کے نشاں پر مرادید ہے

عشق کی کتاباں کیا (لکھا) عشق سوں
قطب شہ نبی صدقے جاوید ہے

(ق)

نقشۂ وصال

(۴)

اے نار میرے نین کوں دے آپنا دیدار عیش
آنکھ کو
سرون بھی تپتے ہیں مرے ان کوں بھی دے گفتار عیش
کان
منج ناک دھن تج ناک تھے دم باس کا دھرتا ہوں
میرے تیرے سے
دم باس دیکر توں اُسے دایم دیئے آپار عیش
خوشبو تو بے حد
......تج دُر ادھر تس میں نبات امریت بھر
تیرے موتی جیسے ہونٹ آبحیات
میرے ادھر پر دھر ادھر منگتا ہوں میں بے آنتار عیش
ہونٹ رکھ ہونٹ
تج رخ سیتی منج رخ اہے نہیں اس تھے رُخ فرخ کہیں
تیرے سے میرا سے زیادہ
رخ سوں ملا رخ کوں کہ ہے رخسار کوں رخسار عیش
سے

منج کنٹھ دھن تج کنٹھ کی کنٹھ کوں بہت منگتا ہے

میرا گلا عورت تیرے گلے

منج کنٹھ سوں ہم کنٹھ ہووے سور کا جھلکار عیش

۲۵۳۰

میرے گلے سے گلا سورج

باہاں میریاں مشتاق ہیں تج بانہہ کے گلہار کے

بازو تیرے بازو گلے کا ہار

باہاں منے بانا سکے تج بانہہ کا گلہار عیش

بازووں میں نہ سما سکے تیرے بازو گلے کا ہار

منج ہات منگتا ہے ادک تج ہات سوں ملنے کے تیں

میرا ہاتھ بہت تیرے ہاتھ سے لئے

منج ہات کوں اپ ہات سوں کرنے دے توں اے یار عیش

میرے اپنے سے تو

بھیٹن کے ڈوبٹ سینتی دھن کچ کچ اپنا طول کر

سے

ہم دو نو کچ سوں کچ لگا کچ کچ کریں ہر بار عیش

پستانوں سے چھاتی تھوڑا تھوڑا

چھاتی سوں چھاتی ایک کر یک جیب ہور یک میت سوں

اور دوست

تج نکھ سینتی نکھ منج کرنے ہیں ہے ٹھارے ٹھار عیش

تیرے ناخن ناخن میرے

میرے ترے روماولی جمنا و گنگا جوں مل اہیں

رواں رواں سو مچھلی ہوے کر کرتے ہیں تج گنگ دھار عیش

رواں رواں

وہ لکیر جو ناف سے نیچے کی طرف سیدھی جاتی ہے۔ اسکو بیلی بھی کہتے ہیں۔ تیری گنگا کی دھار میں

دُونا بھی دُو بھونرے اہیں سنگرام کے دریا منے
وصل میں
دو من ترا دو تیر نیر کرتے اہیں اس ٹھار عیش
جگہ

تج مُنج کمر کے کٹ منے ہیرت یکٹ سنپڑیا بکٹ
اس کٹ منے کرنا اہے دایم مدن کا بھار عیش
میں

نیرے مرے پاواں سکی جوں ناگ ناگن مل رہے
مثل
صدقے نبی کرتا قطب کرتار تھے آپار عیش
خدا کی عنایت سے بیحد

(ج)

(۵) عیش وصال

سدا مُنج عید سوری ہے کہ ہیں دھن وصل پایا ہوں
مجھے عورت کا
وفا کے منتراں سیتی سو دھن کا من ریجھایا ہوں
سے نازنیں دل
کہو چند سور کوں جا جو یکایک آج نا نکلیں
چاند سورج کو
۲۵۴۰
کہ دھن مکھ نور تھے اپنی مجالس ہیں دیپایا ہوں
عورت کے چہرہ کے نور سے

ہزاراں منتاں کرنا تو ٹک ہنس بولتی نیں تھی
(نہیں)

سو آج اُتری ہے باتاں میں کہ میں مدبی پلایا ہوں
(شراب بھی)

شراب ہور عشق بازی باج منج تھے نا رہیا جاسے
(اور — کے بغیر مجھ سے نہ رہا)

کہ یو دو کام کرنا کر میں لے سوگند کھایا ہوں
(یہ — بہت قسم)

سکی ہر گز نکو کہہ ہو کھیا یں بات تج کوں جو
(نہ — تجھ سے)

کہ دو تن پھٹ پرے گی وو اُسے میں آزمایا ہوں
(غیر رقیب پھٹ پڑے — وہ)

سمند دل میانے غواص ہو کر غوطے مار برسانت تھی
(دل کے سمندر میں — (برسانت میں))

بچن کے موتی ..... ڈھنڈ سکی تج تا ئیں لیایا ہوں
(سخن — ڈھونڈ کر تیرے لئے)

سو دھن جا عیش کوں پوچھے کہ توں آیا ہے کس خاطر
(نازنیں)

کھیا ہنس عیش ازل تھے میں قطب شہ خاطر آیا ہوں
(کہا — سے)

(ج)

بعدِ وصال

―――(٦)―――

رین سب شہ سوں مل جاگی سو چھب نیکا ہی پیاری کا
رات اچھا
نین ماتے الک بکھرے اثر گھلت اخماری کا
زلف

دیا جھولے پرم بارا ڈولے پھُل ڈالی ہونارا
پھول
چھوٹے گل موتیاں ہارا ....

چلے لٹ پٹ لٹک بالی سو ہوشہ مدسوں متوالی
انچل سر چھوٹ گل لالی جھولے اس متواری کا

چنچل کا مکھ چھبیلا ہے ادھر امرت رسیلا ہے
ہونٹ آبحیات
اجت جھلکار ٹیلا ہے چکندا رات ساری کا

دسن کے داغ گالاں پر بھنور جوں پھل گلالاں پر

پھول

دیسے پھل جھلک بالاں پر سو گلنار آندھاری کا ۲۵۵۰

نظر آئے پھول

سو لکھن چھند بھری چنچل کھسائے سیس تھے انچل

عشوہ سرکائے سر سے

متی ہوئے مست جوں منگل سو مدپی پیو کی پیاری کا

نبی صدقے قطب راجے طبل آنند نت کاجے

راجہ، شاہ

سدا اچھل گیند گنٹھ ساجے سو جوبن دھن ہماری کا

(ج)

محبت افسانہ

پریم کی کہانی

سنو لوگ میری پرم کی کہانی — کہ پیلا ہے رنگ عاشقی کی نشانی

تمن عشق بھیدیا ہے منج بالے بالا — کہ ہوی ہوں تمن پیم میں ہوں دیوانی

تمہارا — اثر کر گیا — میرے بال بال میں — تمہارے عشق میں

محبت کی لذت فرشتیاں کوں نیں ہے — بہت سعی سوں میں سو لذت پچھانی

نہیں

پرت میں جنے اپنا دل کیتا دریا — عشق پنتھ میں اس کوں ساجا کہ مانی

محبت — جو — کرتا — راہ

جکوئی عمر کھویا ہے ساجن ہوس میں — جیون پھل وہی پا بیا کر ہیں جانی

جو کوئی — زندگی کا ثمرہ — پایا

اوسی کا ہے دو جگ میں جیونا انند سوں — جنے نینہہ بوجھیا ہے سن اے ایانی

جینا آرام سے — جس نے عشق

نبی صدقے قطبا جگت مول پایا
دنیا کی قیمت
سو او عشق ہے اس تھے نیں خوش کہانی
وہ — سے نہیں خوشتر

(رج)

پریم کے چھند بند

(۲)

پرت جل میں جنے رہے ہور نجانے
او پیرت بات کوں ہرگز نمانے

جنے جم نیہہ دھیاں میں ہیا ہے
اُسے معلوم ہیں سب نیہہ کے مانے

حق اپ پیرت کے تیں دو جگ نپایا
بڑے بھاگ اُس کے جن اے نیہہ پچھانے

عشق کا جن نیو جے ان نگٹ بھاؤ ۲۵۶۰
پرت میں اُن کرے بھو آنے بھانے

ہمارا بھید نہیں بجھتے نکو آؤ
ہمارے ہور پیا کے درمیانے

کرے سیوا پرم کا رات دن وو
برہ کی رین جن کوئی بہانے

نبی صدقے پیاری قطب آکھے
پرم کے چھند بند سب تو اپ پچھانے

(ج)

رقیب

(۳)

غیر تو — مجھ سے

اے دوتن نراسی توں ہے سربسر غلیظ — چترچتر کہ منج سوں ہر گھڑی باتاں بکر غلیظ

کئی ہیں دنیا میں — ہوسکے

لے چیز تو غلیظ اہیں جگ متے ولے — ہو سے نہ کوئی جین کہیں تیرے سر غلیظ

نام — تیرا نام سے

بہتر جو بحر و بر میں نہ لے نانو کوی ترا — تج نانو لینے تھے ہووےگا بحر و بر غلیظ

تصویر اتارے — تصویر اتارنے سے تصویر

تیرا چتر خدا نہ کرے جو چتارے کوئی — تیرا چتر چترنے تھے ہوگا چیتر غلیظ

تو اپنے ہونٹ سے — ہونٹ سے

شکر کوں آپ ادھر سوں شکر کر نکو کہہ توں — تیرے ادھر غلیظ تھے ہوگی شکر غلیظ

لاکھ گاؤں بھاگ

دیکھے گا ٹکہ جو خواب میں تیرا بشت چھاتو — لگ گا نو بھاسن جاوے گا شیطان ڈر غلیظ

کس دھات تج کوں قطب کہے خوب ہے گر

طرح تجھے کہکر

(ج) اے دوتنی نراسی توں ہے سربسر غلیظ ۲۵۷۰

رشکِ رقابت

(۴)

دیکھو سہیلیاں یہ دوتی جا پیا کوں کچ سناتی ہے

میں شہ کی پیاری ہوں کر دیکھ نسک نقشاں چھناتی ہے

نہ سک کر

مرا نیہہ شاہ سوں قایم دوتی کیتا کو اکی توں

جھوٹی باتاں پیا سوں کر سبب دند کی بساتی ہے

دشمنی

پنوا کی توں کیتا اپسے للن سوں ملکہ اے دوتن

مِلکر

دو دین کے پرت میں اپنے شرم توں کیے گنواتی ہے

کیوں

رہی ہوں جان بُجھ کر میں پٹے سب عشق کی بھی مُنج

پڑا کے کیا برہ نیہہ کا بجھولیا کے لڑاتی ہے

سجن کے وِشٹ جس ناری پہی تس کیا اڑا کی توں
مکر جو حیل چھوڑے توں بچھر اس کیا آزماتی ہے

نہوے باتاں میں جس کے گن سو وہ شہ کوں رجھاوے کیوں
ترکماں سوں اُن یکساں ہے جتی کنکر نہ بجھاتی ہے

سو اُس سہیلی سیانی کوں سہاتا ہے سہاگ یہ سب
جکوئی خوشحال سوں شہ کا ہنس ہنس وقتاں گماتی ہے

کہی پیاری نبیؐ صدقے محمد قطب شہ کوں توں
ایسے او گن نبھاوے منج دو تن جو کن ڈراتی ہے (ج)

بُڈھی کی کہانی

(۵)

پریاں کے باغ میانے دیکھیا مند ھر گلالی
واں یک پری کے مکھ تھی سب بن لیا تھا لالی

انوتار نار پہ چنچل گل لال گال پھل ول ۲۵۸۰ کھڑکی منے تھے اچل سرپر تھی سر تھے ڈہالی

میں سے — سے — ڈھلکائی

تارے چندا پرو کر راکھے سو مانگ سر پر — جگنی جڑی منور اوڑے جھبنا سو آلی

پڑیا نظر یکایک ہلجیا سو جیو بے شک — چنگی اٹھی جیوں چکمک حسن و ہمن ملالی

مج اس لگیا ہلاوا او تن سو دیکھ سہاوا — اس گھر میں لائے لاواں گتاں سو جا اچھالی

سن عقل اس ٹبری کی ساس آئی اس گڑی کی — سو جیو مکھی کھڑی کی کھڑکی پہ جھانپہ کھالی

بوڑھی

بھنواں کوں گانٹھ باکر مج کوں نپٹ دپا کر — غصے تھے اس جدا کر دیتی ہزار گالی

مکھ پر بڈھی کی جھڑی کو شان کی ٹل کی جھڑی — مو چنڈپ کرنا تر ڑی او پا کنی ہے مالی

وہ

قطب زماں معانی بس کر بڈھی کی کہانی

یہ

شیطان کی ہے نانی آپس کوں آپ جالی

جلائی

(ق)

عشق و عقل

(٦)

پرم آپنا چتر جگ پر سو چھایا — جہاں اپنا پنی چھایا اس واں دکھایا

پرم پھول بن میں سگندباس مہکا — پرم آپنے ہات ارگج کلایا

سبھی عالماں آپ ٹرن جاہیں ۲۵۹۰ — نہیں کوئی پایا اے پیریت کا مایا

پرم کے سو پیمانے سوں مد پلا کر — پیا طاق ابرو سوں سجدا کرایا

عقل کے تخت پر پرم تخت بیٹھا — عشق عقل کے ہات ایسے نوایا

نہ عاشق کوں کٹتا ہی بن عشق یک تل — وو عاقل سدا جن پریت سوں گمایا

پیارے سوں گمتا نبی صدقے قطبا

پرم اُس کوں ساجے جنے یوں گمایا

(ج)

دُنیائے فانی

(۷)

سنو غافلاں سب کہ دنیا ہے فانی — جو کوئی بوجھیا اُس ہی صاحب قرانی

پہچانا اُسے

دنیا رنگ سوں جن بہوت دل نہ باندے — شہاں میں سُہاتا اُسے ...... سلطانی

سے جو بہت باندھو — زیب دیتا ہے

وہی مرد ہے جے دنیا میانے دین کا — کرے کام ساجے اوسے کامرانی

میں — سجتی ہے

جو

دیوو جگ کوں بہو جن اُو بخشش کرو جم — کہ جھمکے گا اُس نور تھے تم پشانی

وہ — چمکے

سے تمہاری

طمع کوں پیا یاد پانی سوں دھوکر — اپس دل میں تھے ہو بچن کن کہ دھیانی

کے یاد کے — سے

اپنے

سے

نبیؐ ہور علیؑ سوں قطبؔ کی ہے پیرت

اور سے

(ج) سدا تو ہیں پایا ہے تختِ شہانی ۲۶۰۰

اسی وجہ سے

مُتفرّقات

فتنۂ دکھن
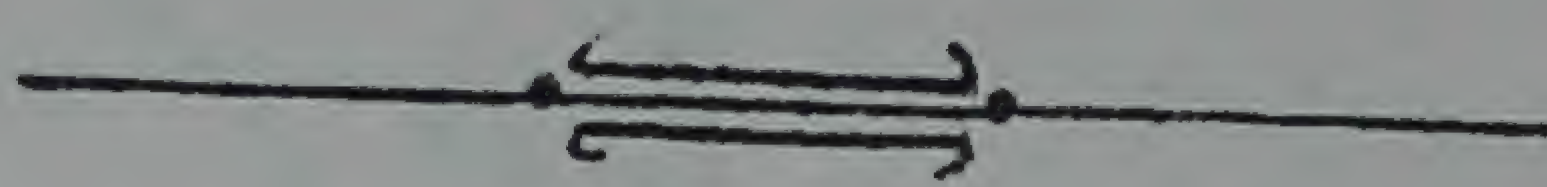
ہلجائے جیواں کوں سکی اپ چوٹی کیرے تاب میں

بل
پھانسے دلوں کو اپنی

پتلی نمن لڑکائے ہے دل اپ نین محراب میں

اپنی آنکھ کے
کی طرح

کہیا کہ مکھ دکھلا منجے، چھاتی سوں چھاتی لا منجے

مجھے
سے مجھے
کہا چہرہ

کہئی اپن گھر آ منجے، یے سُد ہوا اس جاب میں

کے جواب
اپنے

سورج بدن جھلکائے جب، چھپ جائیں تارے لاج سب

شرم سے
(جیسا)

دیکھت سو اُس کا جوت چھب، طاقت نہ رہے مہتاب میں

رہے
دیکھ کر

کیا چلبلی سو دھن ہی توں، ہر فن منے پُرفن ہے توں

نازنیں میں

ہور فتنۂ دکھن ہے توں، سرزور ہر یک باب میں

اور

صدقے نبیؐ قطبا سوں مل کرتے رلیاں ہر یک تل
عیش ایک لمحہ

لبدائے کر مج جیو دل، پگلائے جوں قندا میں
میرا پگھلائے

(ج)

ایک تلنگن سے

(۲)

پیاری جو وتی ہیں پنت تج پیم
تیری محبت

منجے جیو دبونا ہے پیم ہیں نیم
مجھے دل دینا محبت ہیں دھرم

کرب سوں ہیں نیوجی تھی پیا کوں

کہ یک تھا مج نین تل کوہ ہو رہیم
میری آنکھ ہیں اتفاق اصول

ڈھونڈیا ہوں میں نہیں پایا پرت جیہ
ڈھونڈا نہ پہچانی

بہوت جو یا ہوں نیں پایا ہوں میں ٹھیم
نہیں اور

پرم پیو کا ہمارا جیو سنجو
پیا کی محبت کا

پرم پنتھ میں ہی عشاقاں کا یہ نیم
راہِ عشق اصول

نبیؐ صدقے قطب شہ سانولی سوں

۲۶۱۰

بچن ہندی سوں بولے ایم مر بیم
زبان ہندی میں ایم رہے ایم (کیبارے کیا)

(ج)

دکن کی پتلی

(۳)

سدا منج مست کرتی ہے نین سیتیں نین پتلی
کہ بالی غمزے کے پیالے پلاتی ہے یون پتلی

نین سوں صبر کر کہتی کروں اب صبر ہیں کیتا
نین ہوتے ہیں روشن دیکھنی توں ہے گگن پتلی

بھنواں کشتی منے ہیں یوں رہیا جیوں نوح کشتی یا
پرت دریا منے پایا پری ایسی رتن پتلی

ترا مکھ لوح کلیا باڈوں ناں میں پری جن تھے
ہندو پاتر سنپڑتی نیں بچکنتی جیوں ہرن پتلی

اگر منگتی رنجانے عاشقاں کے تیں گھڑی تل
انچل جھلکار وساں سوں چلے ڈگ ڈگ گون پتلی

نین کے حوض میں پتلی نوی چالیاں سوں ترتی ہے
نین عاشق ہیں دیکھن کے بچن سننے کرن پتلی

نبیؐ کے صدقے سہر تھے جینتیا نادان بالی کوں
انداں سوں ملی قطب زماں سے تیں دکن پتلی

(ق)

موہن اور حیدر نگر

(۴)

سو حضرت کے گوشاں پہ اپ سر کھایا
اُن ہت تھے حق پیالہ کوثر پلایا
(اُن کے ہات سے)

مرے سیں موہن سیرا سو ہتا ہے
(جو — اپنا — سہرا سجتا)
تخت ہور بخت کا قطب نجم اُدیا

فلک ماوے منڈپ اچایا ہے رنگ رنگ
پریاں ہور حوراں کوں اُس تل نچایا
(اور)

دمامے سو بادل کے کھن کا چتر ہے
کلیجا سو تن دشمناں گر بڑایا
(اور — اسکے نیچے)

بریاں نظراں تھے اُسکوں اسپند اُتار
کہ حیدر نگر اُن انداں بھرایا
(سے — کو اُس نے آنند سے بھر دیا)

محمد قطب شہ بندہ ہے علی کا
علی آپ صدقے دو جگ میں سنجایا

(ج)

کلیاتِ محمد قلی قطب شاہ

دُوسرا حِصّہ

غزلیات

تفصیلی فہرستِ غزلیات

(جملہ غزلیں ۳۱۲ اور جملہ اشعار ۲۲۵۴)

نمبر شمار	ردیف	صفحہ	تعداد غزلیات	تعداد اشعار
۱۵	ظ	۱۴۶	۳	۲۱
۱۶	ع	۱۴۹	۱۲	۸۵
۱۷	غ	۱۵۹	۵	۳۰
۱۸	ل	۱۶۳	۲	۱۶
۱۹	م	۱۶۶	۹	۷۰
۲۰	ن	۱۷۴	۳۹	۱۷۶
۲۱	و	۲۱۳	۵	۴۱
۲۲	ہ	۲۱۸	۶	۵۰
۲۳	ی	۲۲۴	۸۱	۵۴۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ردیف الِف

(۱)

دلا منگ خدا کن کہ خدا کام دِویگا تمن من کے مراداں کے بھرے جام دِویگا

مانگ کے پاس دیوے گا تمھارے دل مرادوں دیوے گا

خوارج کی اگن قہر کے پانی سوں بجھاگا براہیم نمن مجکوں سکھ آرام دِویگا

آگ سے بجھائیگا ابراہیم کے مانند مجھے

دو عالم کے دوارے کھلے ہیں عیش کے خاطر جے کوئی نبی نام سوں دل رام دِویگا

دروازے جو سے

جے دل میں محبت علی و آلِ علی ناہ اسے خون جگر دارُوئے ناکام دِویگا

نہیں جس

نہ کھا غم توں زمانے کا ترا کام خدا سوں ہر اک پستی منے تجکوں بلند نام دِویگا

تو ہے میں تجھے

اپن بخت حقیرے تھے کدیں دلمیں نکر غم تجے دارُوئے صحت سوں شفا جام دِویگا

اپنے سے کبھی سے کا

تجھے

رقیباں کے دکھوں سیتی قطبؔ شہ توں نکر غم

سے تو

خدا سارے رقیباں کے گلے دام دِویگا

پھانسی

(۲)

سب اختیار میرا تج ہات ہے پیارا　　جس حال سوں رکھیگا ہے او خوشی ہمارا

نیناں انجھوں سوں دھوؤں پگ اپ پلک سوں جھاڑوں　　جے کوئی خبر سو لیا وے مکھ پھول کا تمھارا

تج خانہ نین تیرے ہور بت نین کیاں پتلیاں　　۱۰　　مجھ نین ہیں پوجاری پوجا ادھان ہمارا

اس پتلیاں کی صورت کئی خواب میں جو دیکھے　　رشک آئے مجھ کرے مت کوئی سجدہ اس دوارا

تج عاشقاں میں ہوتا جنگ و جدل سو سب دن　　ہے شرع احمدی تج انصاف کر خدارا

تج خیال کی ہوس تھی ہی جیو ہمن سو زندہ　　او خیال کد نجاوے ہم سر تھے ٹک بہارا

جب توں لکھیا قطب شہ مہر محمد اپ دل
ہے شش جہت میں تجکوں حیدر کہ تو ادھارا

(۳)

نزاکت حسن و دولت ہے منگے جا ہی کرن سکتا　　نوا یوں نوجوانی سوں سکل شاہی کرن سکتا

دیپا مشرق و مغرب میں جھلک درپن مکھا تیرا
که تو جلوہ فلک تھے ہے سو تا ماہی کرن سکتا

چمکا آئینہ رُخ

تمن مکھ میں خدا کا نور مج نینا بھر یا دیکھے
کِنن صورت تمن سر بھر نہ ہمراہی کرن سکتا

سے

تمہارے چہرے میری آنکھیں تمہاری کسی کی مقابلہ

مکھا سورج کتا با تھے نوا خط سو لکھا یا نو ل
اہی خط پر سبی عاشق سو یک ئے اہی کرن سکتا

تو نیا سے سبھی ہمراہی کرنا

کتے دن تھے پڑا کر مج کتا پڑھیا نو چھا ٹک
الف پڑ ہنے ہمن چو گاں اگر خواہی کرن سکتا

کتنے سے مجھے کتنا پڑھا نہیں پوچھا ہزار

تمن خواہش ہمن زردی نیا یا مکھ بیچارا سو ۲۰
دِکھے عاشق شفا خانہ تمن لاہی کرن سکتا

فائدہ

تمن مکتب میں نہواداں پرہ بحثاں سدا کرتے
سکاون علم شیخاں کون نچھل کاہی کرن سکتا

تمہارے بچے فراق سکھانے شیخوں مشکل کیوں

دم عیسیٰ کتے مردے جلاون ہی و تیرا لے
دوری مارن ملن جیون مجہ آگاہی کرن سکتا

کتنے جلاتا دوری موت وصل زندگی

زمانے کے اندھارے تھی معانی توں نکر غم جگ

اندھیرے سے دنیا میں

پیالا ہت پیا کے پیو توں جگ شاہی کرن سکتا

پیا کے ہاتھ سے پیکر دنیا کی بادشاہی کر سکتا ہے

(۴)

سکی باتاں شکر کرتی ولے میٹھائی آسے نا
دوانی نیشکر میں کوئی کدہیں نابات باسے نا

سکھی نہیں آسکتی اے دیوانی کبھی نبات نہیں رکھتے

خبر ہوی شتی ہوی سو ایکایک آئے مج ٹھارا
نپوچھے ٹک پھرے بھار اتو اب ہا سماسے نا

قرار — باہر — فراق سما نہیں سکتا

کہوں آپن برہ جس کن اگن شعلہ پڑے اُس تن
سو مشکل ڈاتیا مج من ہمن دکھ کوی سناسے نا

اپنا فراق — کے پاس — ڈرا — میرے دل میں ہم اپنا دکھ کسی کو سنا نہیں سکتے

مگر کھولے خدا ای دکھ دکھاوے اُس بُرج کا مکھ
اندھاری ہین پاویں سکھ ہو مجھ پر دکھ دہاسے نا

رنج ہونا دور ہونا — سورج — اندھیری آنکھیں

معانی ٹھاوں توں جانے غوص ہو کر زن پانے
سو خالی سیپیاں لیا دو جیاں سم تجکوں آسے نا

جگہ مرتبہ — موتی — اغیار برابر

(۵)

مکھ مین بنفشہ رنگ تِلا کا نور ہیں توں پائیا
جیوں سیام رنگ چندا سوں مل سب جگ پچ چندنا چھائیا

تل — تجھ سے پایا — چاند سے — چاندنی

مکھ کعبہ کے میانے منے مقصود مج پانے منے
۳۰
امید کے خانے منے گوہر کے دیوے لائیا

درمیان میں — رخ — چراغ — لایا

کنتل مین کیوڑے بھیس ہیں لوگاں کہیں اُس دیس ہیں
مانک اجالے سیس ہیں منتر سوں ہیں ہلجائیا

ہیرا — میں — زلف — متاثر ہوا

مجنوں سو میرا نام ہے وحشی توں مج سوں رام ہیں
اس مکھ الکھ مجہ دام ہیں یک بیسچ ہیں گل باہیا

رات دن — تجھ سے — جو نظر آئے — گلے میں ڈالدیا

تج گال پھل الے اپر لٹ ہے سو گل لالے اپر
یا ہے بھنور لالے اپر سو نقش مج من کائیا

تیرے — پھول اعلے — زلف

مج خیال ہیائے توں بسیج گیان دیوا توں دسے   کِتا کسوٹی پر کسے میں دھیان تج سوں لائیا

میرے   میں   تو میرے   تیرا ہی

کتنا ہی   چراغ تو نظر آئے

برہا معانی مل اہے اُس کا دلا مج دل اہے

فراق

پھل سنگ رقیباں مل اہے کیوں بی توں ہن ہلکائیا

پھول کے ساتھ   بھی خیال

(۶)

ہے عشق ہر اک دھات ہر اک دل میں پیارا   مج عشق پیاری کا اہے جیو کا ادھارا

سہارا   مجھے

تپلیاں نیناں کی سو سکل جگ کو بھلائے   اسماں میں اُٹھے شور دیکھت زلف تمارا

طرح   جی   تمہارا   دیکھکر   آنکھوں   سب دنیا

تری ٹھڈی کے جل منے سو جیو کا جیون ہے   او چشمہ منے ہیں نمن جیو کیا ٹھارا

آب ذقن   میں   روح   زندگی   اُس   میں   مانند جی   مقام

زاہد جو ترا مکھ دیکھت جیو دیئے ہیں   تج نیر ٹھڈی کی پھبی ہے عیسے کا بارا

دم   تیرے آب ذقن   چہرہ   دیکھکر جی

انکھ پاس کے سم پھول اپن باس نیوائے   ۴۰   کملا کر جھڑے برگ کتے باس میں ہارا

کمہلا   برابر   پھیلائے

کرتار تیئیں کیس میں توں پھول نہ گوندا   قدرت کی کلیاں کا ہے لٹاں میں مہکارا

بالوں   بال

بن سیر تمن ساری کلیاں سوک رہی ہیں   ٹک آکے کرو گشت چمن جی اُٹھے سارا

ذرا   سوکھ   تمھاری

سب مالی نکھل نیر پلا جھور رہے تھے — یک تل میں ہر یک پھول ہوا نور ستارا

دیکھیا ہوں ترے نین منیں صنع خدا کا — تو سہر نہانی سوں جھلکتا ہے پھرارا

عالم منجے تعلیم کریں علم و ہنر کا — لکھے ہیں ازل تھے ہمنا عشق قرارا

دو تن سو حسد کیوں نہ کرے نت ہمنا پر — ہے تاج مرے سیس منور جھمکارا

پایا ہوں اماماں کی دعا تاجِ شہانی — مج تاج میں ہے نورِ الٰہی جھلکارا

اے قطبِ معانی کہ ترا قطب خطاب ہے

کر شکر خدا پر کہ قرار ہے سو تارا

(۷)

باغ دل میں تج محبت کا اچنبا پھل لگیا — باس سنگ پھولاں عرق کا ہن ہوا ہوں ڈگمگیا

یے علم ہو یے کنت ہو رس تھے بوجھیا جانا — ۵۰ — عالماں بیچارہ دکھ کر اسکی تک میں رہے تھکیا

سانولی قد سر کوں لاگے ہیں اب میٹھے نبات — چکھنے جا کریں ڈراں سیتی رہیا ہو دیک دیکیا

شیشے کی قلقل تھے پیالے میا باندھی بڑ بڑے　　بڑ بڑا دو نیہ کے زوراں سوں جگ میں جگمگیا

سے　　　ہے

توں اندھارے پنتھ میں نا منگ روشنی اغیار تھے　　روشنی تج دیوے کون قدرت اُجالے کا لگیا

ہیں　سے　　وہ عشق

راہ　نہ مانگ　سے　　تیرے چراغ کو

میں اُمی کر گنتے ہیں سب امیاں تو علم میں　　مو زبانی کا قلم تج وصف لکھ نا سک بھگیا

مجھے　قرار دیتے ہیں　تیرے　　میرا　بھاگ گیا

تم معانی کے گناہاں کا رقم کرتے ہیں کے

میرے　کیوں

میں محمد ناؤں تھے دونوں جہاں میانے جگیا

نام　سے　میں

(۸)

سکندر کے درپن ترا مکھ دپایا　　میں اپ کام اس آرسی میانے پایا

آئینہ میں　　اپنا　آئینہ　میں

تری یاد سوں نکلے مو دل تھی لالی　　کہ اپ پیالہ سوں لالہ سب کے دل چھپایا

سے　میرے　سے　　اپنے　سے

صراحی میں پنہاں ہے مے گنج قاروں　　گدا گنج پا کر اپس کو پنوایا

اپنے　پلایا

اپس خیال میانے دکھیا گنج زر کوں　　سُنے بڑ بڑے پر اپس جیو چو بھایا

اپنے　میں　دیکھا　　سونے　اپنا　جی

نہ بیچو منجے مشک نافے کے نمنے　۶۰　ازل تھے گرہ پا کہ طبلاں بجایا

مجھے　مانند　　سے　پا کے

ہمن تم میں اے باو شرط وفا تھا — وفا چھوڑ باتاں رقیباں سُنایا
ہم — یہ

کہے ظلم کُتوال کا شہر میں ہے
معانی کوں ڈر کیا توں لطفاں نپایا
کو — تیرے — نپایا ہوا

(۹)

کل مو تو نور دیدہ یسو شاب تاب تھا — اُس مکھ شرابِ وشب مرا آفتاب تھا
مجھے تیرا — بعد — دولت — انکا چہرہ — نظر

منا دیس اُس تماشہ مکھ سور نور دوست — میں روتہ تھا سو یوں کہ نہ او وقت خواب تھا
دن (دیکھ) — تا — وہ

مجلس ترا ہزار پریخانہ سگل — جیو اس میاں بصورت و معنی خراب تھا
سورج — تمام — دل — ہیں

اوز ہر ڈنک نینو جو پیئے گا نیں سو دہاک — دیوانہ سیں آگ برہ تھے کباب تھا
وہ — آنکھ — سر — فراق — سے

میں تو میان ریختہ جیوں دانہ سنک — نب ہر طرف تھے کار رقیب اضطراب تھا
سے

مو آہ و نالہ تب تھے دکھایا ملن گھڑی — او نقد عمر مو دو نفس در حساب تھا
میرا — سے — وہ — میرا

او کی بنت جیا گانہ سکے دیکھن سو کوئی — او شرم مو کا اس رخ چند پر حجاب تھا
اسکے بغیر — نہ دیکھ کے — وہ — مجھکو — کے — چاند جیسے

تسبیح زاہداں کر و نقل و مد ہوا ، تسبی گنہ سو کیا ہی یہ بات اس کتاب تھا

ساقی تو آہ گرم معانی کے تھیں نرج

اس کیا ہی اختیار گناہ شراب تھا

(۱۰)

یوسف گم سو پھر آگا اب بکنعاں غم نکھا ، گھر ترا امید کا ہوگا گلستاں غم نکھا

ای ہیاہے دکھ دکھیا سو خوب ہوگا حال تج ، من کا چنتا ہوئیگا پھر آکہ جاناں غم نکھا

برہے کہا او دو دن نھا دور اپنے ہو تھے ، دایم یک ٹھانوں نہ رہسے کار ہنراں غم نکھا

جم بہار عمر تج ہے پھر کہ آگا باغ میں ، چتر پھل کا کھلک رنگیں مرغ خوشخواں غم نکھا

ہاں نوں نا امید نا ہو کو نجانے سرغیب ، کیا اچھیگا پردے او جھل کھیل تپلیاں غم نکھا

او جنگل میں شوق سوں اب کعبہ خاطر رکھ قدم ، تج اگر بولیں چبیں کانٹے مغیلاں غم نکھا

ای ھیا موج جا نھے نا ڈر منکا بھانا ہوئیگا ، تو تجھے ہے نوح کشتی بان طوفاں غم نکھا

باٹ تیرا دور اگر ہے عشق پنتھ دکھلائیگا
شاہِ رایاں تو ہے رایاں میں زرایاں غم نکھا

حال میرا دوی نادان ہور کوپ رقیب
سب تو بوجھیا ہی خدا ہور شاہ مرداں غم نکھا

قطب شہ اس کنجِ فکر و خلوت دینی منے
تا اچھے وردت دعا و درسِ قرآں غم نکھا

(۱۱)

منج جیو کی آرزو کوں بندے مویہ سیتیں پیا
دو تن کی بات پکڑے ہے پکرو سیتیں پیا

ملنے کوں عاشقاں کوں نہیں باو آتنہ ٹھاؤں
پکڑے کمان آپنی ابرو سیتیں پیا

قربان جاؤں نا میٹھے باطل کے سحر پر
سب جادو پکڑے نین کے جادو سیتیں پیا

مشکی خطا کا باس بچارا دیگا کاں
پکڑے ہیں سب ہی باس کوں اب بو سیتیں پیا

کیا کم پلاؤ نا منجے ساقی پیالہ بھر
جوڑے ہیں سر تھے باری او سندو سیتیں پیا

داؤ دور اگ بہنچی صراحی کے نادھتے
رنگیں کیئے ہیں بزم کوں دارو سیتیں پیا

ہر غم پچھے خوشی ہے معانی توں غم نکھا
تعویذ باندھے ہیں ترے بازو سیتیں پیا

(۱۲)

تیرے ہونٹاں کے حقے میں تھے دِلا منجکوں دوا
میرے درداں کوں سدا تیری شفا تھے ہے شفا

نین جھلکار تِری بجلی نمن جب جھمکی ۹۰
دِشٹ تھے منج شوق کا مینہ ٹپر کہ ہوا سب ہی ہوا

پھول و پھل کھیت ہمارے کوں لگے ہیں بہتے
نین و دل بحث اپس آپ میں کرتے ہیں بجا

کیا غرض تجکوں اے بجناں سوں پلاوی ساقی
غم پچھیں عیش و خوشی کا ہے صفا ہور صفا

حسن تیرے کا کریں چاڑی نین آپ ہیں آب
یک نین کیا کو جھا یک کیا دیکھیا توں ان میں نجا

عشق بازی جو منگے کرنے ہونا صبر اُسے
غم ندیاں اُبلے تو کرنا ہے اسے صبر دوا

وعظ تیرے سوں معانی بندھیا ہے دل یارب
کرو آمین نبی و علی تھے اُس کی دعا